www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama

سلمان خان فائرنگ معاملہ: کلیدی ملزم نے لاک اپ میں خودکشی کی

ممبئی، ۱، مئی (یو این آئی) فلم اداکار سلمان خان کی رہائش گاہ پر فائرنگ معاملہ کے گرفتار شدہ ایک کلیدی ملزم نے ممبئی پولیس لاک اپ میں خودکشی کر لی حکام نے اسکی تصدیق کی۔ اطلاعات کے مطابق کلیدی ملزم انوج تھاپن کو ممبئی پولیس کی کرائم برانچ نے 25 اپریل کو پنجاب سے گرفتار کیا گیا تھا، یہ واردات آج جنوبی ممبئی میں واقع کرائم برانچ لاک اپ میں پیش آئی جہاں ملزم تھاپن مقید تھا۔ دوپہر تقریباً بارہ بجے ایک پولیس کانسٹبل نے تھاپن کو ایک کپڑے کی مدد سے بیت الخلاء میں لٹکا ہوا پایا جس کے بعد اسے تشویشناک حالت میں قریبی سرکاری سینٹ جارج ہسپتال لے جایا گیا لیکن داخلے سے قبل ہی اسے مردہ قرار دیا گیا۔ دو دنوں قبل ہی ممبئی کی ایک خصوصی مکوکا عدالت نے اسے 8 مئی تک پولیس کی تحویل میں رکھے جانے کا حکم جاری کیا تھا۔ تھاپن پر الزام ہیکہ اس نے اداکار کی رہائش گاہ پر ہوئی فائرنگ میں استعمال ہونے والے اسلحہ اور گولہ بارود فراہم کیا تھا۔

سپریم کورٹ رجسٹری نے اسپیکٹرم الاٹمنٹ پر مرکز کی عرضی مسترد کی

نئی دہلی، 01 مئی (یو این آئی) سپریم کورٹ رجسٹری نے 2012 کے 2جی اسپیکٹرم کے فیصلے سے ہٹ کر کچھ خاص معاملات میں انتظامی سطح پر اسپیکٹرم کی تقسیم کی اجازت دینے کی مرکزی حکومت کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سپریم کورٹ کے رجسٹرار (جوڈیشل لسٹ) پاونیش ڈی نے عرضی کو غلط تصور والا قرار دیا کیونکہ حکومت نے وضاحت طلب کرنے کی آڑ میں 2012 کے حکم پر نظرثانی کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ طویل مدت کے بعد دائر کی گئی اس درخواست پر غور کرنے کے لیے کوئی جواز نہیں ملا۔ ناگواری کے ساتھ انہوں نے کہا،، اس عدالت کے طے کردہ اصولوں کی روشنی میں مرکز کی اس درخواست پر غور کرنے پر یہ واضح ہے کہ یہ قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ یہ درخواست کسی معقول بنیاد کا انکشاف نہیں کرتی ہے۔ رجسٹرار نے یہ بھی کہا کہ درخواست گزار نے نظرثانی درخواست میں پہلے سے کی گئی اسی طرح کی درخواست کی آڑ میں ایک طویل عرصے کے بعد معاملہ دوبارہ کھلی عدالت میں سماعت کرانے کی کوشش کی جس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳) شمارہ نمبر(۲۰۹) لکھنؤ، جمعرات ۲-مئی ۲۰۲۴ء، مطابق ۲۲/شوال المکرم ۱۴۴۵ھ صفحات-۸
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 209 Thursday , May 02 2024 Pages -8

ڈی آر ڈی او نے 'اسمارٹ' کا کامیاب تجربہ کیا

بھونیشور، یکم مئی (یو این آئی) ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) نے بدھ کی صبح اڈیشہ کے ساحل پر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جزیرے سے سپرسونک میزائل اسسٹڈ ریلیز آف ٹارپیڈو (اسمارٹ) سسٹم کا کامیاب تجربہ کیا، اس سے بحریہ کو بڑی کامیابی ملی ہے اور ہندوستان دفاعی میدان میں خود انحصاری کے معاملے میں ایک قدم آگے بڑھ گیا ہے۔ وزارت دفاع کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اسمارٹ اگلی نسل کا میزائل پر مبنی لائٹ ٹارپیڈو ڈیلیوری سسٹم ہے جسے ہندوستانی بحریہ کی اینٹی سب میرین جنگی صلاحیت کو ہلکے ٹارپیڈو کی روایتی حد سے کہیں زیادہ بڑھانے کے لئے ڈی آر ڈی او نے ڈیزائن اور تیار کیا ہے۔ یہ نظام ہندوستانی بحریہ کی اینٹی آبدوز جنگی صلاحیت کو بڑھائے گا۔ اس کینسٹر پر مبنی میزائل سسٹم کئی جدید ذیلی نظام ہیں، یعنی دو مرحلوں کا سالڈ پروپلشن سسٹم، الیکٹرو مکینیکل ایکچویٹر سسٹم، پریزیشن انرشل نیویگیشن سسٹم وغیرہ۔ یہ میزائل سسٹم اینٹی سب میرین جنگ میں بہت اہم ثابت ہونے جا رہا ہے۔ یہ ایک کینسٹر پر مبنی میزائل سسٹم ہے جو طویل فاصلے تک ہدف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اسمارٹ میزائل کو جنگی جہاز کے ساتھ ہی ساحلی علاقوں سے بھی چھوڑا جا سکتا ہے۔ یہ میزائل اپنی زیادہ تر پرواز کم اونچائی پر ہوا میں مکمل کرتا ہے اور اپنے ہدف کے قریب پہنچنے کے بعد میزائل سے ٹارپیڈو ریلیز کرتا ہے جو پانی کے اندر ہدف کو نشانہ بناتا ہے۔

کووی شیلڈ کے منفی اثرات کا معاملہ پہنچا سپریم کورٹ

ٹیکے سے متعلق عدالت عظمیٰ میں پٹیشن دائر کر کے تحقیقاتی پینل تشکیل دینے کی درخواست کی گئی ہے

درخواست میں کہا گیا ہے کہ اب کووی شیلڈ کے ڈویلپر کی طرف سے برطانیہ کی ایک عدالت میں دائر دستاویزات کے بعد ہم ہندوستان میں شہریوں کی ایک بڑی تعداد کو دی جانے والی اس ویکسین کے خطرات اور خطرناک نتائج کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں اس لئے حکومت کو اس کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

نئی دہلی: (ایجنسی) کووی شیلڈ ویکسین کے حفاظتی پہلوؤں پر تنازع اب سپریم کورٹ تک پہنچ گیا ہے۔ کورونا کی خوفناک بیماری کی روک تھام کے لئے تیار کردہ کووی شیلڈ ویکسین کے مضر اثرات کی جانچ کرانے کے لئے سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی گئی ہے۔ اس درخواست میں کووی شیلڈ ویکسین کی جانچ کے لیے سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی نگرانی میں آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز (ایمس) کے ڈائریکٹر کی صدارت میں طبی ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کرنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کای گیا ہے۔ ایڈوکیٹ وشال تیواری نے یہ عرضی کووی شیلڈ مینوفیکچرر کی جانب سے برطانیہ میں ویکسین کے مضر اثرات کو تسلیم کرنے کی خبروں کے منظر عام پر آنے کے بعد دائر کی ہے۔ یہ عرضی 2021 میں زیر التواء مفاد عامہ کی ایک درخواست کے پیش نظر دائر کی گئی ہے۔ وشال تیواری نے اپنی درخواست میں دلیل دی ہے کہ انہوں نے مرکزی حکومت کو ویکسین معاوضہ کا نظام قائم کرنے اور ان شہریوں کے لیے ویکسین معاوضہ کی ادائیگی کرنے کی ہدایت دینے کا مطالبہ کیا ہے جو کووڈ-19 وبائی امراض کے دوران ویکسینیشن لگانے کے نتیجے میں شدید معذور ہو گئے ہیں اور جو مر چکے ہیں۔

اس پر دلائل دیتے ہوئے درخواست گزار نے مزید کہا کہ حکومت کی جانب سے حفاظت کی یقین دہانی پر کووڈ-19 ویکسین مہم کے دوران بڑی تعداد میں لوگوں کو کووی شیلڈ ویکسین دی گئی تھی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ کووڈ ویکسین لینے کے بعد دل کا دورہ پڑنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کووڈ 19 ویکسین لینے کے بعد اچانک بیہوش ہونے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے، یہاں تک کہ نوجوانوں میں دل کا دورہ پڑنے کے کئی کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب کووی شیلڈ کے ڈویلپر کی طرف سے برطانیہ کی ایک عدالت میں دائر دستاویزات کے بعد ہم ہندوستان میں شہریوں کی ایک بڑی تعداد کو دی جانے والی اس ویکسین کے خطرات اور خطرناک نتائج کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں اس لئے حکومت کو اس کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت کو ہندوستانی شہریوں کی حفاظت اور صحت کے معاملے کو ترجیحی بنیادوں پر نپٹانا ہوگا تاکہ مستقبل میں ہندوستانی شہریوں کی صحت اور زندگی کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو۔

فارماسیوٹیکل کمپنی اور ویکسین تیار کرنے والی اسٹرا زینیکا نے کہا ہے کہ اس کی اے زیڈ ڈی 1222 ویکسین کووڈ-19 کے خلاف (جو کہ کووی شیلڈ کے طور پر ہندوستان میں لائسنس کے تحت تیار کی گئی تھی) پلیٹلیٹس کی کم تعداد کی وجہ سے اور "انتہائی نایاب" معاملات میں خون کے لوتھڑے بننے کا سبب بن سکتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسٹرا زینیکا نے ویکسین اور تھرومبوسس کے درمیان تھرومبوسائٹوپینیا سنڈروم (ٹی ٹی ایس) کے درمیان تعلق کو تسلیم کیا، جو کہ ایک طبی حالت ہے۔ اسٹرا زینیکا کا ویکسین فارمولہ کووی شیلڈ بنانے کے لیے پنے میں مقیم ویکسین بنانے والے سیرم انسٹی ٹیوٹ آف انڈیا (ایس آئی آئی) کو کورونا وائرس وبائی امراض کے دوران لائسنس دیا گیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مجموعی طور پر "ہائی کورٹ (برطانیہ میں) میں 51 کیسز دائر کیے گئے ہیں، متاثرین اور غمزدہ رشتہ داروں نے 100£ (برطانیہ پاؤنڈ) ملین تک ہرجانے کا مطالبہ کیا ہے۔"

کانگریس بے سمت تھی اب قیادت کا بھی فقدان ہے

دہشت گردی اور نکسل ازم کا مسئلہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حل ہوا: سی ایم یوگی

لکھنؤ: یکم مئی (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو کہا کہ ملک کی سب سے پرانی سیاسی پارٹی آزادی کے بعد بے سمت تھی اور آج اس کے یہاں قیادت کا بھی فقدان ہے۔ یوگی نے بدھ کو کہا کہ بے سمتی کا ہے نتیجہ ہے کہ کانگریس کے تمام لیڈروں نے لگاتار بھارت کی تہذیب، ثقافت کو کوسنے، رسوا کرنے اور سناتن کو ہر طرح سے بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ یو پی اے حکومت کے وقت یہی بدقسمت حالت دیکھنے کو ملی تھی۔ جب کانگریس کے سینئر لیڈروں اس وقت کے مرکزی وزیر داخلہ نے بھگوا دہشت گردی کے نام پر بھارت کی سناتن تہذیب کی توہین دو نیا کے سامنے بدنام کرنے کی قبیحہ حرکت کی تھی۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کانگریس کی پالیسیاں ملک کے اندر نکسل واد اور دہشت گردی کی وجہ بنیں۔ انہوں نے کہا کہ آج دہشت گردی اور نکسل ازم کا مسئلہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حل ہو گیا ہے۔ جموں و کشمیر میں انتہا پسندی- دہشت گردی اور شمال مشرق میں انارکی کو بھی روکا گیا ہے۔ یو پی اے حکومت کے دوران، 17 ریاستوں میں تقریباً 115-120 اضلاع ایسے تھے جو نکسلی تشدد کی لپیٹ میں تھے۔ اس حکومت میں دہشت گردی، نکسل ازم اور انتہا پسندی سے لڑنے کی ہمت نہیں تھی، یہی وجہ تھی کہ ملک میں انارکی اور بدنظمی تھی لیکن اب نکسل ازم پر قابو پا لیا گیا ہے۔ یوگی نے کہا کہ پچھلے دس سالوں میں ملک میں بہتر سیکورٹی ماحول بنایا گیا ہے۔ آرٹیکل 370 کو مکمل طور پر ختم کر کے، جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی جڑ، پی ایم مودی اور وزیر داخلہ امیت شاہ کی قیادت میں، جموں و کشمیر کو ترقی کے دھارے سے جوڑ دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یقین ہے کہ کانگریس سناتنیوں کو بدنام کرنے، ان کا حصہ چوری کرنے اور انہیں ذات پات میں بانٹ کر ملک کی سلامتی کے ساتھ کھلواڑ کر رہی تھی۔ عوام کانگریس کو مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے مودی کی قیادت میں ایک بار پھر مودی سرکار کے عزم کے ساتھ جڑ رہے ہیں۔ 4 جون کو جب 2024 لوک سبھا الیکشن کے نتائج آئیں گے تو مکمل اکثریت کے ساتھ مودی جی ملک کے وزیر اعظم بنیں گے۔

چندر شیکھر راؤ کے خلاف الیکشن کمیشن کا سخت ایکشن، انتخابی تشہیر پر لگی پابندی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) الیکشن کمیشن نے بدھ کے روز بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے سربراہ کے۔ چندر شیکھر راؤ (کے سی آر) کو کانگریس کے خلاف ان کے قابل اعتراض تبصروں کے لیے 48 گھنٹے تک انتخابی تشہیر کرنے سے روک دیا ہے۔ الیکشن کمیشن کا کہنا ہے کہ 5 اپریل کو سرسیلا میں پریس کانفرنس کے دوران چندر شیکھر راؤ کا تبصرہ مثالی ضابطہ اخلاق کے التزامات اور اس کے گائیڈ لائنس کی خلاف ورزی تھی۔ تلنگانہ کے سابق وزیر اعلیٰ کے سی آر کی انتخابی تشہیر پر پابندی بدھ کی شب 8 بجے سے نافذ العمل ہوگی اور جمعہ کی شب 8 بجے تک یہ پابندی ختم ہو جائے گی۔ اپنے حکم میں الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ "کمیشن بی آر ایس چیف کے۔ چندر شیکھر راؤ کو انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزیوں سے متعلق معاملے میں جاری کیے گئے یا مستقبل میں جاری کیے جانے والے کسی بھی حکم/نوٹس پر منفی اثر ڈالے بغیر، 5 اپریل کو سرسیلا میں ان کی پریس کانفرنس کے دوران ان کے ذریعہ دیے گئے متنازعہ بیان کی سخت مذمت کرتا ہے۔" الیکشن کمیشن نے اپنے حکم میں یہ بھی لکھا ہے کہ "کمیشن ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 324 اور اس سلسلے میں اہل دیگر سبھی طاقتوں کے تحت بی آر ایس چیف کے۔ چندر شیکھر راؤ کو کسی بھی عوامی میٹنگ، عوامی جلوس، عوامی ریلیوں، تقاریب اور انٹرویو منعقد کرنے سے یکم مئی کی شب 8 بجے سے 48 گھنٹوں کے لیے روک لگاتا ہے۔"

ممتا بنرجی کا بی جے پی اور الیکشن کمیشن پر حملہ

کولکاتہ (ایجنسی): مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر بڑا حملہ کیا ہے۔ کچھ دن پہلے سپریم کورٹ نے واضح کر دیا ہے کہ وی وی پی اے ٹی کے ساتھ ای وی ایم کے 100 فیصد ملاپ کی ضرورت نہیں ہے۔ ممتا نے ایک قدم آگے بڑھ کر کارکنوں سے کہا کہ ای وی ایم او کے ہے، اس کی چپ پر نظر رکھئے۔ رات میں بی جے پی کے لوگ تالا توڑ کر ای وی ایم کی مشین بدل رہے ہیں، ان کی جگہ پر یہ بی جے پی کو ووٹ دی گئی مشینوں کو رکھ رہے ہیں۔ اپنے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے ممتا بنرجی نے کہا کہ پہلے اور دوسرے مرحلے کے ووٹنگ فیصد کے اعداد و شمار دینے میں تاخیر پر الیکشن کمیشن کی طرف سے ابھی تک کوئی سرکاری اور واضح جواب نہیں دیا گیا ہے۔ اپوزیشن نے الیکشن کمیشن کی جانب سے اعداد و شمار دینے میں تاخیر پر سوالات اٹھائے ہیں۔ الیکشن کمیشن کے ابتدائی اعداد و شمار اور حتمی اعداد و شمار میں فرق 6 فیصد ہے اور حتمی اعداد و شمار تاخیر سے دئے گئے ہیں۔ بی جے پی ریاست بھر میں ای وی ایم بدل رہی ہے۔ گزشتہ ہفتے ہی سپریم کورٹ نے ای وی ایم سے چھیڑ چھاڑ کے شبہ کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ ای وی ایم "محفوظ" ہے اور پولنگ اسٹیشنوں پر قبضہ اور جعلی ووٹنگ کو ختم کر دیا ہے۔

پرجول ریونّا کے جنسی استحصال معاملہ

'برج بھوشن اور ریونّا پر پی ایم مودی خاموش تماشائی'

پی ایم مودی کے سیاسی خاندان کا حصہ ہونا مجرموں کی حفاظت کی گارنٹی ہے؟: راہل گاندھی کا سخت حملہ

دیوگوڑا نے پوتے ریونا کو بھگا دیا، سی ایم سدارمیا نے پی ایم مودی کو لکھا خط، پاسپورٹ رد کرنے کا مطالبہ

نئی دہلی/ بنگلورو (ایجنسی) پرجول ریونا کے مبینہ سیکس اسکینڈل کا معاملہ لگاتار سرخیوں میں ہے۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے کرناٹک میں جے ڈی ایس کے رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا اور قیصر گنج کے رکن پارلیمنٹ برج بھوشن شرن سنگھ کے جنسی جرائم کے معاملے پر وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پی ایم مودی کی مجرموں کو خاموش حمایت حاصل ہے جس کی وجہ سے مجرموں کے حوصلے بلند ہیں۔ کانگریس لیڈر نے سوال کیا ہے کہ کیا پی ایم مودی کے سیاسی خاندان (پریوار) کا حصہ ہونا مجرموں کی حفاظت کی گارنٹی ہے؟ کانگریس کے لیڈر راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کیا ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ پی ایم نے خواتین کے خلاف جرائم پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ پوسٹ میں راہل گاندھی نے مزید لکھا ہے کہ نریندر مودی نے ہمیشہ کی طرح کرناٹک میں خواتین کے خلاف ہونے والے بہیمانہ جرم پر شرمناک خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ وزیر اعظم کو جواب دینا پڑے گا کہ سب کچھ جاننے کے باوجود انہوں نے صرف ووٹوں کے لیے سینکڑوں بیٹیوں کا استحصال کرنے والے حیوان کی تشہیر کیوں کی؟ آخر اتنا بڑا مجرم بڑی آسانی کے ساتھ ملک سے فرار کیسے ہو گیا؟ راہل گاندھی نے مزید کہا ہے قیصر گنج سے کرناٹک اور اناؤ سے اتراکھنڈ تک بیٹیوں کے مجرموں کے لیے وزیر اعظم کی خاموش حمایت ملک بھر میں مجرموں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ مودی کے 'سیاسی خاندان' کا حصہ بننا مجرموں کے لیے 'سیکیورٹی' کی گارنٹی ہے۔ اپنی اس پوسٹ میں انہوں نے اتراکھنڈ میں ہوئی انکیتا بھنڈاری کے قتل کا بھی ذکر کیا ہے جس میں بی جے پی لیڈر کے بیٹے کا نام سامنے آیا تھا۔ اسی طرح انہوں نے اناؤ عصمت دری معاملے میں بی جے پی کے سابق ایم ایل اے کلدیپ سنگھ سینگر کے حوالے سے بھی پی ایم مودی پر حملہ کیا ہے۔

وہیں دوسری جانب کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوگوڑا پر سنگین الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ دیوگوڑا نے اپنے پوتے کو بیرون ملک فرار ہونے میں مدد کی۔ اس تعلق سے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط بھی لکھا ہے جس میں پرجول ریونا کا پاسپورٹ رد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ریونا پر سیکس اسکینڈل کا الزام لگنے کے بعد اس کی جانچ کے لیے ایس آئی ٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ ہاسن پارلیمانی حلقہ سے رکن پارلیمنٹ ریونا اس سیکس اسکینڈل معاملہ میں کلیدی ملزم ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ 26 اپریل کو جب ریاست میں پہلے مرحلہ کی پولنگ ہوئی، تو اس کے فوراً بعد وہ بیرون ممالک فرار ہو گئے۔ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ جرمنی بھاگ گئے ہیں۔ اس معاملے میں وزیر اعلیٰ سدارمیا نے حال ہی میں کہا تھا کہ "بیرون ملک کے پاسپورٹ اور ویزا کون دیتا ہے؟ کیا وہ مرکزی حکومت کی جانکاری کے بغیر جا سکتے ہیں؟

ایس آئی ٹی کے سامنے پیش ہونے کیلئے ریونا نے سات دن کا وقت مانگا

بنگلورو: (ایجنسی) کرناٹک کے ہاسن سے رکن پارلیمنٹ اور بی جے پی- جے ڈی (ایس) اتحاد کے لوک سبھا انتخابی امیدوار پرجول ریونا، جو کئی خواتین کے ساتھ مبینہ جنسی استحصال کے معاملے میں انکوائری کا سامنا کر رہے ہیں، نے بدھ کو کہا کہ سچائی کی جیت ہوگی اور خصوصی تفتیشی ٹیم (SIT) کے سامنے پیش ہونے کے لیے ایک ہفتے کا وقت مانگا۔ اپنے حلقہ میں انتخاب ختم ہوتے ہی ملک چھوڑنے والے ایم پی ریونا نے کہا کہ انہیں کرناٹک حکومت کی طرف سے بنائی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) کے سامنے پیش ہونے کے لیے سات دن کا وقت درکار ہے تاکہ تقریباً 3000 ویڈیوز کے بڑے ذخیرے ماور بینہ طور پر ان سے متعلق تصاویر، جو سوشل میڈیا پر وائرل ہو چکی ہیں، کی انکوائری کی جا سکے۔ سابق وزیر اعظم اور جے ڈی (ایس) کے سرپرست ایچ ڈی دیوے گوڑا کے پوتے پراجول نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "میں تفتیش میں شامل ہونے کے لیے بنگلور میں نہیں ہوں، اس لیے میں نے اپنے وکیل کے ذریعے سی آئی ڈی بنگلور سے بات کی ہے۔

مسلم خواتین کانگریس حکومت کی سب سے زیاد شکار ہوئیں

کانگریس نے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے تین طلاق قانون کی ہمت نہیں دکھائی: وزیر اعظم مودی

احمد آباد: (ایجنسی) گجرات کے سابر کانٹھا میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ جموں و کشمیر سے آرٹیکل 370 ہٹے گا تو خون کی ندیاں بہیں گی۔ انہوں نے کہا کہ آج کشمیر میں ملک کا ترنگا فخر سے لہرا رہا ہے۔ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کانگریس کے دور حکومت میں مسلم خواتین سب سے زیادہ شکار ہوئی ہیں۔ تین طلاق ختم ہونے پورے خاندان کو تحفظ ملا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ کانگریس نے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے تین طلاق قانون کی ہمت نہیں دکھائی۔ میں مسلمان بہنوں کو تحفظ فراہم کرنا چاہتا تھا یعنی تین طلاق کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مودی نے ایسا کیا تو کانگریس کے ولی عہد ناراض ہو گئے۔ کانگریس کے شہزادے کا کہنا ہے کہ اگر مودی تیسری بار آئے تو آگ لگ جائے گی اور انڈیا اتحاد مودی کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ دنیا کے لوگ وزیر اعظم کو ان کے نام سے جانتے ہیں۔ میں ملک کا سیوک ہوں اور ملک کی خدمت کا عہد لے کر نکلا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں آشیرواد لینے آیا ہوں۔ مجھے پارلیمنٹ میں گجرات کے اپنے سبھی دوستوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک چلانے کے لیے سابر کانٹھا اور مہسانہ کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ سب 7 تاریخ کو ووٹ دے کر اپنی سب سے بہترین کارکردگی دکھائیں گے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو کامیاب بنائیں۔

ہندو رسم و رواج کے تحت شادی کیلئے سات پھیرے لینا اور دیگر رسومات ادا کرنا ضروری: سپریم کورٹ

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے ہندو شادی پر اہم فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ہندو میرج ایکٹ 1955 کے تحت شادی کے قانونی تقاضے اور اہمیت واضح کر دی گئی ہے۔ عدالت نے کہا کہ یہ 'سنسکار' (روایت) ہے، لین دین نہیں، اس لیے محض سرٹیفکیٹ کافی نہیں۔ عدالت نے کہا کہ ہندو مذہب میں سات پھیروں اور دیگر رسومات ضروری ہیں۔ عدالت نے کہا کہ ہندو میرج ایکٹ کے سیکشن 8 کے تحت شادی کا رجسٹریشن ضروری ہے اور سیکشن 7 کے تحت ہندو رسم و رواج کے مطابق شادی ہونا بھی ضروری ہے۔ عدالت نے کہا کہ سیکشن 8 اس بات کا ثبوت ہے کہ سیکشن 7 کے تحت دو لوگوں نے تمام رسم و رواج کے ساتھ شادی کی ہے۔ جسٹس بی وی ناگارتنا اور جسٹس آگسٹین جارج میسی کی بنچ نے فیصلے میں کہا کہ اگر کوئی جوڑا مستقبل میں الگ ہونا چاہتا ہے تو ثبوت کے طور پر شادی کے دوران ہونے والی رسومات کی تصاویر پیش کرنا ضروری ہے۔ بنچ نے کہا کہ شادی تجارتی لین دین نہیں ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان رشتہ قائم کرنا ایک ضروری عمل ہے، تاکہ دونوں مل کر ایک خاندان بنائیں، جو ہندوستانی سماج کی بنیادی اکائی ہے۔ عدالت نے کہا کہ شادی ایک رسم ہے اور اسے معاشرے میں ایک عظیم ادارے کے طور پر جگہ دی جانی چاہیے۔ ہم نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں سے گزارش کرتے ہیں کہ شادی کرنے سے پہلے گہرائی سے سوچیں کہ ہندوستانی معاشرے میں یہ ادارہ کتنا مقدس ہے۔

سعودی عرب میں بھاری بارش سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا

مدینہ منورہ میں ہر طرف پانی ہی پانی، مسجد نبوی کی ویڈیو وائرل، کئی علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال

ریاض (ایجنسی) سعودی عرب میں گزشتہ 24 گھنٹوں سے ہو رہی موسلا دھار بارش نے تباہی کا منظر پیدا کر دیا ہے۔ کچھ ایسا ہی منظر چند روز قبل دبئی میں دیکھنے کو ملا تھا۔ سعودی عرب میں ہو رہی بارش کا سب سے زیادہ اثر مدینہ منورہ کے علاقہ میں دیکھنے کو مل رہا ہے جہاں ہر طرف پانی ہی پانی ہے۔ محکمہ موسمیات کی طرف سے ہائی الرٹ بھی جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ملک بھر میں اسکولوں کو بند کر دیا گیا ہے۔ مدینہ منورہ کے کئی راستے پانی میں پوری طرح ڈوب گئے ہیں جس سے لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مسجد نبوی میں بارش کے وقت کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے جس میں لوگوں کو بچتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔

دراصل 30 اپریل سے سعودی عرب میں ہو رہی تیز بارش اور طوفان کے سبب کئی علاقوں میں سیلاب کی حالت پیدا ہو گئی ہے۔ متاثرہ علاقوں میں مدینہ منورہ بھی شامل ہے جہاں لوگوں کو کئی طرح کے مسائل کا سامنا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر سعودی کی کئی ویڈیوز وائرل ہو رہی ہیں جس میں سڑکوں پر بھرے پانی، ٹریفک میں رکاوٹ، پانی کے درمیان پھنسی گاڑیاں اور دیگر نظارے دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 2022 میں بھی سعودی عرب کے شہر جدہ میں بارش کے بعد تباہی والے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ تب بارش کے سبب دو لوگوں کی موت بھی ہو گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس مرتبہ سعودی انتظامیہ پوری طرح متحرک ہے۔ شہری تحفظ ڈائریکٹوریٹ نے لوگوں کو احتیاط برتنے اور بہت ضروری ہونے پر ہی گھر سے باہر نکلنے کی اپیل کی ہے۔ سڑکوں پر پانی بھرا ہونے کے سبب کئی علاقوں میں ٹریفک کو پوری طرح سے روک دیا گیا ہے۔

پدم ایوارڈز کیلئے نامزدگی کا عمل شروع

نئی دہلی، یکم مئی (یو این آئی) آئندہ سال یوم جمہوریہ کے موقع پر اعلان کیے جانے والے پدم ایوارڈز کے لیے آن لائن نامزدگیوں اور سفارشات کا عمل بدھ سے شروع ہو گیا اور 15 ستمبر تک نامزدگی کی جا سکتی ہے۔ وزارت داخلہ نے آج جاری کردہ ایک ریلیز میں کہا کہ ان ایوارڈز کے لیے نامزدگی اور سفارشات وزارت کی ویب سائٹ پر نیشنل ایوارڈ پورٹل پر آن لائن کی جا سکتی ہیں۔ پدم ایوارڈز میں ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز پدم وبھوشن، پدم بھوشن اور پدم شری شامل ہیں۔ یہ ایوارڈز 1954 میں شروع ہوئے تھے اور ہر سال یوم جمہوریہ کے موقع پر ان کا اعلان کیا جاتا ہے۔ یہ ایوارڈ فن، ادب اور تعلیم، کھیل، طب، سماجی خدمات، سائنس اور انجینئرنگ، عوامی کام، سیول سرویسز، تجارت اور صنعت وغیرہ جیسے شعبوں میں نمایاں اور غیر معمولی کامیابیوں کے لیے دیے جاتے ہیں۔ ذات، پیشہ، مقام یا جنس کے امتیاز کے بغیر تمام افراد ان ایوارڈز کے اہل ہیں۔ ڈاکٹروں اور سائنسدانوں کو چھوڑ کر سرکاری ملازمین بشمول پبلک سیکٹر کے اداروں میں کام کرنے والے سرکاری ملازمین پدم ایوارڈز کے اہل نہیں ہیں۔ وزارت نے تمام شہریوں پر زور دیا ہے کہ وہ ایوارڈز کے لیے اہل افراد کو نامزد کریں یا ان کی سفارش کریں۔ شہری خود کو بھی نامزد کر سکتے ہیں۔ خواتین، معاشرے کے کمزور طبقوں، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل، معذور افراد اور معاشرے کی بے لوث خدمت کرنے والوں میں سے باصلاحیت افراد کی شناخت کے لیے ٹھوس کوششیں کی جا سکتی ہیں۔

بم کی دھمکی سے دہلی-این سی آر کے اسکولوں میں خوف و ہراس، پولیس نے افواہ قرار دیا

تمام اسکولوں کی چیکنگ کی گئی، گھبرانے کی ضرورت نہیں: وزارت داخلہ، دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر نے بم کے خطرے کی تفصیلی رپورٹ طلب کی

نئی دہلی، یکم مئی (یو این آئی) بم کے ذریعے دہشت گردانہ حملے کی دھمکی آمیز ای میل موصول ہونے کے بعد بدھ کو نوئیڈا اور غازی آباد کے ساتھ ساتھ دہلی کے کئی اسکولوں میں لوگوں میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا لیکن بعد میں پولیس اور حکومت نے اسے افواہ قرار دیا ایک پولیس افسر نے بتایا کہ کئی اسکولوں کو بم سے حملے کی دھمکی والی ای میل موصول ہوئی ہے دھمکی کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تمام اسکولوں کو خالی کرا لیا۔ تمام اسکولوں کی چیکنگ کی گئی ہے۔ پولیس افسر نے کہا کہ تمام اسکول بند کر دیے گئے ہیں اور طلباء کو گھر واپس بھیج دیا گیا ہے۔ اسکولوں میں بم ڈسپوزل اسکواڈز اور فائر ٹینڈرز بھیج کر سرچ آپریشن کیا گیا تاہم کوئی دھماکہ خیز مواد یا کوئی اور نقصان دہ چیز نہیں ملی۔ نئی دہلی ضلع کے ڈپٹی کمشنر پولیس دیویش کمار مہلا نے کہا کہ ہم نے ضلع کے تمام اسکولوں کی جانچ کی ہے اور کچھ نہیں ملا، گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دہلی پولیس کے ترجمان سمن نلوا نے کہا کہ یہ ای میل خوف و ہراس پھیلانے کے لیے بھیجی گئی تھی۔ تاہم، انہوں نے دھمکی آمیز ای میلز موصول ہونے والے اسکولوں کی صحیح تعداد ظاہر کرنے سے انکار کر دیا۔ دوسری طرف دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ نے دہلی پولیس کمشنر سنجے اروڑہ سے بات کی اور تفصیلی رپورٹ طلب کی۔ انہوں نے پولیس کو ہدایت دی کہ اسکول کے احاطے کی مکمل تلاشی لی جائے، مجرموں کی شناخت کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کوئی کوتاہی نہ ہو۔ لفٹیننٹ نے والدین پر زور دیا کہ وہ گھبرائیں نہیں اور اسکولوں اور بچوں کی حفاظت کو یقینی بنانے میں انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں۔ دہلی کے وزیر تعلیم آتشی نے کہا کہ آج کچھ اسکولوں کو بم کی دھمکیاں ملی ہیں۔ اسکولوں کو خالی کرا لیا گیا ہے اور دہلی پولیس احاطے کی تلاشی لے رہی ہے۔ ابھی تک کسی اسکول سے کچھ موصول نہیں ہوا ہے۔ ہم پولیس اور اسکول انتظامیہ کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں۔ وزارت داخلہ نے سوشل میڈیا پر بھی پوسٹ کیا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میلز جعلی معلوم ہوتے ہیں۔ دہلی پولیس اور سیکورٹی ایجنسیاں پروٹوکول کے مطابق ضروری اقدامات کر رہی ہیں۔ حکام نے بتایا کہ میور وہار علاقے میں مدر میری اسکول، دوارکا میں دہلی پبلک اسکول، چانکیہ پوری میں سنسکرتی اسکول، وسنت کنج میں دہلی پبلک اسکول، ساکیت میں ایمیٹی اسکول اور نوئیڈا سیکٹر 30 میں واقع دہلی پبلک اسکول کو بم سے متعلق ای میل موصول ہوا ہے۔ احاطے میں بم نصب کیے جانے کی دھمکی دی گئی۔ دہلی پولیس حکام نے بتایا کہ تمام اسکولوں کو خالی کرا لیا اور مقامی پولیس کو ای میل کے بارے میں مطلع کر دیا گیا ہے۔ ایک پولیس اہلکار نے بتایا کہ بم کا پتہ لگانے والی ٹیم، بم ناکارہ بنانے والے دستے اور دہلی فائر سروس کے اہلکار فوری طور پر دہلی کے اسکولوں میں پہنچ گئے اور تلاشی مہم جاری ہے۔

امریکہ غزہ میں فوری جنگ بندی کے لیے پرعزم ہے

یرغمالیوں کو ان کے اہل خانہ تک پہنچانے کا وقت آگیا ہے: انٹونی بلنکن

واشنگٹن۔(ایجنسی)۔امریکی وزیر خارجہ نے بدھ کے روز کہا کہ غزہ میں جنگ بندی اور حماس کے قبضے سے اسرائیلی یرغمالیوں کی واپسی کا یہی وقت ہے۔ انٹونی بلنکن کا سات اکتوبر کو اسرائیل حماس جنگ شروع ہونے کے بعد یہ مشرق وسطیٰ کا ساتواں دورہ ہے۔ امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن نے بدھ کے روز اسرائیلی رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتوں کا آغاز کرتے ہوئے حماس سے جنگ بندی کے معاہدے کو قبول کرنے کے مطالبے کی تجدید کی۔ وہ غزہ پٹی میں عام شہریوں تک پہنچنے والی امداد کو بڑھانے کے لیے بھی زور دے رہے ہیں، جہاں اقوام متحدہ نے خوراک کی شدید قلت کی وجہ سے ممکنہ قحط سے بھی خبردار کیا ہے۔ بلنکن نے تل ابیب میں اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ سے بات چیت کے آغاز پر کہا، جب ہم یرغمالیوں کو گھر پہنچانے کے لیے جنگ بندی معاہدے کی خاطر انتھک عزم کے ساتھ کام کر رہے ہیں، تو ایسے میں ہمیں غزہ کے لوگوں پر بھی توجہ مرکوز کرنا ہوگی، جو حماس کی وجہ سے اس دوطرفہ فائرنگ میں مصائب کا شکار ہیں۔'' بلنکن کا مزید کہنا تھا، میز پر ایک تجویز ہے اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے، کوئی تاخیر نہیں، کوئی عذر نہیں۔ یرغمالیوں کو ان کے اہل خانہ تک پہنچانے کا وقت اب ہے کیونکہ اب تک بہت سا وقت گزر چکا ہے۔'' سات اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے دہشت گردانہ حملے اور اس کے جواب میں غزہ پر اسرائیلی فوجی کارروائیوں کے آغاز کے بعد سے یہ امریکی وزیر خارجہ کا مشرق وسطیٰ کا ساتواں دورہ ہے۔ وہ اپنے موجودہ وسیع تر دورے کے آخری مرحلے پر اسرائیل پہنچے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے آج بدھ کے روز اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو سے بھی ملاقات کی۔ حماس کا کہنا ہے کہ وہ جنگ بندی سے متعلق اسرائیلی تجاویز کے مسودے کا جائزہ لے رہی ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیل، امریکہ، جرمنی، یورپی یونین اور دیگر حماس کو دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں۔ فرانسیسی سفارتی ذرائع کے مطابق ملکی وزیر خارجہ اشٹیفان سیوورنے کے ان کے مشرق وسطیٰ کے دورے کے دوران ایک غیر طے شدہ پروگرام کے مطابق قاہرہ میں رکنے کی توقع ہے کیونکہ غزہ میں جنگ بندی کے لیے اسرائیل اور حماس کے مابین مصری دارالحکومت میں جاری بالواسطہ مذاکرات اس وقت ایک نازک موڑ پر ہیں۔ ذرائع نے خبر رساں ادارے روئٹرز کو بتایا کہ فرانسیسی وزیر کا اچانک دورہ اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ بندی کی منزل تک پہنچنے کے لیے مصر کی کوششوں کے تناظر میں ہے۔ مصر کی جانب سے تعطل کا شکار مذاکرات کو بحال کرنے کے لیے ایک نئے سرے سے دباؤ کے بعد جنگ بندی کے لیے سفارتی کوششوں میں تیزی آئی ہے۔ سیوورنے نے منگل کے روز اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ غزہ کے جنوبی شہر رفح میں ایک بڑی فوجی کارروائی شروع کرنے کے منصوبے کے ساتھ آگے بڑھنا ایک برا خیال'' ہوگا، جس سے کچھ بھی حل نہیں ہو گا۔ امریکہ میں یونیورسٹی آف کیلیفورنیا لاس اینجلس (یو سی ایل اے) کیمپس میں فلسطین اور اسرائیل کے حامی مظاہرین کے مابین پرتشدد جھڑپوں کی اطلاعات پر پولیس کو طلب کرلیا گیا ہے۔ شہر کے میئر کے ترجمان زیک سیڈل نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا، محکمہ پولیس کیمپس میں مدد کے لیے (یونیورسٹی کے چانسلر کی) درخواست کا فوری جواب دے رہا ہے۔'' ان جھڑپوں کی ویڈیو فوٹیج میں مظاہرین کو ایک دوسرے پر لاٹھیاں برساتے اور رکاوٹیں توڑتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے اطلاع دی ہے کہ فلسطینیوں اور اسرائیل کے حامی گروپوں کے درمیان جھڑپیں آدھی رات کے بعد شروع ہوئیں۔ لاس اینجلس ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ اسرائیل کے حامی مظاہرین نے سیاہ لباس اور سفید ماسک پہنے ہوئے فلسطین کے حامی مظاہرین کی طرف سے یونیورسٹی کیمپس میں کھڑی کی گئی رکاوٹوں پر حملہ کیا۔ یو سی ایل اے کی اسٹریٹیجک کمیونیکیشنز کے شعبے کی وائس چانسلر میری اوساکو نے ایک بیان میں کہا، آج رات کیمپس میں تشدد کی ہولناک کارروائیاں ہوئیں اور ہم نے فوری طور پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کو مدد کے لیے بلایا۔ فائر ڈیپارٹمنٹ اور طبی عملہ جائے وقوعہ پر ہے۔ ہم اس بے ہودہ تشدد سے تنگ ہیں اور اسے ختم ہونا چاہیے۔'' غزہ پٹی میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق سات اکتوبر کے بعد سے غزہ پر جاری اسرائیلی حملوں میں اب تک ہلاک ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد مزید اضافے کے بعد اب 34,568 ہو چکی ہے، جن میں زیادہ تر خواتین اور بچے شامل ہیں۔ وزارت صحت کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں اسرائیلی حملوں میں مزید کم از کم 33 ہلاکتیں ہوئیں۔ اس وزارت نے مزید کہا کہ غزہ پٹی پر اسرائیلی زمینی اور فضائی حملوں کے نتیجے میں اب تک کل 77,765 افراد زخمی بھی ہو چکے ہیں۔ غزہ میں جاری جنگ کی وجہ سے اس بہت گنجان آباد لیکن چھوٹی سی ساحلی پٹی کی تقریباً 80 فیصد آبادی بے گھر ہو چکی ہے جبکہ اقوام متحدہ اور کئی بین الاقوامی امدادی اداروں کے مطابق غزہ پٹی میں ہزارہا شہری قحط کے دہانے پر ہیں۔

اسرائیل کے خلاف کسی بھی جامع جنگ میں ایران کا ساتھ دیں گے: حوثی گروپ

غزہ۔(ایجنسی)۔غزہ کی پٹی میں اسرائیلی جنگ شروع ہونے کے بعد سے خطے میں غیر معمولی کشیدگی کے درمیان بحیرہ احمر اور خلیج عدن میں تجارتی بحری جہازوں کے خلاف حوثیوں کے حملے جاری ہیں۔ یمن کے حوثی گروپ کے ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ اسرائیل کے خلاف وسیع جنگ شروع ہونے کی صورت میں وہ ایران کے ساتھ مل کر لڑنے کے لیے تیار ہیں۔ حوثی گروپ کے نائب میڈیا سیکرٹری نصر الدین عامر نے زور دے کر کہا کہ حوثی گروپ ''مزاحمت کے محور میں اپنے اتحادیوں کا دفاع کرنے کے لیے پرعزم ہے''۔ انہوں نے نیوز ویک میگزین کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ'' جنگ کی صورت میں ہم خاموش تماشائی نہیں رہیں گے۔ کسی بھی اتحادی ملک کے خلاف کسی بھی بیرونی یا مغربی جارحیت کا بھرپور مقابلہ کریں گے''۔ انہوں نے وضاحت کی کہ'' اگر مزاحمت کے محور میں اپنے اتحادیوں کے دفاع کے لیے ایک جامع جنگ شروع ہوتی ہے تو وہ اس جنگ میں قائدانہ کردار ادا کریں گے''۔ مزاحمت کے محور سے وہ ایران کی حمایت یافتہ ملیشیاؤں اور مسلح دھڑوں کا حوالہ دے رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ ایران ان ممالک میں سے ایک ہے جن سے ہمارا اختلاف ہے مگر ہم اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے''۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب بات ان لوگوں کے ساتھ ہوگی جن کے ساتھ ہمارا اتحاد ہے جیسے کہ ایران اور مزاحمتی محور کی دوسری جماعتیں تو ہم یقینی طور پر پوری طاقت اور عزم کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے''۔ یہ بیانات حوثی رہنما عبدالملک الحوثی کی جانب سے بحیرہ احمر اور بحر ہند دونوں میں اپنے حملوں کو بڑھانے کی دھمکی کے چند دن بعد سامنے آئے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ 19 نومبر سے یعنی غزہ کی پٹی میں جنگ شروع ہونے کے ایک ماہ سے زائد عرصے بعد حوثی باغیوں نے بحیرہ احمر اور بحیرہ عرب میں 100 سے زائد بحری جہازوں کو ڈرونز اور میزائلوں سے نشانہ بنایا ہے۔

جنوبی چین میں سڑک گرنے سے کم از کم 24 افراد ہلاک

بیجنگ۔(ایجنسی)۔جنوبی چین کے صوبہ گوانگ ڈونگ میں شدید بارشوں کے باعث ہائی وے کے ایک حصے کے منہدم ہونے سے کم از کم 24 افراد ہلاک ہو گئے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ایک گنجان آباد صنعتی پاور ہاؤس گوانگ ڈونگ حالیہ ہفتوں میں طوفانی بارشوں کی زد میں ہے جس سے کچھ علاقوں میں شدید سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ ہوئی ہے۔ سرکاری خبر رساں ایجنسی ژنہوا نے بتایا کہ بدھ کی صبح تقریباً 2 بجکر 10 منٹ پر گوانگ ڈونگ صوبے میں میزو شہر اور ڈابو کاؤنٹی کے درمیان سڑک کا ایک حصہ دھنس گیا۔ ژنہوا کے مطابق اس واقعے کی وجہ سے 20 گاڑیاں پھنس گئیں جن میں کل 54 افراد سوار تھے۔ ژنہوا نے کہا کہ سہ پہر 3 بجے تک 24 لوگوں کی موت کی تصدیق ہو چکی تھی جبکہ 30 افراد ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ متاثرین کے زخموں کی وضاحت کیے بغیر سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ بحالی کا کام جاری ہے اور ہسپتال میں زیر علاج افراد کی زندگیاں فی الحال خطرے سے باہر ہیں۔ ریاستی نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی کی طرف سے شائع ہونے والی ایک فضائی تصویر میں تباہ شدہ گاڑیاں ایک گہرے کیچڑ کے گڑھے میں پڑی دکھائی دیتی ہیں جہاں کبھی ہائی وے تھا۔ سوشل میڈیا پر گردش کرنے والی بظاہر طلوع سورج سے پہلے فلمائی گئی ویڈیوز میں گڑھے سے شعلے اور دھواں نکلتے دیکھے جاسکتے ہیں۔ ایک شخص کو ایک ویڈیو میں یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ آپ مزید نہیں جاسکتے، تاہم اے ایف پی فوری طور پر ان ویڈیوز کی تصدیق نہیں کر سکا۔ سی سی ٹی وی نے کہا کہ ہائی وے کا منہدم ہونا ایک قدرتی آفت ہے، انہوں نے رپورٹ کیا کہ سڑک کا تقریباً 18 میٹر کا حصہ گر گیا ہے۔ سی سی ٹی وی کے مطابق حکام نے ریسکیو آپریشن میں مدد کے لیے تقریباً 500 افراد کو جائے وقوعہ پر روانہ کر دیا ہے۔ براڈ کاسٹر کے مطابق ان میں عوامی تحفظ، ہنگامی ردعمل، فائر فائٹنگ اور کان کنی سے بچاؤ کو سنبھالنے والے محکموں کے افراد شامل ہیں۔ مقامی حکام نے ایک نوٹس میں کہا کہ ایس 12 ہائی وے کا کچھ حصہ دونوں سمتوں سے بند کر دیا گیا ہے اور ڈرائیوروں کو دوسرا راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ واقعہ حالیہ ہفتوں میں گوانگ ڈونگ میں آنے والی مہلک آفات کے سلسلے میں تازہ ترین ہے۔ پچھلے مہینے زبردست بارشوں کے باعث صوبے کے مختلف حصوں میں سیلاب آ گیا تھا جس کی وجہ سے 4 افراد ہلاک اور ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ اس کے بعد 28 اپریل کو ایک طوفانی بگولے نے 5 افراد کی جان لے لی تھی۔ چین گرین ہاؤس گیسوں کا سب سے بڑا اخراج کرنے والا ملک ہے جو موسمیاتی تبدیلی میں اپنا حصہ ڈالتا ہے لیکن انہوں نے 2060 تک اخراج کو صفر تک کم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

ٹی آرٹی کے قیام کی 60 ویں سالگرہ آج منائی جارہی ہے

انقرہ، یکم مئی (یو این آئی) ترکیہ کی بصری اور سمعی یادداشت، ٹرکش ریڈیو اینڈ ٹیلی ویژن کارپوریشن (ٹی آرٹی) اپنے قیام کی 60 ویں سالگرہ منا رہا ہے نصف صدی سے زائد عرصے سے، ناقابل فراموش نشریات کے ذریعے ٹی آرٹی اسکرینوں پر ناظرین ملتے رہے ہیں۔ ٹی آرٹی نے اپنے ریڈیو اور ٹیلی ویژن چینلز کی مختلف زبانوں میں نشریات کے ساتھ ترکیہ کی آواز کو دنیا تک پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ ریڈیو کی نشریات کا آغاز 6 مئی 1927 کو شروع ہوا اور اس کے بعد ٹیلی ویژن نشریات کا آغاز کیا گیا۔ پہلی آزمائشی نشریات 31 کا آغاز جنوری 1968 کو مدحت پاشا سٹوڈیو سے ہوا۔ ترک ریڈیو اور ٹیلی ویژن کارپوریشن کی بنیادیں یکم مئی 1964 کو نافذ ہونے والے قانون کے ساتھ رکھی گئیں۔ ٹی آرٹی، جو ہر دور میں خود کی تجدید کرتا ہے اور اپنے میدان میں سرخیل ہے، ترکیہ کے برانڈ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ٹی آرٹی 41 زبانوں میں نشریات اور ٹی آرٹی جرمن، ٹی آرٹی روسی، ٹی آرٹی فرانسیسی، ٹی آرٹی بلقان، ٹی آرٹی افریقہ، ٹی آرٹی ہسپانوی میں ڈیجیٹل نیوز پلیٹ فارمز کے ساتھ بین الاقوامی نشریات پیش کی جاتی ہیں۔ آج، ٹی آرٹی اپنے ٹیلی ویژن اور ریڈیو چینلز اور بین الاقوامی نشریاتی خاندان کے ساتھ سات براعظموں تک نشریات اور پیداواری سرگرمیاں انجام دے رہا ہے۔ 60 سال کے تجربے کے ساتھ، ٹی آرٹی، درست اور غیر جانبدار عوامی نشریات کا واحد پتہ، ترک عوام کی آواز بنی ہوئی ہے۔ دریں اثنا، ٹی آرٹی اپنی 60 ویں سالگرہ خصوصی تقریبات اور نشریات کے ساتھ منائے گا۔ ٹی آرٹی کی طرف سے دیے گئے بیان کے مطابق، ٹی آرٹی دارالحکومت انقرہ میں منعقد ہونے والی تقریبات کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن اور ریڈیو چینلز پر نشریات کے ساتھ اپنی یوم تاسیس کی یاد منائے گی۔

امریکا: طلبہ کا احتجاج، پولیس کولمبیا یونیورسٹی کے کیمپس میں داخل، درجنوں مظاہرین گرفتار

واشنگٹن (ایجنسی)۔امریکی شہر نیویارک کے سیکڑوں پولیس اہلکار کولمبیا یونیورسٹی کے کیمپس میں داخل ہوگئے، متعدد افراد کو حراست میں لے لیا۔ غزہ میں اسرائیلی مظالم کے خلاف امریکی یونیورسٹیوں میں احتجاجی مظاہرے 18 اپریل سے شروع ہوئے تھے، یہ احتجاج سب سے پہلے نیویارک یونیورسٹی میں ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے امریکا کی دیگر یونیورسٹیوں میں بھی پھیل گئے تھے۔ یہی نہیں بلکہ یہ مظاہرے پورے یورپ میں بھی پھیل گئے ہیں، جس کے نتیجے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں اور طلبہ کے درمیان جھڑپے ہوئے اور کشیدگی پھیل گئی۔ طلبہ اسرائیل کو ہتھیار فروخت کرنے والی کمپنیوں کے ساتھ تعلقات اور شخصیات کا بائیکاٹ کا مطالبہ کررہے ہیں۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق مقامی وقت رات 9 بجے پولیس ہیملٹن ہال کے ذریعے یونیورسٹی میں داخل ہوئی، درجنوں پولیس اہلکاروں نے پیش قدمی کرتے ہوئے عمارت کو خالی کرانا شروع کر دیا جس کے گرد فلسطین کے حامی طلبہ مظاہرین نے رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں۔ ہیملٹن ہال کو صبح کے وقت طلبہ نے رکاوٹیں کھڑی کر کے بلاک کر دیا تھا اور کہا تھا کہ وہ کسی بھی بے دخلی کا مقابلہ کریں گے۔ پولیس کی جانب سے وارننگ کے باوجود کئی مظاہرین نے اپنا احتجاج جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ ایک تصویر میں پولیس کو ٹرک سے ہیملٹن ہال کی دوسری منزل پر جاتے دیکھا جاسکتا ہے۔ خبر رساں ادارے اے پی پی کے مطابق پولیس کی کیمپس سے 30 سے 40 افراد کو گرفتار کیا، مظاہرین کے ہاتھ پیچھے باندھے انہیں پولیس وین میں لے جاتے دیکھا گیا۔ اس دوران عمارت کے باہر سے احتجاجی مظاہرین نے 'فلسطین کو آزاد کرو'، 'طلبہ کو رہا دو' کے نعرے بھی لگائے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے ترجمان کا کہنا ہے کہ نیویارک پولیس یونیورسٹی کی درخواست پر کیمپس میں داخل ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ 18 اپریل سے اب تک تقریباً 900 مظاہرین کو امریکی یونیورسٹیوں سے گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ایک طالب علم نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ ہم امید کر رہے تھے کہ انتظامیہ بڑے پن کا مظاہرہ کرے گی اور طلبہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے قدم بڑھائے گی لیکن ہمیں مایوسی ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسا امریکی ادارہ جہاں آزادی اظہار رائے کو قیمتی سمجھا جاتا ہے وہاں طلبہ کی بات سننے کے بجائے پولیس کو بلوا لیا گیا۔ یاد رہے کہ اس وقت امریکا کی جن یونیورسٹیوں میں احتجاج کیا جارہا ہے ان میں کولمبیا یونیورسٹی، یونیورسٹی آف سدرن کیلیفورنیا، آسٹن میں یونیورسٹی آف ٹیکساس، جارج واشنگٹن یونیورسٹی، ہارورڈ یونیورسٹی، کیلیفورنیا اسٹیٹ پولی ٹیکنک یونیورسٹی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایمرسن کالج، نیویارک یونیورسٹی، ایموری یونیورسٹی، نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی، ییل یونیورسٹی، فیشن انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، سٹی کالج آف نیویارک، انڈیانا یونیورسٹی بلومنگٹن، مشی گن اسٹیٹ یونیورسٹی ایسٹ لانسنگ کیمپس میں بھی مظاہرے کیے گئے۔

انڈونیشیا: ایک بار پھر آتش فشاں پھٹ پڑا، ہزاروں شہریوں کا انخلا، پروازیں معطل

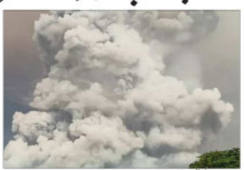

انڈونیشیا۔(ایجنسی)۔انڈونیشیا کے جزیرے 'ماؤنٹ رانگ' میں ایک بار پھر آتش فشاں پھٹ گیا، لاوا بہنے کے باعث فضا میں 5 کلو میٹر (3 میل) سے زیادہ دور تک راکھ کے گہرے بادل چھا گئے جب کہ ہزاروں افراد کا انخلا کرلیا گیا اور پروازیں معطل ہوگئیں۔ قطری نشریاتی ادارے 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق حکام نے کہا کہ شمالی صوبے سلاویسی کے علاقے آرچیپیلاگو میں منگل کو تین دفعہ آتش فشاں پھٹا جس کے بعد یہ خوف پھیل گیا کہ ملبہ سمندر میں گرے گا جو سونامی کا باعث بن سکتا ہے۔ انڈونیشیا کی حادثات کے نقصانات پر قابو پانے کے لیے قائم ایجنسی (بی این پی بی) کی جانب سے شیئر کی گئی فوٹیج میں رانگ کی چوٹی سے بجلیاں چمکتی دیکھی گئی جب کہ لاوے اور چٹانوں کے آگ سے بھرے سرخ بادل فضا میں اٹھتے دیکھے گئے۔ امدادی ایجنسی نے کہا کہ رانگ جزیرے پر جہاں آتش فشاں واقع ہے، رہنے والے تمام 843 شہریوں کو مناڈو منتقل کر دیا گیا جہاں سے صوبائی دارالحکومت تقریباً 100 کلو میٹر دور ہے۔ ایجنسی کے مطابق اس کے علاوہ پڑوس میں واقع جزیرے سے بھی تقریباً 12 ہزار لوگوں کو بھی دیگر مقامات پر منتقل کیا جارہا ہے، اس سلسلے میں حکام کی جانب سے دو بحری جہاز مختص کر دیے گئے ہیں۔ انڈونیشیا کی میٹرولوجیکل ایجنسی (بی ایم کے جی) کی جانب سے شیئر کیے گئے نقشے میں دیکھا گیا کہ آتش فشاں کی راکھ بورنیو جزیرے تک جا پہنچی، انڈونیشیا یہ جزیرہ برونائی اور ملائیشیا کے ساتھ شیئر کرتا ہے۔ انڈونیشین ایئر ٹریفک کنٹرول کرنے والی ایجنسی ایئر نیو انڈونیشیا نے کہا کہ مناڈو اور گرونٹالو شہروں کے ایئرپورٹ سمیت سات ہوائی اڈے بند کیے جانے پر مجبور کر دیے گئے۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ آتش فشاں سے اٹھنے والا گہرا دھواں دیکھا جاسکتا ہے جو چوٹی سے 5 سو سے 7 سو میٹر تک اوپر اٹھ رہا ہے۔ انڈونیشیا 'پیسفک رنگ آف فائر' سے گھرا ہوا ایک انتہائی خطرناک علاقہ ہے، جہاں زمین کی تہہ پر مختلف پلیٹیں آپس میں ملتی ہیں اور بڑی تعداد میں زلزلے اور آتش فشاں پیدا کرتی ہیں۔ دریں اثنا بہت سے انڈونیشیا کے آتش فشاں مسلسل سرگرمیوں کی اعلیٰ سطح کو ظاہر کرتے ہیں، تاہم آتش پھٹنے میں سالوں کا فرق ہوسکتا ہے 2010 میں جاوا جزیرے پر میراپی آتش فشاں پھٹنے سے 350 سے زیادہ افراد ہلاک اور 4 لاکھ مکین بے گھر ہوئے تھے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل 2021 میں انڈونیشیا میں سیمیرو آتش فشاں کے پھٹنے سے جاوا جزیرے پر کم از کم 14 افراد ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوگئے تھے۔ اس وقت ماہرین نے بتایا تھا کہ سیمیرو آتش فشاں 2014 سے پھٹنے کے مرحلے میں تھا، یہاں گرم بادلوں اور لاوے کے بہاؤ کا اخراج شروع ہوگیا، جس کے بعد حکام نے لوگوں کو وارننگ جاری کی کہ اس سے دور رہیں۔ انڈونیشیا کی وزارت نقل و حمل کا کہنا تھا کہ آتش فشاں پھٹنے سے پروازوں میں کوئی خلل نہیں پڑا، حالانکہ پائلٹوں کو الرٹ جاری کردیا گیا کہ وہ راکھ کے گرنے سے بچیں۔

متحدہ عرب امارات میں آج پھر شدید بارش کی پیشگوئی، دبئی میں آن لائن اسکولنگ کا اعلان

ابوظہبی، یکم مئی (یو این آئی) متحدہ عرب امارات میں آج پھر شدید بارش کی پیشگوئی کی گئی ہے جس کے سبب دبئی کے نجی اسکولوں میں 2 اور 3 مئی کو آن لائن اسکولنگ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ خلیجی میڈیا نے پیش گوئی کی ہے کہ امارات میں بدھ کی شام سے موسم غیر مستحکم ہوکر، کہیں شدید اور کہیں درمیانے درجے کی بارش کے ساتھ جمعرات کی دوپہر تک جاری رہے گی جس پر دبئی پولیس نے شہریوں کو محتاط رہنے کا کہا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ بارش برسانے والے بادل ملک کے مغربی حصہ میں بننا شروع ہوں گے اور بدھ کی رات تک یہ بڑھیں گے اور ابوظہبی کی طرف جائیں گے جبکہ جمعرات کو بادل دبئی، شارجہ، عجمان، راس الخیمہ، فجیرہ اور ام القیوین پر زیادہ شدت اختیار کریں گے۔ حکام نے بتایا کہ جمعرات کی شام سے موسم بہتر ہونا شروع ہوگا اور جمعہ اور ہفتے کو بادل چھائے رہیں گے، العین اور فجیرہ میں ہلکی سے متعدل بارش کا امکان ہے، اس دوران تیز ہوائیں چلیں گی اور سمندر میں بھی تلاطم رہے گا۔ انتظامیہ کی جانب سے ڈرائیوروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ گرد و غبار اور ریت اڑنے کے سبب محتاط رہیں، صورتحال سے نمٹنے اور لوگوں کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے ہنگامی ٹیمیں پوری طرح تیار ہیں۔

امریکی طلبا پر تشدد انسانی حقوق کے تعلق سے واشنگٹن کے دوغلے پن کا ثبوت ہے

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے دفتر خارجہ کے ترجمان ناصر کنعانی نے اپنی ہفتے وار پریس بریفنگ میں امریکی یونیورسٹیوں میں طلبا اور اساتذہ کے خلاف پولیس کے تشدد کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے کہا کہ ان دنوں امریکی یونیورسٹیوں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ غزہ میں امریکہ اور بعض یورپی حکومتوں کی حمایت سے جاری صیہونی حکومت کے ہاتھوں فلسطینی عوام کی نسل کشی کی بابت عوام میں بیداری کی علامت ہے۔ ناصر کنعانی نے کہا کہ جو لوگ عدل و انصاف کو اہمیت دیتے ہیں، وہ اپنی حکومتوں کی جانب سے اسرائیل کے ذریعے جاری نسل کشی کی حمایت برداشت نہیں کرسکتے۔ ایران کے دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ اسرائیل کے جرائم اور اس کی امریکی نیز یورپی حکومتوں کی جانب سے حمایت کئے جانے کے مخالفین کی آواز کو پولیس کے تشدد اور سرکوبی سے نہیں دبایا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا میں یونیورسٹی طلبا کے ساتھ پولیس کا تشدد ہمارے لئے تشویشناک اور ناقابل قبول ہے اور عالمی برادری کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ ناصر کنعانی نے کہا کہ امریکی حکومت نے پولیس کو یونیورسٹیوں کے کیمپس کے اندر تشدد کی اجازت دے کر ثابت کردیا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں اس کے سلوگن کھوکھلے اور عالمی رائے عامہ کو فریب دیئے جانے کے لئے ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ آج فلسطین کا مسئلہ اہم ترین علاقائی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ انھوں نے غزہ میں فوری جنگ بندی کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ جنگ بندی کے ساتھ ہی غزہ کے عوام تک امداد رسانی کے راستوں کو مکمل طور پر کھولنا بھی ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ جنگ بند کرانا چاہتا ہے لیکن اس نے اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ وہ یہ نہیں چاہتا کیونکہ اگر امریکا واقعی جنگ بند کرانا چاہتا تو اسرائیل کی مالی، سیاسی اور اسلحہ جاتی حمایت و مدد روک کر جنگ بند کرا سکتا تھا۔

خفیہ سروس کے سربراہ ابراہیم قالن صومالیہ کے دورے پر

انقرہ، یکم مئی (یو این آئی) نیشنل انٹیلی جنس آرگنائزیشن (ایم آئی ٹی) کے ڈائریکٹر ابراہیم قالن کا صومالیہ کے صدر حسن شاہ محمود نے صومالیہ کے دارالحکومت موغادیشو کے دورے کے موقع پر ان کا خیر مقدم کیا ہے۔ صومالی ایوان صدر کے بیان کے مطابق، ایم آئی ٹی کے سربراہ ابراہیم قالن نے موغادیشو کا دورہ کیا اور صومالی صدر محمود اور نیشنل انٹیلی جنس اینڈ سیکیورٹی ایجنسی (این آئی ایس اے) کے صدر عبداللہی محمد علی سے صومالی ایوان صدر میں ملاقات کی۔ ملاقات میں جہاں سیکورٹی اور انٹیلی جنس کے شعبوں میں الشباب دہشت گرد تنظیم سے نمٹنے کی کوششوں پر تبادلہ خیال کیا گیا وہیں علاقائی استحکام کو بہتر بنانے اور ترکی اور صومالیہ کے درمیان اسٹریٹجک تعاون کو مضبوط بنانے کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔

آئی سی سی ٹی 20 رینکنگ میں بابر اعظم کی ایک درجہ ترقی

لاہور، یکم مئی (یو این آئی) نیوزی لینڈ کے خلاف حال ہی میں ٹی ٹوئنٹی سیریز کے بعد آئی سی سی ٹی 20 رینکنگ میں قومی ٹیم کے کپتان بابر اعظم کی ایک درجہ ترقی ہوگئی اور وہ ٹاپ 4 میں شامل ہوگئے۔ نیوزی لینڈ کے خلاف سیریز 2-2 سے برابر رہی تھی، پانچ میچز کی ٹی ٹوئنٹی سیریز میں بابر اعظم نے نصف سنچری اسکور کی تھی اور انہوں نے 4 میچز میں مجموعی طور پر 125 رنز اسکور کیے تھے۔ حال ہی میں جاری ہونے والی ٹی ٹوئنٹی رینکنگ میں بابر اعظم ایک درجہ ترقی کرکے چوتھے نمبر پر آگئے ہیں، ان کی رینکنگ 10 پوائنٹس بڑھ کر 763 ہوگئی ہے، اب وہ ہندوستانی کھلاڑی سوریہ کمار سے صرف 98 رینکنگ پوائنٹ پیچھے ہیں۔ فخر زمان کی درجے میں بھی ترقی ہوئی ہے اور وہ 10 درجے ترقی کر کے 62 ویں نمبر پر پہنچ گئے۔ نیوزی لینڈ کے ٹم سیفرٹ 144.06 کے اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ سیریز میں 85 رنز بنانے کے بعد ٹی ٹوئنٹی رینکنگ میں ساتویں نمبر پر آگئے ہیں۔ سیریز میں 4 میچز میں 8 وکٹیں حاصل کرنے والے شاہین آفریدی تین درجے ترقی کے بعد 14 ویں نمبر پر ہیں۔ نیوزی لینڈ کے مائیکل بریسویل 13 درجے ترقی کرکے 55 ویں نمبر پر آگئے اور بین سیئرز 29 درجے ترقی کرکے 60 ویں نمبر پر آگئے۔ پاکستان کے عماد وسیم ٹی ٹوئنٹی آل راؤنڈر رینکنگ 10 درجے ترقی کرکے 22 ویں نمبر پر آگئے۔

فلسطین کی حمایت میں مظاہروں کے خلاف امریکی پولیس کا رویہ ناقابلِ قبول: عمر چیلک

انقرہ، یکم مئی (یو این آئی) جسٹس اینڈ ڈویلپمنٹ پارٹی (آق پارٹی) کے ترجمان عمر چیلک نے فلسطین کی حمایت میں مظاہروں کے دوران امریکی پولیس کی طرف سے کیے گئے تشدد پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ چیلک نے کل پارٹی ہیڈ کوارٹر میں اے کے پارٹی کے سینٹرل ایگزیکٹو بورڈ (ام وائی کے) کے اجلاس کے بعد ایک پریس بیان جاری کیا ہے۔ عمر چیلک نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ دنیا کے تمام اہم شہروں میں بہت ہی شریف اور باوقار لوگوں نے واضح طور پر اپنے ردعمل کا اظہار کیا ہے اور یہ کہ لوگ فلسطینی کاز کے لیے اس طرح سے کھڑے ہیں جو دنیا کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ مظاہروں کے نتیجے میں سامنے آنے والے کچھ اقدامات میں جو کچھ نظر آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ردعمل کا مقصد یقینی طور پر غزہ کے مسئلے پر انسانی موقف کو دبانا اور انسانیت اور ضمیر کی آواز پر ردعمل ظاہر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہاں، غزہ کے حق میں لوگوں کا ردعمل اور درست موقف دنیا کے جمہوری اور مغربی مفادات کے خلاف ہے۔ عمر چیلک نے ایک فیکلٹی ممبر کی تصویر دکھائی جس کو زمین پر گھسیٹا گیا اور امریکہ میں گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے فیکلٹی ممبران کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو کسی صورت بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان ممبران کے طلباء غزہ پر ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں اور وہ اپنے طلباء کی حفاظت کر رہے ہیں، جبکہ انتظامیہ ان کے خلاف اخراج کی ایک منظم پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ میرے خیال میں یہ تصاویر پس پردہ جھکڑیوں کی علامت ہیں۔ ضمیر، اور نسل کشی کی مخالفت پر کی علامت ہیں۔ چیلک نے کہا کہ نتن یاہو کی نسل کشی کی ذہنیت نسل کشی کی پالیسی ہے جس سے اس وقت انسانیت کو خطرہ ہے۔ اس لیے ہم تہذیب، ضمیر اور انسانی وقار کے حق میں اپنا موقف برقرار رکھتے ہوئے غزہ کی حفاظت جاری رکھیں گے۔ دریں اثنا، عمر چیلک نے کہا کہ غزہ پر ٹی آرٹی اور انادولو ایجنسی کی کوششوں نے ترکیہ کی آواز کو دنیا تک پہنچانے اور اس کی خبروں کو درست طریقے سے بیان کر کے بہت اہم اثرات مرتب کیے ہیں۔

فرانس، وینزویلا اور امریکہ میں فلسطین کے حق میں طلباء کے مظاہرے

پیرس، یکم مئی (یو این آئی) پینتھیون سوربون یونیورسٹی کے طلباء نے غزہ میں اسرائیلی حملوں اور نسل کشی بند کرنے'' کا مطالبہ کرتے ہوئے اپنے کیمپس میں احتجاج شروع کر دیا ہے۔ فرانس کے دارالحکومت پیرس کے 13 مختلف علاقوں میں واقع 'ٹولبیاک' کے نام سے مشہور پیرس 1 پینتھیون سوربون یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء، غزہ میں اسرائیل کے حملوں پر ردعمل ظاہر کرنے کے لیے کیمپس میں جمع ہوئے ہیں۔ طلباء کا کہنا تھا کہ ''ہم یہاں فلسطین اور ہلاک ہونے والوں کی یاد میں یہاں جمع ہوئے ہیں چاہے اس سے فرانسیسی صدر ایمانوئل میکرون اس سے اتفاق نہ کریں۔ انہوں نے کیمپس میں نعرے لگائے اور کیمپس میں فلسطینی پرچم بلند کیے۔ وینزویلا میں یونیورسٹی کے طلباء جمع ہوئے اور غزہ پر اسرائیل کے حملوں پر ردعمل ظاہر کرنے کے لیے مارچ کا اہتمام کیا۔ سینکڑوں طلباء نے فلسطینی اور وینزویلا کے پرچم اٹھائے دارالحکومت کراکس کی سب سے بڑی سڑک پر مارچ کیا۔ غزہ میں اسرائیل کے جاری حملوں پر احتجاج کرنے والے طلباء گروپوں نے فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا، نیویارک پولیس ڈپارٹمنٹ کے خصوصی یونٹوں نے جو نیویارک، امریکہ میں کولمبیا یونیورسٹی کے کیمپس میں گئے، نے فلسطینی حامی طلباء کو حراست میں لے لیا جنہوں نے تاریخی ہیملٹن ہال میں اپنا احتجاج جاری رکھا ہوا ہے۔ غزہ سولیڈیریٹی کیمپ جو کچھ عرصہ قبل کولمبیا یونیورسٹی کے مارننگ سائیڈ ہائٹس کیمپس میں طلباء نے قائم کیا تھا، پولیس ٹیموں کی مداخلت سے منتشر کر دیا گیا ہے۔ پولیس بڑے ٹرکوں اور خصوصی طور پر تیار کیے گئے ریمپ کی مدد سے ہیملٹن ہال کی عمارت میں گئی، جہاں احتجاج کرنے والے طلباء حال ہی میں داخل ہوئے تھے، اور عمارت کے ایمسٹرڈیم اسٹریٹ پر جمع ہونے والے عوام کی طرف سے احتجاج کیا گیا۔ پولیس کھڑکی سے ہیملٹن ہال کی عمارت میں داخل ہوئی اور اندر کی رکاوٹوں کو توڑ کر سخت مداخلت کی، درجنوں طلبہ کو کیمپس سے باہر نکال کر حراست میں لے لیا۔ نیویارک پولیس نے کیمپس ایریا سے غزہ سولیڈیریٹی کیمپ کے خیموں کو بھی ہٹا دیا۔ فلوریڈا کے شہر ٹمپا میں واقع یونیورسٹی آف ساؤتھ فلوریڈا میں پولیس نے فلسطینی حامی طلباء کے خلاف آنسو گیس کی شیلنگ کی اور 10 مظاہرین کو حراست میں لے لی

24 گھنٹے میں امیٹھی-رائے بریلی کے امیدواروں کا اعلان: کانگریس

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) امیٹھی-رائے بریلی لوک سبھا سیٹیں: کانگریس کے کارکن اور حامی نہرو-گاندھی خاندان کی روایتی سیٹیں امیٹھی اور رائے بریلی کو لے کر پریشان ہیں۔ تاہم، کانگریس پارٹی اب دونوں لوک سبھا سیٹوں پر سسپنس کو جلد ہی ختم کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ کانگریس پارٹی کے لیڈر جے رام رمیش نے کہا کہ پارٹی کی مرکزی الیکشن کمیٹی نے فیصلہ لینے کا اختیار کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کو دیا ہے۔ جے رام رمیش نے کہا کہ امیٹھی اور رائے بریلی میں سیٹوں کو لے کر چھایا ہوا سسپنس اگلے 24 گھنٹوں میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ نہ کوئی ڈر رہا ہے اور نہ ہی کوئی بھاگ رہا ہے۔ کانگریس نے منگل کو ایک نئی فہرست جاری کی تھی۔ اس میں امیٹھی اور رائے بریلی لوک سبھا سیٹوں کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان نہ کرنے سے سسپنس برقرار ہے۔

راہل گاندھی 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں امیٹھی لوک سبھا سیٹ سے بی جے پی امیدوار اسمرتی ایرانی سے ہار گئے تھے۔ اگر راہل گاندھی دوسری بار امیٹھی سے ہارتے ہیں تو یہ ان کے لیے اور بھی برا ہوگا۔ ساتھ ہی بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما کہہ رہے ہیں کہ راہل گاندھی نے امیٹھی سے وائناڈ سے پرچہ نامزدگی داخل کر کے پہلے ہی شکست قبول کر لی ہے۔ اس کے علاوہ ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر راہل گاندھی وائناڈ اور امیٹھی دونوں میں جیت جاتے ہیں تو انہیں ایک سیٹ چھوڑنی پڑے گی۔ ایک سیٹ نے انہیں پہلی بار 2004 میں لوک سبھا میں داخلہ دیا اور دوسری نے انہیں 2019 میں ایم پی بنایا۔

اگر پرینکا گاندھی واڈرا الیکشن لڑتی ہیں تو وہ کانگریس سے انتخابی سیاست میں آنے والی نہرو-گاندھی خاندان کی آٹھویں رکن ہوں گی۔ اس بار اگر پرینکا گاندھی الیکشن لڑتی ہیں تو گاندھی خاندان کے تینوں افراد راہول، پرینکا اور سونیا گاندھی پارلیمنٹ میں ہوں گے۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی صدر سونیا گاندھی حال ہی میں راجیہ سبھا کی رکن بنی ہیں۔ اگر پرینکا گاندھی امیٹھی سے الیکشن لڑتی ہیں، تو اسے کانگریس کی جانب سے ایک خاتون لیڈر کو دوسری (ایرانی) کے خلاف کھڑا کرنے کے لیے ایک اسٹریٹجک اقدام کے طور پر دیکھا جائے گا۔ انہوں نے دونوں لوک سبھا سیٹوں پر انتخابی مہم چلائی ہے۔ انہیں دونوں لوک سبھا سیٹوں میں سے کسی ایک سے بھی الیکشن لڑنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔

امیٹھی پارلیمانی حلقہ 1967 میں بنایا گیا تھا اور 2019 کے لوک سبھا انتخابات تک کانگریس کا گڑھ تھا۔ اب تک اس سیٹ پر صرف دو کانگریس پارٹیوں کی حکومت تھی۔ وہ بھی صرف چار سال کے لیے۔ سب سے اولین 1977 میں ایمرجنسی کے بعد تھا، جب جنتا پارٹی کا ایک امیدوار جیت گیا اور 1980 تک لوک سبھا میں اس کا نمائندہ رہا۔ سنجے گاندھی 1980 میں امیٹھی سے جیتے تھے، لیکن ایک سال بعد ہوائی جہاز کے حادثے میں ان کی موت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے 1981 میں ضمنی انتخابات کرانا پڑے۔ ان کے بھائی راجیو گاندھی نے الیکشن جیتا اور اس حلقے کی نمائندگی کی۔ انہوں نے 1984 میں یہ نشست سنبھالی تھی اور انہیں ان کی بھابھی مینکا گاندھی نے چیلنج کیا تھا، جو آزاد امیدوار کے طور پر الیکشن لڑ رہی تھیں۔

راجیو گاندھی نے 1989 میں مہاتما گاندھی کے پوتے جنتا دل کے راج موہن گاندھی کے خلاف امیٹھی میں دوبارہ کامیابی حاصل کی۔ راجیو گاندھی نے 1991 میں انتخابات میں کامیابی حاصل کی لیکن امیٹھی میں ووٹ ڈالنے کے چند دن بعد انہیں قتل کر دیا گیا۔ تاہم ووٹوں کی گنتی کے بعد انہیں فاتح قرار دیا گیا تاہم ضمنی انتخاب ہونا پڑا۔ کانگریس کے ستیش شرما نے 1991 میں اس حلقے کی نمائندگی کی اور 1998 تک اس سیٹ پر فائز رہے۔ 1998 میں راجکمار سنجے سنگھ نے امیٹھی سے بی جے پی کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی۔

جب سونیا گاندھی نے 1999 میں امیٹھی سے الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا تو سنگھ کو ایک بار پھر گاندھی سے زبردست انتخابی شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ سونیا گاندھی 3,00,000 سے زیادہ ووٹوں سے 48 فیصد کے فرق سے جیت گئیں۔ راہول گاندھی نے 2004 کے لوک سبھا انتخابات میں اپنی سیاسی انٹری کے لیے امیٹھی کا انتخاب کیا اور سونیا گاندھی رائے بریلی سیٹ پر گئیں۔ راہل گاندھی نے اپنا پہلا لوک سبھا الیکشن جیتا اور 2009 میں دوبارہ جیتا۔ اس کے بعد راہل گاندھی نے 2014 میں بھی فتوحات کی ہیٹ ٹرک کی۔

1952 میں، فیروز گاندھی نے پہلی بار رائے بریلی سے الیکشن لڑا۔ اندرا گاندھی نے اس بات کو یقینی بنایا کہ خاندانی میراث 1967 سے 1977 تک جاری رہے۔ 1980 میں اندرا گاندھی نے رائے بریلی اور میدک جیتا۔ لیکن انہوں نے میدک سیٹ کا انتخاب کیا اور رائے بریلی سے استعفیٰ دے دیا۔ سونیا گاندھی جب رائے بریلی آئیں تو انہیں اندرا گاندھی کی پسندیدہ بہو کے طور پر دیکھا گیا۔ پانچ بار رکن اسمبلی رہنے کے بعد جب سونیا گاندھی نے رائے بریلی چھوڑنے کا فیصلہ کیا تو انہوں نے ووٹروں کے نام ایک کھلا خط لکھا۔ اس میں انہوں نے لکھا کہ صحت اور بڑھتی عمر کی وجہ سے میں اگلا لوک سبھا الیکشن نہیں لڑوں گی۔ اس فیصلے کے بعد شاید مجھے براہ راست آپ کی خدمت کا موقع نہ ملے لیکن میرا دل و جان ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔

خدمت خلق بہترین عبادت ہے: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفے تقسیم

لکھنؤ 1 مئی (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی سرپرست ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مشن کے کیمپ آفس تال کٹورا میں غریب، بیوہ، معذور، ضرورت مندوں کو ہر مہینے کی طرح وظیفا تقسیم کیا گئی۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنو نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے۔ جو انسان بندگان خدا کی خدمت کرتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کی مہم قابل تعریف ہے۔ موجودہ حالات میں عوام الناس مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان حالات میں غریب اور نادار افراد تک کھانے پینے کی اشیا پہنچانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ ہم بھی مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے قوم کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت ہے اور ہماری اپیل بھی۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آکر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے راجدھانی کے مختلف علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پوری کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر افتاب ہاشمی صاحب، نبی احمد صاحب، سید احمد ندیم جنرل سکریٹری، ایڈووکیٹ راشد معراج لیگل ایڈوائزر، نجیب احمد، ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

شیش محل ویلفیئر سوسائٹی کی ماہانہ میٹنگ

لکھنؤ شیش محل ویلفیئر سوسائٹی کی ماہانہ میٹنگ سوسائٹی کے دفتر میں ڈاکٹر سید انور حسین رضوی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس ملاقات میں کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انور حسین رضوی نے بچوں کی تعلیم پر زور دینے کی بات کی۔ اس کے ساتھ ہی علاقے میں چل رہے بچوں کے مدرسے میں مولانا نے ہر ماہ بچوں کا ٹیسٹ لینے اور ان کی حوصلہ افزائی پر دو بچوں کو انعام دینے کی رضامندی دی۔ میٹنگ میں ضرورت مندوں کی مدد کے لیے سوسائٹی کی کوششوں پر زور دیا گیا اور زیادہ سے زیادہ لوگوں سے سوسائٹی میں شامل ہونے کی اپیل کی گئی۔ میٹنگ کے بعد سوسائٹی کے جنرل سکریٹری محمد شبیر نے سوسائٹی کے زیر انتظام مدرسہ میں زیر تعلیم لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کی تفصیلات پیش کیں۔ میٹنگ میں مولانا ناظم، اکبر حسین، انجم، اچن میاں، رضا امام سمیت کئی عہدیدار موجود تھے۔

آئین کو بچانے کیلئے اپنی قیادت تشکیل کریں: سمیع انجینئر

آل انڈیا یونائٹڈ مسلم مورچہ کے ریاستی صدر کی مسلم سماج سے اپنی قیادت کو ترجیح دینے کی اپیل

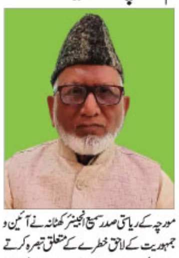

مورچہ کے ریاستی صدر سمیع انجینئر کھٹانہ نے آئین و جمہوریت کے لاحق خطرے کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ

لکھنؤ یکم مئی (پریس ریلیز): پارلیمانی انتخاب میں مختلف سیاسی پارٹیاں خصوصی طور سے انڈیا اتحاد جمہوریت و آئین کی پاسداری کے لئے میدان میں نہیں ہیں، بلکہ وہ اپنے نجی مفاد کے لئے لوگوں خصوصی طور سے مسلمانوں کو گمراہ کر رہیں ہے، جبکہ مجلس اتحاد المسلمین جمہوریت کو لاحق خطرے سے بچانے کے لئے مسلسل جدو جہد کر رہی ہے۔ یہ پارلیمانی انتخاب مسلم سماج کے لئے ایک امتحان سے کم نہیں ہے، اگر اس نے ذرا سی بھی سیاسی بیداری سے کام نہ لیا تو اس کو مزید خسارہ کا سامنا کرنا پڑے گا، اس لئے مسلم سماج اپنی حصہ داری و آئین و جمہوریت کو لاحق خطرے سے بچانے اور اپنی حصہ داری کے لئے اپنی قیادت کو تسلیم کرے۔ آل انڈیا یونائٹڈ مسلم مورچہ کے ریاستی صدر سمیع انجینئر کھٹانہ نے آئین و جمہوریت کے لاحق خطرے کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے مذکورہ تاثرات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس پارلیمانی انتخاب میں ایک جانب انڈیا اتحاد تو دوسری جانب بی ایس پی بڑے بڑے دعوے کر رہی ہے مگر ملک کی سب سے بڑے اقلیتی طبقے مسلمانوں کے حقوق و حصہ داری کی کوئی بات نہیں کر رہا رہا۔ سبھی پارٹیاں ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے گمراہ کرنے کا کام کر رہی ہیں۔ کانگریس وہ پارٹی ہے جس نے مسلمانوں کو اپنے دورے اقتدار میں دلتوں سے زیادہ پسماندہ بنایا اور میرٹھ، ملیانہ، بھاگل پور و نیلی آسام تک کا ایسا درد دیا جس کو کبھی بھلایا نہیں جا سکتا، جبکہ سماجوادی پارٹی نے مسلمانوں کے صد فیصد ووٹ حاصل کر کے اقتدار میں آئی اور ملازمت میں سات فیصدی یادو کو صد فیصد ملازمت پر فائز کیا اور تحفہ میں فسادات دیا۔ جب تک مسلم سماج اقتدار میں حصہ دار نہیں ہوگا، اس کی پریشانی کم ہونے والی نہیں ہیں۔ سماجوادی پارٹی، کانگریس و بی ایس پی کو ووٹ دینے سے حصہ داری ملنے والی نہیں ہے، بلکہ جب تک اپنی قیادت کی حمایت کر اسمبلی و پارلیمنٹ نہیں بھیجیں گے اس وقت تک حصہ داری ملنے والی نہیں ہے۔ اس پارلیمانی انتخاب میں ان کے سامنے لوک سبھا انتخابات میں آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی کی شمولیت کے بعد تشکیل پانے والے پسماندہ دلت اور مسلم پی ڈی ایم اتحاد ہی ایک متبادل ہے۔ جہاں پی ڈی ایم کے امیدوار ہیں وہاں انہیں ووٹ دے کر کچھ حد تک اپنی حصہ داری کی راہ ہموار بنائیں۔ جب تک مسلم اور پسماندہ دلت سماج اپنی قیادت کو ترجیح نہیں دے گا، اس وقت تک اس کو حصہ داری ملنے والی نہیں ہے۔

انتخابی جنگ: قنوج پارلیمانی سیٹ پر گزشتہ دو انتخابات کی طرح اس بار بھی زوردار ٹکر کے آثار

قنوج: یکم مئی (پی این ایس) لوک سبھا انتخابات کے چوتھے مرحلے میں قنوج پارلیمانی سیٹ پر دلچسپ مقابلہ ہونے کے آثار ہیں۔ پچھلے دو انتخابات میں ایس پی اور بی جے پی کے درمیان سخت مقابلہ ہوا تھا۔ دونوں کو ایک ایک بار کامیابی ملی۔ اس بار بھی سخت مقابلے کے امکانات ہیں۔ قنوج پارلیمانی سیٹ، جو 1967 سے وجود میں آئی تھی، غیر بی جے پی اور غیر کانگریس پارٹیوں کا غلبہ ہے۔ یہاں سے قنوج نے ابتدائی مرحلے میں 1971 اور 1984 میں دو بار کامیابی حاصل کی ہے۔ بی جے پی 1996 اور 2019 میں بھی دو بار کامیاب ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ 11 مرتبہ سماجوادی پارٹی نے یہاں سے اپنا جھنڈا لہرایا ہے۔ 1996 میں بی جے پی سے یہ سیٹ چھیننے والی ایس پی نے 1998 سے 2014 کے درمیان لگاتار سات انتخابات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کا مقابلہ بی ایس پی اور بی جے پی سے رہا ہے۔ تاہم، اسے گزشتہ دو انتخابات میں بی جے پی سے سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ 2014 کے انتخابات میں بی جے پی نے پہلی بار ایس پی سے سخت مقابلہ کیا تھا۔ تب موجودہ ایم پی ڈمپل یادو بمشکل اپنی سیٹ بچا سکیں۔ اس کے بعد 2019 کے انتخابات میں بی جے پی کے سبرت پاٹھک نے ڈمپل یادو سے یہ سیٹ بہت سخت مقابلے میں چھین لی تھی۔ سال 2014 میں بی ایس پی میدان میں تیسرے نمبر پر تھی۔ سال 2019 میں وہ ایس پی کے ساتھ اتحاد کی وجہ سے میدان سے باہر ہو گئی تھیں۔ اس بار بی ایس پی پھر سے ٹکر دے رہی ہے۔

بیگم شہناز سدرت کو "راشٹریہ پرتبھا سمان" ایوارڈ ملنے پر تہنیتی شعری نشست

لکھنؤ۔ پریس ریلیز۔ خیر آباد فاؤنڈیشن کے تحت مدرسہ حیات العلوم فرنگی محل چوک میں تین مورتی بھون میں بیگم شہناز سدرت کو راشٹریہ پرتبھا سمان ایوارڈ ملنے پر تہنیتی شعری نشست کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام دو نشستوں میں ہوا۔ پہلی نشست کی نظامت معروف شاعر ضیاء علوی نے کی۔ اس نشست میں محترمہ انور جہاں نے بیگم شہناز سدرت کی خدمات پر بلیغ مقالہ پیش کیا۔ اس کے علاوہ خیر آباد فاؤنڈیشن کی جانب سے بیگم شہناز سدرت کو اور بزم خواتین کی جانب سے معروف شاعر طارق قمر، ڈاکٹر سنجے مشرا شوق، صحافی معین علوی اور ڈاکٹر ماہ طلعت کو اعزاز سے نوازا گیا جبکہ دیگر مہمانوں کو گلدستہ پیش کر کے ان کی عزت افزائی کی گئی۔ اس کے بعد تہنیتی شعری نشست کا آغاز ہوا جس کی نظامت عاصم کاکوری نے کی جس میں مقامی و بیرونی شعراء و شاعرات نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں:

زخمی ہوا بدن تو ہوا دی گئی مجھے
ساکت ہوا تو آگ لگا دی گئی مجھے
ڈاکٹر سنجے مشرا شوق

اپنی ہاتھوں کی لکیروں سے الجھتا ہوا میں
اور پھر میرے مقدر سے نکلتے ہوئے تم
ڈاکٹر طارق قمر

مفلسی اور فقیری میں نمایاں ہے یہ فرق
خاک میں ملتے ہیں خاک اڑانے والے
فاطمہ حسینی نجفی

کسی سے کہتا تو سب مل کے قتل کر دیتے
سو چپ تھا راز درو منکشف تھا کیا کرتا
تاج رضوی

نقش فریادی کہاں ہے اس بت دلگیر کا
وہ مصور خود بنا ہے آئینہ تصویر کا
سید ضیا علوی

سکو کی نیند اگر تم چاہو تو دوا ہرگز نہ لینا
پڑوسی ہو اگر بھوکا تو اسے کھانا کھلا دینا
عاصم کاکوروی

دودھ سے مکھن الگ کرتے ہوئے
ٹوٹ جاتی ہے متھانی ایک دن
وویک مشرا اس

ہے ریگزارِ تمنا سراب کی صورت □ کہ جس کو دیکھنے ساری خدائی جاتی ہے

بزمِ ذوقِ ادب لکھنئو کے زیر اہتمام نشست و طرحی مشاعرہ منعقد

لکھنؤ۔ محمد انصار علی کی رہائشگاہ واقع میدان ایل ایچ خاں، لکھنؤ میں بزمِ ذوقِ سخن کی 34 ویں نشست و طرحی مشاعرہ رضا صفیپوری کے دیے مصرعے "طرح طرح سے وفا آزمائی جاتی ہے" پر جناب ضیا تقوی صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس کی نظامت کے فرائض جناب حسن عابد صاحب نے ادا فرمائے۔ حسن عابد نے کہا کہ بزم کئی برس سے طرحی، غیر طرحی نشستیں کرتی رہی ہے۔ یہ نشست بھی اسی سلسلے کا حصہ ہے۔

مشاعرے میں شامل جن شعرا نے طرحی کلام پڑھا ان کا ایک ایک شعر سامعین کے حضور پیش کیا جا رہا ہے۔

ہے ریگزار تمنا سراب کی صورت
کہ جس کو دیکھنے ساری خدائی جاتی ہے۔
ضیا تقوی

ہم حق پرست ہیں اس واسطے زمانے میں
ہماری بات ہوا میں اڑائی جاتی ہے۔
رضا صفیپوری

وہ دیکھو ڈولی میں دلہن بٹھائی جاتی ہے
کسی کے عشق کی بستی جلائی جاتی ہے
سرور دبیری

اسی کی کرتے ہیں تقلید ہم سبھی عاشق
وہ جس کو عشق میں سولی چڑھائی جاتی ہے۔
فرمان لکھنوی

جہاں پہ آج سیاست سکھائی جاتی ہے
وہاں پہ آگ بھی گھی سے بجھائی جاتی ہے۔
عارف اکبرآبادی

ہم ایسے دور میں آ پہنچے ہیں جہاں عابد
ذلیل لوگو کی عزت کرائی جاتی ہے
حسن عابد

جہاں پہ اہلِ ولایت کی بستیاں ہوں گی
بساط ظلم وہیں پر بچھائی جاتی ہے
مولانا معجز

جو بات مان لیں سب کی تو ہم بھٹک جائیں
نہ ماننے میں مری پیشوائی جاتی ہے
معجز شہیدی

اسے زمانے میں سنتا ہے سیکڑوں منہ سے
جو بات کان میں اکثر بتائی جاتی ہے
حسنین رضوی

شکستگی کا منانا ہے جشن جھوٹوں کو
زبان کاٹ کے سچوں کی لائی جاتی ہے
رضا نقوی

مرے خدا کوئی امداد آسمانوں سے
مرے پڑوس کی دیوار ڈھائی جاتی ہے
معجز عباس

یہ خبر بزم کے سکریٹری حسن عابد صاحب نے دی ہے۔ اگلی نشست کا اعلان جلد ہی کیا جائے گا۔

'دور سے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ مرکھوا بیل ہے قریب آکر سمجھتے ہیں کہ ہم دودھ دینے والی گائے ہیں': راج بھر

مئو: یکم مئی (پی این ایس) سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (سبھاسپا) لوک سبھا انتخابات 2024 کے لئے اتر پردیش میں بی جے پی کے اتحادی کے طور پر مقابلہ کر رہی ہے اور این ڈی اے نے یوپی کی 80 سیٹوں میں سے سبھا ایس پی کو صرف ایک سیٹ دی ہے۔ این ڈی اے نے سبھا ایس پی کو گھوسی لوک سبھا سیٹ سے ٹکٹ دیا ہے جسے مختار انصاری کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ ایسے میں سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی کے سپریمو اوم پرکاش راج بھر انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ وہ انتخابات میں اپنی پارٹی اور این ڈی اے کے امیدواروں کے لیے بڑے پیمانے پر مہم چلا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں مئو میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے خود کو دودھ دینے والی گائے بتایا۔ وزیر او پی راج بھر نے یہ بیان مئو شہر کے ایک جلسے میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا، "دور سے لوگ مجھے مرکھو بیل سمجھتے ہیں، جب تک کوئی میرے قریب نہیں آتا، جب کوئی قریب آتا ہے تو میں اسے دودھ دینے والی گائے کی طرح نظر آنے لگتا ہوں۔" وزیر اوم پرکاش راج بھر نے اسٹیج سے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ بیان دیا۔ او پی راج بھر نے خود کو اسٹیج سے دودھ دینے والی گائے بتایا ہے۔ اسٹیج سے ان کا کہنا یہ تھا کہ جب تک لوگ انہیں قریب سے نہیں ملتے، وہ انہیں بیل سمجھتے ہیں، لیکن جب وہ ان سامنے اور قریب سے ملتے ہیں، تو وہ انہیں دودھ دینے والی گائے نظر آنے لگتے ہیں۔ اوم پرکاش راج بھر مئو میں مسلم ووٹروں سے خطاب کر رہے تھے جہاں انہوں نے کہا کہ 'جو درد آپ کا ہے وہ ہمارا بھی درد ہے۔ ہم بی جے پی کے پھولوں پر الیکشن نہیں لڑ رہے ہیں، ہم چھڑی پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے کہا ہے کہ سیاسی طاقت اصل طاقت کی چابی ہے۔ ہم کمل جے پھول پر نہیں لڑ رہے ہیں ہم چھڑی پر لڑ رہے ہیں۔

صحافیوں کی پنشن اور رہائش کا مسئلہ حل کیا جائے گا: اونیش اوستھی

کم تنخواہ پر 24 گھنٹے کام کرنے والے صحافی قابل ستائش ہیں: پون سنگھ چوہان

لکھنؤ 1 مئی۔ راجدھانی لکھنؤ میں یوم مزدور کے موقع پر یوپی پریس کلب میں یوپی ورکنگ جرنلسٹس یونین کے زیر اہتمام ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر صحافیوں کے لیے پنشن اسکیم، صحافی تحفظ قانون، پی جی آئی میں کام کرنے والے تمام صحافیوں کے لیے طبی سہولیات اور ڈیسک ورکرز کے لیے پریس کو تسلیم کرنے کے مطالبات کیے گئے۔ یونین نے ان 14 نکاتی مطالبات کا میمورنڈم وزیر اعلیٰ کے نام وزیر اعلیٰ کے مشیر اور پروگرام کے مہمان خصوصی اونیش اوستھی کو سونپا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ کے مشیر اونیش اوستھی نے یوم مئی پر سب کو تہہ دل سے مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ رہائش اور پنشن کا مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے 122 صحافیوں کے اہل خانہ کو امداد فراہم کی تھی جو کووڈ کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ انہوں نے صحافیوں کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ لوک سبھا انتخابات ہو رہے ہیں اس لیے میں زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن صحافیوں کی پنشن اور رہائش کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو مزدور ہو، جہاں بھی کام کر رہا ہو، اس کی عزت ہونی چاہیے۔ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب پورا ہوگا۔ اونیش اوستھی نے بھی اسٹیج پر موجود تمام لوگوں سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کی۔ اس موقع پر قانون ساز کونسل کے رکن پون سنگھ چوہان نے تمام صحافیوں کو یوم مزدور کی مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ صحافیوں کا اتنی کم تنخواہ پر 24 گھنٹے کام کرنا بڑی بات ہے۔ رات ہو یا دن، بارش ہو، سردی ہو یا گرمی، یہ مسلسل کام کرتے ہیں۔ مزدور کے کام کا وقت مقرر ہے لیکن صحافی کے کام کے اوقات مقرر نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ حکومت کے ساتھ صحافیوں کے مفادات کی بھرپور وکالت کریں گے۔ پروگرام میں یوپی پریس کلب کے صدر رویندر کمار سنگھ نے کہا کہ صحافی اور صحافت دونوں ہی تبدیلی کے دور سے گزر رہے ہیں۔ حکومت صحافیوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے اقدامات کرے۔ اخبارات کے مالکان اب صحافیوں کو کنٹریکٹ پر ملازمت دیتے ہیں۔ اس لیے ملازمت سے محرومی کا خطرہ ہمیشہ رہتا ہے۔ اس موقع پر اتر پردیش شرم جیوی ورکنگ جرنلسٹس یونین کے ریاستی صدر حسیب صدیقی نے کہا کہ صحافیوں کے لیے کام کا ماحول بغیر کسی دباؤ کے برقرار رکھا جانا چاہیے۔ صحافیوں کو ہراساں کرنے کے معاملے کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے حکومت اس کے حل کے لیے انتظامات کرے۔ وزیر اعلیٰ کے مشیر اونیش اوستھی کے ذریعہ وزیر اعلیٰ کو لکھے گئے میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مدھیہ پردیش، اتراکھنڈ، راجستھان، کیرالہ سمیت ایک درجن سے زیادہ ریاستوں میں صحافیوں کو پنشن اسکیم کا فائدہ دیا جا رہا ہے۔ یوپی حکومت کو صحافیوں کے لیے بھی جلد پنشن اسکیم کا اعلان کرنا چاہیے۔ میمورنڈم میں مدھیہ پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان کے سابقہ دور حکومت کا ذکر ہے جس میں صحافیوں کو 20,000 روپے ماہانہ پنشن دینے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ میمورنڈم میں خبروں پر مبنی یوٹیوب چینل کے لیے اصول بنانے اور انہیں پریس کی پہچان دینے، ٹرین کے کرایہ میں 50 فیصد رعایت بحال کرنے اور پریس کونسل کی جگہ میڈیا کونسل بنانے کی مرکزی حکومت سے سفارش کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔ میمورنڈم میں مرنے والے صحافیوں کے اہل خانہ کی مالی امداد کے لیے مستقل انتظامات کرنے اور ریاستی ہیڈکوارٹرس پر تسلیم شدہ صحافیوں کی پریس گاڑیوں کے ساتھ ساتھ شاہراہوں پر ریاستی اور ضلعی سطح کے نامہ نگاروں کو ٹول ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعلیٰ کو بھیجے گئے میمورنڈم میں چھوٹے اور درمیانے اخبارات کے لیے سرکاری اشتہارات کا ایک مقررہ کوٹہ مقرر کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

یونیورسٹی میں طلباء اور اساتذہ کے لیے "چوز اینڈ ڈونٹ چوز" عنوان پر لیکچر

بدھ، 1 مئی 2024 کو لکھنؤ کی ایرا یونیورسٹی میں طلباء اور اساتذہ کے لیے "چوز اینڈ ڈونٹ چوز" کے عنوان پر ایک گیسٹ لیکچر کا انعقاد کیا گیا جس کا انعقاد محکمہ لبرل ایجوکیشن اور ڈیپارٹمنٹ آف ہیپی نیس کے اشتراک سے کیا گیا۔ انسٹی ٹیوٹ آف کیریئر اسٹڈیز کی بانی ڈائریکٹر ڈاکٹر امریتا داس مہمان مقرر تھیں۔ پروگرام کا آغاز ہیپی نیس ڈیپارٹمنٹ کی سربراہ پروفیسر جیتا گھوش کے خطبہ استقبالیہ سے ہوا، جس کے بعد لبرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی سربراہ ڈاکٹر شیبا رضوی نے لبرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے موضوع پر گفتگو کی۔ عزت مآب وائس چانسلر پروفیسر عباس علی مہدی سر نے بھی سامعین کے ساتھ حکمت کے الفاظ شیئر کیے اور اعلیٰ تعلیم میں انقلاب برپا کرنے کے لیے لبرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی کوششوں کو سراہا۔ ڈاکٹر امریتا داس نے اپنے لیکچر کا آغاز اتر پردیش کی پہلی یونیورسٹی ہونے پر AERA کی تعریف کرتے ہوئے کیا جس نے لبرل تعلیم کے ساتھ ساتھ خوشی کا شعبہ شروع کیا۔ اپنے قیمتی لیکچرز میں وہ طلباء کو زندگی کے ہر مرحلے میں متوازن اور خوش رہنے کے لیے صحیح انتخاب کرنے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران طلباء سے موضوع کی بہتر تفہیم کے لیے بات چیت کی۔ ہیپی نیس ڈیپارٹمنٹ کی ٹیم ڈاکٹر شازیہ فاطمہ، محترمہ سیدہ صالحہ جعفری، محترمہ انجیلا کاظمی اور محترمہ عبیر محمد شاہد نے طالب علموں کو ٹیم اسپرٹ کو فروغ دینے کی سرگرمی میں شامل کیا۔ پروگرام کی میزبانی محترمہ عبیر محمد شاہد نے کی۔ پروگرام میں ڈاکٹر انو چندرا، رجسٹرار، ایرا یونیورسٹی، ڈاکٹر غزالہ زیدی، اسسٹنٹ رجسٹرار، مختلف فیکلٹیز کے ڈینز اور سربراہان، فیکلٹی ممبران اور طلباء نے شرکت کی۔ پروگرام کا اختتام لبرل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی فیکلٹی ممبر محترمہ ہرشیکا ورما کے شکریہ کے ساتھ ہوا۔

اودھ نامہ

راہیں آسان نہیں ہیں

ہندوستان میں گذشتہ دہائی مین سسٹرون کے رجحان کا تجزیہ اس نتیجہ پر پہونچاتا ہے کہ لوگوں کی بڑی تعداد دھرم، مندر اور کون پارٹی مسلمانوں کو کتنا دبا کر اور پریشان کر کے رکھتی ہے اس کی بنیاد پر ووٹ دیتی ہے۔ ایسے لوگ جو مذہبی منافرت کی بنیاد پر ووٹ دیتے ہیں ان کی تعداد ملک میں کم وبیش 20-25 فی صد ہی ہے۔ ایسے لوگوں کو بنیادی اور اہم مسائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے یعنی ملک میں بڑھتی غریبی، بے روزگاری، ظلم واستحصال، آسمان چھوتی قیمتیں، ان سب پریشانیوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انھیں ہی اندھ بھکت کہا جاتا ہے، ایسے لوگوں کو مذہب نما افیون کا ڈوز اتنا پلا دیا گیا ہے کہ وہ اپنا ہوش وحواس پوری طرح کھو چکے ہیں ان کا نشہ کب ٹوٹے گا اپتہ نہیں مگر جب ٹوٹے گا اس وقت ان کے سامنے سوائے پچھتانے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔

بھارت کا سماج سورن، اورن، اور پچھڑی ذاتوں پر مشتمل ہے۔ ایک وقت تھا کہ برہمن، بھومیہار، راجپوت اور کائستھ ذاتیاں جو تاریخی طور پر ترقی یافتہ ذاتیں ہیں اور ملک کی زمینوں پر، تعلیمی اداروں میں سرکاری نوکریوں، سیاست، صحافت، بیوروکریسی اور عدالتوں میں ان کی نمائندگی کم وبیش 80-90 فی صد تھی جبکہ ان کی مجموعی آبادی کل آبادی کا 15٪ ہے۔ چونکہ ہر ادارے اور ہر معاملے میں ان کی مضبوط اجارہ داری قائم ہے اس لیے وہ ہر حال میں اقتدار کو اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو تمام مذہبی اور فرقہ وارانہ تحریکات کی پشت پر ہیں اور یہی انہیں فکر، وسائل اور ماحول فراہم کرتے دیتے ہیں۔ اعلیٰ طبقات نے اپنی بالادستی قائم رکھنے کے لیے ملک میں لگاتار فرقہ واریت کو ہوا دی ہے۔ اور اپنی تحریک کو بروڈ بیس بنانے کے لیے دیگر ذاتوں کو دھرم کے نام پر جوڑ کر ایک ظاہری اور مصنوعی اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور پس ماندہ عوام کے بھولے بھالے مذہبی جذبات سے کھلواڑ کر کے اور ان کو چند پیسوں کا لالچ دے کر ان کی حمایت سے اقتدار پر قائم رہنے کی حکمت عملی بنائی ہے۔ جو لگاتار کامیاب ہو رہی ہے۔ اس کام کے لیے اس نے لاکھوں کے تعداد میں فوٹ سولجرس چھوڑ رکھے ہیں جو شہر شہر گاؤں گاؤں پیدل گھوم کر اور گھر گھر جا کر مذہب اور ذات کا ایک ایسا خطرناک کوکٹیل بنانے میں کامیاب ہو رہے ہیں جس سے ان کی مجموعی تعداد میں کم وبیش 20٪ ووٹ کا اضافہ کر سکتے ہیں جو ایک وننگ ٹارگٹ ہے۔ این آر سی اور سی اے اے کے پیچھے بھی یہ حکمت عملی ہے کہ غیر مسلم درانداز وں کو بھارت کی ناگرکتا دی جائے، ایسے لوگوں کی بڑی تعداد ہے۔ ظاہر ہے کہ جب انھیں ناگرکتا مل جائے گی اور وہ قانونی طور پر اس ملک کے شہری ہوں گے تو ان کے ووٹ اسی کو جائیں گے جس نے انھیں اس ملک کی شہریت دلانے میں اہم کردار ادا کیا ہوگا۔ مسلم مخالفت کی بگھار بھی اس میں لگا دی گئی ہے تا کہ معاملہ بالکل پختہ ہو جائے۔ اور جب ایسا ہوگا تو پھر یہ ہٹائے نہ ہٹیں گے۔ یہ صرف بی جے پی کا ہی کھیل نہیں ہے۔ اس طرح کے کھیل پہلے بھی کھیلے گئے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ بی جے پی وہی کھیل کافی کھل کر کھیل رہی ہے۔

تھوڑا سا پیچھے جائیں تو معلوم ہوگا کہ کاسٹ سسٹم میں اہم موڑ اس وقت آیا جب منڈل کمیشن کا نفاذ ہوا۔ اس نے پہلی بار پچھڑی برادریوں کو ان کی تعداد کی قوت سے واقف کرایا اور معلوم ہوا کہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں۔ مگر ان کے حصے کی بالائی کچھ دوسرے لوگ چالبازی سے کھا رہے ہیں۔ اس طرح پچھڑی ذاتوں میں بہار، یوپی، ہریانہ، پنجاب، راجستھان، چھتیس گڑھ، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش اور ہماچل پردیش سے کچھ مضبوط پچھڑی ذات کی قیادت ابھری اور اس نے پچھڑوں کے حق کی لڑائی شروع کی اور کم وبیش 40٪ پچھڑی ذاتوں کو یہ گول بند کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس سحر کو بی جے پی نے مذہبی افیون سے توڑا اور اب صورت حال یہ ہے کہ پچھڑی ذاتیں یا تو دھرم اور مذہب کے نام پر بی جے پی کو ووٹ دیتی ہیں یا سماجی انصاف کے نام پر پچھڑوں کی نمائندگی کرنے والی پارٹیوں کو ووٹ دیتی ہیں۔

آپ پچھلے کچھ سیاسی مقابلوں کو دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ اگر مقابلہ میں کوئی مسلمان امیدوار ہے تو واضح طور پر دھرم کے نام پر ووٹ ڈالا جاتا ہے اور اس میں پچھڑے اور غیر پچھڑے دلت اور غیر دلت سب ایک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ہندو کینڈی ڈیٹ کے درمیان مقابلہ ہے اس وقت ذات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ ذات سے اوپر اٹھ کر صرف پارٹی کیڈر کے لوگ ہی ووٹنگ کرتے ہیں۔ ایسے امیدوار بہت کم ہیں جنھیں وہر ذات کا ووٹ ملتا ہے۔ بی جے پی نے سنگھ کی مدد ایسا جال بچھایا کہ جس نے ذات پر مبنی علاقائی پارٹیوں کی رات کی نیند حرام کر دی اور ان کا سماجی انصاف اور حصہ داری کی سیاست شکست کھا گئی۔ یہی وجہ ہے کہ مایاوتی جیسے قد آور لیڈر اپنے گڑھ اتر پردیش میں ہی ایک ہی سیٹ پر سمٹ کر رہ گئی۔ اس کا اپنا ووٹ بینک پوری طرح سے ٹوٹ گیا اور اس کے ووٹر بی جے پی کی گود میں بیٹھ گئے اور اپنی اس لیڈر کو تنہا چھوڑ دیا جس پر وہ کبھی جان چھڑکتے تھے۔ اس کے علاوہ دلتوں کو دیکھیے جو پچھلے پانچ ہزار سالوں سے منواسمرتی کے ورن ادھارت ویوستھا میں سب سے نچلے پائیدان پر تھے بلکہ تمام ذاتوں کی پیروں کی ٹھوکر کھا رہے تھے جن کو مسلمانوں نے انسان ہونے کا احساس دلایا اور زمین سے اٹھا کر گلے سے لگایا اور جس کے لیے بابا صاحب امبیڈکر نے طویل اور جانگسل لڑائی لڑی اور ریزرویشن دلا کر ان کے حقوق کو محفوظ کرا دیا، مگر برہمنی حکمت کے آگے ان کی ساری ذہانت مات کھا چکی ہے۔ اس وقت آدی باسیوں اور دلتوں کا پچاس فیصد سے زیادہ ووٹ مسلمانوں کی مخالفت میں بی جے پی اور اس فکر کی پارٹیوں کو مل رہا ہے۔ موجودہ الیکشن میں ایک بار پھر مسلمانوں کے خلاف کہیں در پردہ اور کہیں کھلے طور پر نفرت انگیز بیان دینے کا سلسلہ بہت سوچ سمجھ کر شروع کیا گیا ہے۔ اگر یہ فارمولہ ووٹ میں تبدیل ہو جاتا ہے تو بی جے پی کو ہندی بیلٹ میں ہرانا آسان نہیں ہوگا۔

پرجول 'جنسی اسکینڈل' سے اٹھتے سوال

سہیل انجم

اس وقت ملکی سیاست میں تہلکہ مچا ہوا ہے۔ جنتا دل (ایس) اور بی جے پی شدید تنقیدوں کی زد پر ہیں۔ اس کی وجہ ایک ایسا واقعہ ہے جسے دنیا کا سب سے بڑا جنسی اسکینڈل کہا جا رہا ہے۔ قارئین ذرا سوچیے کہ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ ایک شخص نے، جو کہ رکن پارلیمنٹ ہے جو ایک سابق وزیر اعظم کا پوتا اور ایک سابق وزیر اعلیٰ کا بھتیجہ ہے، کم عمر بچیوں سے لے کر معمر خواتین تک کو اپنی جنسی ہوس کا نشانہ بنایا ہے اور اس کی ان کرتوتوں کی تین ہزار ویڈیوز پبلک میں وائرل ہیں تو آپ پر کیا گزرے گی۔ آپ پر جو بھی گزرے لیکن یہ کوئی فلمی کہانی نہیں بلکہ ہمارے معاشرے کی ایک سچائی بلکہ کڑوی سچائی ہے۔ حالانکہ یہ ابھی الزامات ہیں اور جب تک ان کی غیر جانبدارانہ اور ایماندارانہ جانچ نہ ہو جائے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ لیکن بہرحال دھواں وہیں سے اٹھتا ہے جہاں آگ ہوتی ہے۔ اس ایم پی کا نام پرجول ریونا ہے۔ وہ سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کا پوتا اور کرناٹک کے سابق وزیر اعلیٰ ایچ ڈی کمارا سوامی کا بھتیجہ ہے۔ وہ کرناٹک میں ہاسن لوک سبھا حلقے سے جے ڈی ایس کا ایم پی ہے اور اس الیکشن میں امیدوار بھی ہے۔ ریاست کی سدھارمیا حکومت نے اس اسکینڈل کی جانچ کے لیے ایک خصوصی تفتیشی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے اور جس روز ایس آئی ٹی کی تشکیل کا اعلان کیا گیا اس کے اگلے روز پرجول جرمنی فرار ہو گیا ہے۔ کمارا سوامی نے اس واقعے سے خود کو الگ کر لیا ہے۔ حالانکہ جے ڈی ایس اور بی جے پی کی جانب سے ان ویڈیوز کو فرضی یا فیک بتایا جا رہا ہے لیکن وہ اتنی بڑی تعداد میں ہیں کہ انھیں کوئی بھی شخص فیک تسلیم نہیں کر پائے گا۔ پرجول کے والد اور دیوے گوڑا کے بڑے بیٹے ایچ ڈی ریونا نے کہا ہے کہ یہ ویڈیوز پانچ سال پرانی ہیں۔ واضح رہے کہ جو ویڈیوز وائرل ہیں وہ 2019 سے 2023 کے درمیان بنگلور میں پرجول کے گھر میں خود اسی کے ہاتھوں شوٹ کی گئی ہیں۔ کرناٹک میں اس اسکینڈل سے متعلق ہزاروں پین ڈرائیو مختلف مقامات پر پائے گئے ہیں۔ پرجول ریونا کی مبینہ جنسی ہوس کے بارے میں جو تفصیلات سامنے آرہی ہیں وہ انتہائی چونکانے والی ہیں۔ رپورٹوں کے مطابق متاثرین میں خود اس کے گھر کی 63 سالہ خادمہ بھی شامل ہے جس نے خود کو بخش دینے کی دست بستہ درخواست کی جسے سنی ان سنی کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ متاثرین میں ایک پولیس افسر، ایک چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، چار پانچ میڈیا اینکرس، سیاست داں اور پنچایت ممبران تک شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ بھی اس سے کوئی کام کرانے آتے تھے ان کا بھی جنسی استحصال ہوتا تھا۔ ایسا نہیں ہے کہ یہ جنسی اسکینڈل اچانک سامنے آ گیا ہے بلکہ اس سلسلے میں بہت پہلے سے افواہیں تھیں۔ سب سے پہلے پرجول ریونا نے ہی اس معاملے کو اٹھایا تھا۔ اس نے گزشتہ سال جون میں عدالت سے ایک انجکشن آرڈر حاصل کیا کہ چونکہ وہ ایک باوقار سیاسی خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور وہ ایک سیاست داں ہیں لہٰذا ان ویڈیوز کو نہ تو نیوز چینلوں پر دکھایا جائے اور نہ ہی اخباروں میں چھاپا جائے کیونکہ بقول اس کے یہ سب فرضی ویڈیوز ہیں اور اسے بدنام کرنے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ پولیس نے وائرل ویڈیوز پر پہلے کوئی کارروائی نہیں کی لیکن جب ایک متاثرہ خاتون نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی تب پولیس نے مقدمہ درج کیا اور حکومت نے ایس آئی ٹی بنائی۔

اس جنسی اسکینڈل نے کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں اور ان سوالات کے گھیرے میں بی جے پی، جے ڈی ایس، کانگریس اور میڈیا بھی آ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ ابھی کچھ دنوں قبل ہبلی میں کانگریس کے ایک کارپوریٹر کی بیٹی کے اس کے پرانے مسلم شناسا کے ہاتھوں قتل کا واقعہ سامنے آیا تھا۔ بی جے پی نے اس پر خوب ہنگامہ کیا اور اسے لو جہاد قرار دیا۔ خود وزیر اعظم مودی نے اپنی کئی ریلیوں میں اس کا ذکر کیا۔ اس سے قبل مغربی بنگال کے سندیش کھالی میں ہونے والے عصمت دری کے واقعہ کو بھی بی جے پی نے خوب اچھالا تھا۔ جہاں تک پرجول اسکینڈل کا معاملہ ہے تو بی جے پی کے رہنماؤں کو پہلے سے ہی اس کے بارے میں معلوم تھا اور بتایا جاتا ہے کہ اس نے پرجول کو امیدوار نہ بنانے کی بات کہی تھی۔ لیکن جب دیوے گوڑا نے کہا کہ اس سیٹ پر کامیابی ملے گی تو بی جے پی چپ ہو گئی۔ حالانکہ جے ڈی ایس سے انتخابی اتحاد سے قبل بھی اس نے یہ معاملہ اٹھایا تھا۔ لیکن اتحاد کے بعد خاموش رہی اور یہاں تک کہ وزیر اعظم مودی نے اس کے لیے ووٹ بھی مانگے تھے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر خدانخواستہ جے ڈی ایس نے اپوزیشن کے اتحاد 'انڈیا' سے معاہدہ کیا ہوتا تو اب تک وزیر اعظم سمیت بی جے پی کے دیگر تمام لیڈر آسمان سر پر اٹھا چکے ہوتے اور وزیر اعظم یہاں تک کہہ چکے ہوتے کہ دیکھو کانگریس کی نظر ماؤں بہنوں کے منگل سوتر پر ہی نہیں ہے بلکہ ان کی عزت وناموس پر بھی ہے۔ لیکن چونکہ اب جے ڈی ایس بی جے پی کی حلیف پارٹی ہے لہٰذا کوئی خطرہ نہیں۔ سوال کانگریس کے اوپر بھی ہے۔ وہ جے ڈی ایس کے ساتھ مل کر حکومت چلا چکی ہے۔ کیا اسے پرجول کی کرتوتوں کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ سدھارمیا کی حکومت کیوں خاموش تھی۔ اس نے کوئی کارروائی کیوں نہیں کی۔ پولیس نے بھی ویڈیوز وائرل ہونے پر کوئی کارروائی کیوں نہیں کی۔ کیوں اس نے اس وقت کارروائی کی جب ایک متاثرہ نے رپورٹ درج کرائی۔ پولیس پر سوال یہ بھی ہے کہ اس نے پرجول کو ملک سے فرار ہونے کی اجازت کیوں دی۔ اس کے خلاف لُک آؤٹ نوٹس کیوں نہیں جاری کیا۔ پرینکا گاندھی کا الزام ہے کہ پرجول بی جے پی کی مرضی سے فرار ہوا ہے۔ میڈیا پر بھی سوال ہے کہ اس نے اس معاملے کی رپورٹنگ کیوں نہیں کی۔ اس سلسلے کی ویڈیوز تو پہلے سے ہی وائرل تھیں اور انجکشن آرڈر گزشتہ سال جون میں حاصل کیا گیا، اس سے پہلے اس نے اس معاملے کو کیوں نہیں اٹھایا۔ ایک سوال یہ بھی ہے کہ جب یہ حرکتیں پانچ سال سے جاری تھیں تو کسی خاتون نے اس سے قبل اپنی زبان کیوں نہیں کھولی؟ اس بارے میں مبصرین کا کہنا ہے کہ پرجول نے 2019 میں ہاسن لوک سبھا حلقے سے الیکشن جیتا تھا۔ ہاسن 1960 سے ہی دیوے گوڑا خاندان کا سیاسی گڑھ ہے۔ دیوے گوڑا سابق وزیر اعظم ہیں۔ ان کے بیٹے کمارا سوامی وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ پرجول کے والد ایم ایل اے ہیں، ریاست میں وزیر رہے ہیں اور اپنے حلقے میں غریبوں کے مسیحا سمجھے جاتے ہیں۔ ایسے میں کوئی عورت کس طرح اپنی زبان کھولتی۔ لیکن یہ انکشاف کیسے ہوا؟ یہ ایک دلچسپ واقعہ ہے۔ میڈیا رپورٹوں کے مطابق ایک شخص چودہ سال سے پرجول کا ڈرائیور تھا۔ اس نے تیرہ ایکڑ زمین خریدی تھی۔ بتایا جاتا ہے کہ اس زمین پر دیوے گوڑا خاندان کی نظر پڑ گئی اور اس نے اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ڈرائیور نے انکار کر دیا۔ بنگلور کی ایک سماجی کارکن بانو مشتاق نے ایک یوٹیوب چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ اس تنازع کے بعد ڈرائیور نے پرجول کی نوکری چھوڑ دی۔ اس کے بعد اس کی بیوی کو اغوا کر لیا گیا اور اسے اس قدر زدوکوب کیا گیا کہ اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ لیکن نوکری چھوڑنے سے قبل اس نے پرجول کے موبائل سے تمام ویڈیوز کو اپنے موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر لیا اور پھر انھیں پین ڈرائیو میں سیو کر کے جگہ جگہ پھیلا دیا گیا۔ ایسا نہیں ہے کہ تمام ویڈیوز ایک ساتھ عام کی گئیں بلکہ جستہ جستہ کی گئیں۔ بانو ممتاز کے مطابق جس نے ایک پین ڈرائیو دیکھا اس نے سیکڑوں کو فارورڈ کر دیا۔ لیکن اس واقعے کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ متاثرین کی عزت خاک میں مل گئی۔ جب تک ویڈیوز عام نہیں ہوئی تھیں پردہ پڑا ہوا تھا۔ لیکن ذرا سوچیے کہ متاثرہ خواتین کے اہل خانہ نے جب ان ویڈیوز کو دیکھا ہوگا تو ان پر کیا گزری ہوگی۔ یہ جو کچھ سامنے آیا ہے وہ ہندوستانی سیاست اور بااثر سیاسی خاندانوں کا بھیانک چہرہ ہمارے سامنے پیش کرتا ہے۔ کیا ہمارا معاشرہ ایسے بوالہوسوں سے نجات پا سکتا ہے؟

موبائل: 9818195929

بی جے پی کو اب مودی کی گارنٹی کا سہارا

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

ملک میں پارلیمانی انتخابات میں دو مراحل کی ووٹنگ ہو چکی ہے۔ سیاسی جماعتوں کی تشہیر ہر روز نیا ریکارڈ بنا رہی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی مودی کی جانب سے گارنٹی کے ساتھ نت نئے شگوفے چھوڑے جا رہے ہیں۔ بی جے پی کے انتخابی منشور یعنی "مودی کی گارنٹی" سنکلپ پتر کے اجراء کے موقع پر راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہم نے ملک کے شہریوں سے کیا گیا ہر وعدہ نریندر مودی جی کی سربراہی میں پورا کیا۔ چاہے 2014 کا سنکلپ پتر ہو یا 2019 کا گھوشنا پتر۔ مودی جی نے اپنے ہر عہد کو پورا کیا ہے۔ 2014 میں جو سنکلپ پتر تیار کیا گیا تھا اس کمیٹی کے صدر مرلی منوہر جوشی تھے۔ اس وقت یہ خیال رکھا گیا تھا کہ جو بھی وعدے کئے جائیں وہ پورے ہوں۔ 2014 کا الیکشن "اچھے دن" کی یقین دہانی پر 2019 کا پلوامہ میں شہید ہوئے فوجیوں اور بالاکوٹ حملہ کے نام پر جزباتی اپیل کے ساتھ لڑا گیا تھا۔ اس بار پارلیمانی جمہوریت کا الیکشن ایک شخص کے نام پر صدارتی انداز میں لڑا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ انتخابی منشور میں بھی اس شخص کو باقی سبھی چیزوں سے اوپر رکھا ہے۔ "مودی کی گارنٹی" کی ٹیگ لائن منشور کے لگ بھگ ہر صفحہ پر وزیر اعظم کی تصویر کے ساتھ موجود ہے۔ عوام سے مودی کے نام پر مینڈیٹ مانگا جا رہا ہے۔ بی جے پی کے ایک نیشن، ایک الیکشن، ایک لیڈر کے تصور نے پارٹی کے قد کو بونہ کر دیا ہے۔ حالانکہ آر ایس ایس نے ہمیشہ سے ایک شخص کے بجائے ادارے تنظیم کی اہمیت پر زور دیا ہے لیکن اس بار وہ خاموش ہے۔

2014 میں اقتدار بدل رہا تھا، اس وقت بڑے بڑے خواب بڑی بڑی منشائیں تھیں۔ ایسے ایسے نعرے، وعدے کئے گئے کہ لوگوں کو اچھے دن آنے کا یقین ہو گیا۔ مہنگائی پر لگام لگانے کے لئے قیمت مستحکم فنڈ کا قیام، ہر سال دو کروڑ روزگار، خواتین کو تحفظ اور برابری کا حق، کسانوں کی آمدنی دوگنی، کالی دولت کی واپسی، معاشی عدم مساوات کو ختم کرنا، ڈالر کے مقابلہ روپے کو مضبوط بنانا، کرپشن کا خاتمہ، ضلع روزگار دفاتر کو روزگار مرکز میں تبدیل کرنے کا عہد کیا تھا، اس وقت صرف اتر پردیش کے روزگار دفاتر میں رجسٹرڈ بے روزگاروں کی تعداد ایک کروڑ کو پار کر گئی ہے۔ پورے ملک میں یہ تعداد 20 کروڑ سے زیادہ ہے۔ مچھواروں اور مویشی پالنے والوں کے لئے کوآپریٹو نظام کا قیام، کسانوں کی فصل کی حفاظت اور ذخیرہ اندوزی کے لئے ایف سی آئی کے گوداموں میں اضافہ کرنا تھا مگر ایف سی آئی کی حالت سدھرنے کے بجائے اور خراب ہو گئی وہ 4 لاکھ کروڑ کے قرض میں ڈوب گیا۔ اس کے برعکس اڈانی کے گودام بڑے پیمانے پر قائم ہو گئے۔ کسان اپنی فصل ان میں رکھنے کو مجبور ہیں۔ کم از کم حکومت زیادہ سے زیادہ گورننس کا دعویٰ تھا لیکن اسی دور میں ہجومی تشدد اور دھرم سنسد میں نفرتی بیان بازی کے واقعات ہوئے۔ غریبوں کو غریبی سے نجات دلانے کا وعدہ تھا مگر 80 کروڑ سے زیادہ غریب پانچ کلو مفت اناج پر گزارا کر رہے ہیں۔ اس سنکلپ پتر کے صفحہ تین پر وزیر اعظم نریندر مودی نے تین عہد کئے تھے، پہلا ملک کی عوام مجھے جو بھی ذمہ داری دے گی ذاتی طور پر میں اسے پورا کرنے میں کوئی بھی کمی نہیں رکھوں گا، دوسرا میں اپنے لئے کچھ نہیں کروں گا۔ اب ان سے کون پوچھے گا کہ 8500 کروڑ روپے کا جہاز کیوں خریدا، دس لاکھ کا سوٹ کیوں پہنا، مہنگی گاڑیوں کا قافلہ ان کے ساتھ کیوں چلتا ہے۔ ایس پی جی اور حفاظت پر عوام کے 500 کروڑ روپے کیوں خرچ ہوتے ہیں؟ تیسرا وعدہ تھا کہ میں غلط ارادے سے کوئی کام نہیں کروں گا یہ یقین دلاتا ہوں۔

2019 کے بعد اعلانات کی جھڑی لگ گئی۔ 500 اعلانات تو صرف ان وزارتوں سے ہوئے جو مودی جی کے پاس ہیں۔ اس وقت پانچ ٹریلین معیشت کا ذکر تھا۔ 100 لاکھ کروڑ کی سرمایہ کاری اور معیشت کو transparent بنانے اور جی ڈی پی میں مانگ سے 5.2 فیصد کا اضافہ کرنے کا منصوبہ تھا۔ لیکن ہوا الٹا پیسے جٹانے کے لئے حکومت ملک کے اثاثے کوڑیوں کے فاؤ بیچنے میں لگ گئی۔ مویشی پالنے اور ڈیری کے کاروبار کو فروغ دینے کے لئے کوآپریٹو بنا کر گرام سوراج لانے کا وعدہ تھا۔ ٹیکس کم کر شہروں میں رہ رہے مڈل کلاس کو راحت دینے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی بات کی گئی تھی۔ چھوٹے دوکانداروں کے لئے پنشن اسکیم کا ذکر تھا۔ تمام بے گھروں کو 2020 تک پکا گھر دینے کا اعلان تھا۔ اقلیتوں کو عزت دینے اور ان کی ترقی کا وعدہ تھا۔ لیکن این آر سی، سی اے اے اور دھرم سنسدوں کے ذریعہ ان میں خوف پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اتنا ہی نہیں اقلیت کا کوئی ایک شخص بھی سیاسی طور پر ساتھ جڑ جائے یہ بی جے پی کو برداشت نہیں۔ اتنا ہی نہیں مولانا آزاد فاؤنڈیشن سے اقلیتی طلبہ کو ملنے والے وظائف بھی بند کر دیئے گئے۔ سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس، سب کا پریاس محض جملہ بن کر رہ گیا۔ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ، خواتین کے تحفظ، انہیں ڈولپمنٹ کے ساتھ جوڑنے اور برابری کا حق دینے کا شور تھا۔ مگر کٹھوا، اناؤ، ہاتھرس جیسے واقعات اور انصاف کے لئے پہلوان بیٹیوں کے جنتر منتر پر احتجاج نے اس دعوے کی قلعی کھول دی۔ بیٹیوں کی حالت کتنی خراب ہوئی یہ پورے ملک نے دیکھا۔ شمال مشرق کی ریاستوں کا ڈولپمنٹ اور سول سروسز، گورننس، پولس، عدلیہ کا ریفارم بھی اس میں شامل تھا۔ لیکن منی پور کے واقع کے بعد وزیر اعظم وہاں جھانکنے تک نہیں گئے۔ رہا آئینی اداروں کے ریفارم کا سوال تو حکومت نے اس بہانے ان پر قبضہ کر لیا۔ پولس اور آزاد ادارے حکومت کی مرضی کے مطابق کام کرنے لگے۔ کرپشن پر زیرو ٹولرینس کی بات کرنے والی حکومت کی ایجنسی سی ایس ڈی ایس کے سروے کا کہنا ہے کہ 53 فیصد لوگ مانتے ہیں کہ کرپشن بڑھا ہے۔ 27 فیصد نے کہا کہ یہ مرکزی حکومت کی وجہ سے بڑھا ہے۔ موجودہ دور میں کرپشن لیگلائز ہوا ہے۔ الیکٹرولر بانڈ، چندہ دو دھندا لو کی شکل میں سامنے آیا ہے۔

بی جے پی کا 2024 کے لئے "مودی کی گارنٹی" کے نام سے جو سنکلپ پتر آیا ہے اس میں کوئی بھی نیا وعدہ نہیں کیا گیا ہے۔ اس کی ٹیگ لائن ہے "وکاس بھی وراثت بھی"۔ اس میں کہا گیا ہے کہ 4 کروڑ مکان بنا کر دے دیئے ہیں۔ تین کروڑ اور بنا دیں گے۔ 25 کروڑ لوگ غریبی سے اوپر اٹھ گئے ہیں۔ دس کروڑ گیس سلنڈر گھروں میں پہنچ گئے۔ یہ الگ بات ہے کہ جنہیں مفت سلنڈر دیا گیا وہ دوبارہ ریفل نہیں کرا پا رہے۔ گیارہ کروڑ خواتین کے آگے بڑھنے اور دو لاکھ پنچایتوں میں انٹرنیٹ پہنچنے کی بات کی گئی ہے۔ پچاس کروڑ لوگوں کے ہیلتھ انشورینس کے دائرے میں آنے اور 33 فیصد خواتین کے ریزرویشن کو 2029 میں لاگو کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ 70 سال سے زیادہ عمر کے بزرگ اگر بیمار پڑتے ہیں تو ان کا آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت اعلاج کرانے کی گارنٹی دی گئی ہے۔ وندے بھارت کا تو ذکر ہے لیکن ریلوے کی بدحالی پر کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔ بدحالی راجدھانی تک میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس مرتبہ این پی اے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ 2014 میں این پی اے 2 لاکھ 41 ہزار کروڑ روپے تھا۔ 2024 آتے آتے 16 لاکھ کروڑ روپے تو قرض لے کر ملک چھوڑ کر بھاگنے والوں کے معاف کر دیئے گئے۔ گنگا، قدرتی جھرنوں، ندیوں اور آبپاشی کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے۔ جبکہ 2019 میں مشن موڈ میں آبپاشی کرنے کی بات ہوئی تھی۔ آبپاشی میں 0.25 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ دس سال میں جو بلند بانگ نعرے، دعوے اور وعدے کئے گئے وہ سب اس دور میں جھوٹے لگنے لگے۔ شاید اسی لئے بی جے پی کوئی وعدہ کرنے کے بجائے "مودی کی گارنٹی" پر الیکشن لڑ رہی ہے اور 2047 تک انڈیا کو ترقی یافتہ ملک بنانے کا خواب دکھا رہی ہے۔

رام مندر، دفعہ 370 اور مودی کی گارنٹی سے بی جے پی نے اپنی انتخابی تشہیر شروع کی تھی۔ مہنگائی، روزگار اور معاشی عدم مساوات کا رسما بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن جیسے ہی کانگریس نے اپنا انتخابی منشور "نیائے پتر" جاری کیا۔ بی جے پی کے بول بگڑنے شروع ہو گئے۔ وزیر اعظم نے کانگریس کے منشور پر مسلم لیگ کی چھاپ بتا کر نشانہ سادھا۔ وہ یہ بھول گئے آر ایس ایس کے فاونڈر شیاما پرساد مکھرجی نے مسلم لیگ کے ساتھ بنگال اور سندھ کی حکومت بنائی تھی۔ انہوں نے مسلم لیگ کے ساتھ بھارت چھوڑو تحریک کی بھی مخالفت کی تھی۔ پھر مودی جی نوراترے میں مچھلی مٹن کھا کر ہندوؤں کو چڑھانے کی بات کر کے انڈیا اتحاد پر خوب برسے۔ جبکہ مچھلی کھاتے ہوئے تیجسوی یادو کی تصویر کئی ماہ پرانی تھی۔ راہل گاندھی جب لالو یادو سے ملنے ان کے گھر گئے تھے تب مٹن بنانے کی خبر سامنے آئی تھی۔ نریندر مودی کے مچھلی، مٹن، مغل والے بیان پر مغربی بنگال سے سخت ردعمل آیا۔ پھر انہوں نے راجستھان کے بانسواڑہ میں کہا کہ کانگریس ماؤں بہنوں کا منگل سوتر، سونا چھین کر زیادہ بچے پیدا کرنے والوں میں بانٹ دے گی یہ کانگریس کے انتخابی منشور میں لکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ من موہن سنگھ جی نے کہا تھا کہ ملک کے وسائل پر پہلا حق مسلمانوں کا ہے۔ جبکہ کانگریس کے منشور میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ملیکارجن کھرگے نے مودی جی سے ملنے کا وقت مانگا تا کہ وہ انہیں بتا سکیں کہ منشور میں کیا ہے اور کیا نہیں۔ رہا زیادہ بچے پیدا کرنے کا سوال تو مودی جی خود چھ بہن بھائی ہیں اور یوگی ادتیہ ناتھ سات۔ کرناٹک میں نریندر مودی مسلم ریزرویشن کی بات کہہ کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 27 فیصد او بی سی کے کوٹہ سے ان کا حق مار کر مسلمانوں کو ریزرویشن دیا جا رہا ہے۔ امت شاہ کہہ رہے ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن ختم کریں گے۔ حالانکہ ریزرویشن مرکز کا موضوع ہے، پچھلے پانچ سال کرناٹک میں اور دس سال سے مرکز میں بی جے پی کی حکومت ہے۔ اسے کیوں ختم نہیں کیا گیا۔ اب کہا جا رہا ہے کہ کانگریس آئی تو وہ گائے کاٹنے کی اجازت دے گی۔ حالانکہ گؤکشی کا قانون کانگریس نے ہی بنایا تھا۔ گزشتہ دس سالوں کے دوران بیف کے ایکسپورٹ میں اضافہ ہوا ہے۔ زیادہ تر ایکسپورٹرز بھی غیر مسلم ہیں۔

دراصل سی ایس ڈی ایس کے سروے نے بتایا کہ عوام میں ووٹ دینے کو لے کر جوش نہیں ہے۔ لوگوں کو رام مندر اور دفعہ 370 میں بھی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ روزگار، مہنگائی اور ریزرویشن ختم ہونے کی بات کر رہے ہیں۔ بی جے پی مودی کی گارنٹی کی بات تو کر رہی ہے لیکن دس سال کے دوران جو وعدے کئے گئے انہیں پورا کرنے کی گارنٹی نہیں لے رہی۔ جبکہ کانگریس نیائے کی بات کر رہی ہے اور عوام کے سوال اٹھا رہی ہے۔ اس صورتحال نے ہی مودی سمیت بی جے پی کو تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ اس لئے بی جے پی سب کے ساتھ اور وکاس کی بات کرتے کرتے دھرم کے آزمائے ہوئے فارمولہ پر چل پڑی ہے۔ تا کہ سماج کی تقسیم اور بکھراؤ کا اسے فائدہ مل جائے۔ اسی وجہ سے ہر روز نیا جھوٹ اور گمراہ کن بیان دیا جا رہا ہے۔ الیکشن کمیشن جھوٹ اور مذہب کو انتخابات میں استعمال نہ کرنے کی پہلے ہی ہدایات جاری کر چکا۔ کمیشن اپوزیشن کو چھوٹے سے چھوٹی بات پر نوٹس جاری کر رہا ہے لیکن وہ بی جے پی اور وزیر اعظم پر کارروائی کرنے سے بچ رہا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ جھوٹ سر چڑھ کر بولے گا یا عوام کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کو مجبور ہوگا۔ ☆☆☆

کرناٹک کا شرم ناک سیکس اسکنڈل!

شکیل رشید

کرناٹک کے سیکس اسکنڈل سے ریاست میں تو سیاسی ہلچل مچی ہی ہوئی ہے، ملک بھر میں بھی سیاسی پارہ گرم ہو گیا ہے۔ پراجول ریونا کرناٹک کے ہاسن لوک سبھا حلقہ سے رکن پارلیمنٹ ہیں، اور اس لوک سبھا الیکشن کے ایک امیدوار بھی۔ کسی رکن پارلیمنٹ کا کسی سیکس اسکنڈل میں نام آنا اپنے آپ میں شرم ناک بات ہے، لیکن یہ شرم مزید گہرا اس لیے ہو جاتا ہے کہ وہ ملک کے سابق وزیر اعظم ایچ ڈی دیوے گوڑا کے پوتے اور کرناٹک کے ایک سابق وزیر اعلیٰ کمارا سوامی کے بھتیجے ہیں۔ ان کی گھریلو ملازمہ نے ان کے اور ان کے والد ایچ ڈی ریونا کے خلاف جنسی چھیڑ چھاڑ اور جنسی استحصال کی شکایت درج کرا دی ہے اور پولیس نے ان کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی ہے۔ معاملہ صرف گھریلو ملازمہ کی شکایت ہی کا نہیں ہے ریونا کی دو ہزار نو سو چھہتر ویڈیو سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں جن میں وہ مختلف عورتوں کے ساتھ فحش حرکتیں کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں، گویا جنسی استحصال کی واردات کسی ایک ملازمہ تک محدود نہیں ہے ہزار سے زائد عورتوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ جن کا جنسی استحصال کیا گیا ہے، وہ یا تو گھریلو ملازمائیں ہیں، یا پارٹی ورکر اور پارٹی عہدیدار۔ ریونا نے اپنی فحش حرکتیں پین ڈرائیو میں لوڈ کر رکھی تھیں، الزام ہے کہ ان ویڈیو کے ذریعے وہ مظلوم عورتوں کو بلیک میل کرتا تھا۔ ریونا کو فرار بتایا جاتا ہے۔ دیوے گوڑا کی سیاسی جماعت جنتا دل سیکولر میں ان کے خلاف غصے اور مخالفت کی لہر پھیلی ہوئی ہے۔ پارٹی ممبران کے غصے کے مدنظر ریونا کو پارٹی سے معطل کر دیا گیا ہے اور کمارا سوامی نے یہ اعلان کیا ہے کہ اگر انہوں نے غلطی کی ہے تو انہیں سزا ملے گی۔ اس اسکنڈل نے کرناٹک میں دیوے گوڑا اور کمارا سوامی کی پارٹی کو بیک فٹ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے، اور چونکہ وہاں جنتا دل سیکولر اور بی جے پی میں انتخابی اتحاد ہے اس لیے بی جے پی بھی اس اسکنڈل سے متاثر ہوئی ہے۔ بی جے پی کے اندر سے آوازیں اٹھنے لگی ہیں کہ یہ جو انتخابی اتحاد ہوا ہے پارٹی پر اس کے برے اثرات مرتب ہوں گے۔ ویسے اس اسکنڈل سے بی جے پی اور جنتا دل سیکولر دونوں ہی کو نقصان ہو رہا ہے۔ کانگریس نے اس اسکنڈل کو بنیاد بنا کر پی ایم مودی کو بھی گھیر لیا ہے۔ ایک تصویر میں مودی ریونا کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں، وہ تصویر موضوع گفتگو بن گئی ہے۔ پرینکا گاندھی نے مودی سے سوال کر لیا ہے کہ عورتوں کے منگل سوتر کی فکر ہے تو مفرور ریونا کو واپس کیوں نہیں لاتے؟ کیوں اس معاملے پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے؟ جہاں اس اسکنڈل نے سیاسی پارہ گرم کیا ہے وہیں اس نے ایک اہم سوال دوبارہ کھڑا کر دیا ہے کہ اس ملک میں کب تک عورتوں کا استحصال ہوتا رہے گا، کب انہیں اقتدار میں ساجھے داری دی جائے گی اور کب سیاسی جماعتیں انہیں ان کی آبادی کے لحاظ سے حکومت سازی اور فیصلہ سازی میں ان کا حق دیں گی؟ پارلیمنٹ میں تو خواتین کے ریزرویشن کا قانون بن گیا ہے تا کہ وہاں خواتین کی نمائندگی بڑھے، لیکن کیا اس قانون پر عمل ہو رہا ہے؟ اس پارلیمنٹ میں، جس کی میعاد الیکشن کے بعد ختم ہو جائے گی، خواتین کی نمائندگی پندرہ فیصد سے کم ہے، یہی حال ریاستی اسمبلیوں کا بھی ہے۔ اس بار کیا فیصد ہوگا اس کا پتا الیکشن نتائج کے بعد چلے گا، لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ فیصد میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوگا۔ اگر خواتین کو استحصال سے محفوظ رکھنا ہے تو انہیں با اختیار بنانا ہوگا، اور یہ کام حکومت کے کرنے کا ہے۔ لیکن کیا حکومت بشمول ریاستی حکومتیں یہ کام کریں گی؟ کیا وہ یہ کام کرنے کے تئیں سنجیدہ ہیں؟ شاید نہیں۔ جس طرح ستائی گئی خواتین انصاف سے محروم ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ حکومت اُس کی پیٹھ تھپتھپاتی ہے جس پر ستائے جانے کا الزام لگتا ہے۔ کیا برج بھوشن سنگھ کے خلاف کوئی کارروائی کر کے خواتین پہلوانوں کے ساتھ انصاف کیا گیا؟ کیا کلدیپ سنگھ سینگر کو بار بار بچانے کی کوشش نہیں کی گئی؟ یہ دو بالکل سامنے کے نام ہیں جبکہ یہ فہرست لمبی ہے۔ بی جے پی کو چاہیے کہ وہ کرناٹک میں اپنی حلیف جنتا دل سیکولر کے ملزم کے خلاف کارروائی کے لیے آواز اٹھائے، اور اُن خواتین کو جو ستائی گئی ہیں انصاف دلانے کے لیے آگے بڑھے۔ زبان بند رکھنے سے کام نہیں چلے گا۔

(ایڈیٹر ممبئی اردو نیوز)

> اگر خواتین کو استحصال سے محفوظ رکھنا ہے تو انہیں با اختیار بنانا ہوگا، اور یہ کام حکومت کے کرنے کا ہے۔ لیکن کیا حکومت بشمول ریاستی حکومتیں یہ کام کریں گی؟ کیا وہ یہ کام کرنے کے تئیں سنجیدہ ہیں؟ شاید نہیں۔ جس طرح ستائی گئی خواتین انصاف سے محروم ہیں اس سے یہی لگتا ہے کہ حکومت اُس کی پیٹھ تھپتھپاتی ہے جس پر ستائے جانے کا الزام لگتا ہے۔ کیا برج بھوشن سنگھ کے خلاف کوئی کارروائی کر کے خواتین پہلوانوں کے ساتھ انصاف کیا گیا؟ کیا کلدیپ سنگھ سینگر کو بار بار بچانے کی کوشش نہیں کی گئی؟ یہ دو بالکل سامنے کے نام ہیں جبکہ یہ فہرست لمبی ہے۔

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ٹیلنٹ پر ماں کے آنچل کا رہا سایہ، محنت سے مقام پایا

ایم ایم محسن

لکھنؤ۔ آئی اے ایس امتحان کے نتائج حال ہی اعلان ہوئے ہیں اس میں 157 رینگ حاصل کرنے بہار کے مظفر پور ضلع سے تعلق رکھنے والے سید عدیل محسن سے اودھ نامہ نے بات چیت کی۔ جس کا مقصد آگے آنے والی ہونہار طلباء وطالبات کو اور ان کے والدین یا سرپرست کو یہ پیغام پہنچانا کہ سخت ترین سول سروسیز کیلئے کن بنیادی تعلیم بندھن، رہنمائی اور سخت محنت کی ضرورت ہے۔ اور والدین کی کیا ذمہ داری بنتی ہے۔ ظاہر ہے کہ آئی اے ایس بننے کے خواب سبھی ٹیلنٹ طلباء دیکھتے ہیں اور اس کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ بہار سے کامیاب ہوکر آئے سید عادل محسن نے اس بابت بات کرنے پر ہمیں بتایا کہ ان کی ابتدائی تعلیم زینبیہ اکادمی سے ہوئی جو اُن کی زندگی کی پرائمری اسکول رہا۔ جہاں انہیں بہت سے اقدار کو سیکھنے و سمجھنے کا موقع ملا۔ اور وہیں پر تربیت کا دور شروع ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے نئی دہلی واقع جامعہ کالج سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان کامیابی سے پاس کئے۔ اس کے بعد انہوں نے مشہور جامعہ یونیورسٹی سے 2019 میں میکانیکل انجینئرنگ میں بی ٹیک کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انہوں نے سول سروسیز کی تیاری کے لئے یونیورسٹی میں واقع آرسی اے کوچنگ جوائن کی۔ آئی اے ایس امتحان کی تیاری کرنے کے بابت انہوں نے بتایا کہ آپشنل سبجیکٹ کی شکل میں انہوں نے سماج شاستر کا انتخاب کیا۔ یہ پوچھے جانے پر کہ بی ٹیک کے سائنس مضامین کو چھوڑ کر سماج شاستر کا انتخاب کرنے سے انہیں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑا؟ انہوں نے واضح کیا کہ سماج شاستر میں انہیں خود محنت کی۔ اس کے علاوہ متعلقہ مضامین میں ٹیچروں کا کافی اہم رول رہا۔

انہوں نے بتایا کہ ان کی والد کی دعاؤں کا اثر یہ رہتا تھا کہ امتحان میں سلیکشن ہو، لیکن کردار پر کوئی داغ نہ لگے۔ ساتھ ہی سا جھا کیا کہ جب وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے تو شروع میں ہی والد کو کھو دیا تھا۔ ان کے والد رضا مہدی ایک بڑے شخصیت کے مالک تھے۔ اس ناقابل تلافی نقصان کے باوجود بھی والدہ نے ان کی بہت ہمت بڑھائی اور انہیں ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔ ان کے چچا مظفر رضا نے ان کی تعلیم میں بے مثال اشتراک رہا اور خاندان کے دیگر اراکین نے انہیں آگے بڑھنے کی توانائی دی۔ ساتھ ہی کامیابی کیلئے آمادہ بھی کرتے رہے۔

سید عدیل محسن

انہوں نے بتایا کہ جامعہ یونیورسٹی کی فیس زیادہ نہیں تھی۔ اپنی فیس اور دوسرے اخراجات کیلئے انہوں نے فزکس و کیمسٹری کے ٹیوشن بھی پڑھائے۔ بی ٹی امتحان کو بھی انہوں نے کافی سنجیدگی سے مکمل کیا۔ ان کا اعتماد تھا کہ آخر بھلا تو سب بھلا۔ وہ اسی نظریات پر آگے بڑھتے رہے اور کامیابی ملی۔ چوتھے انٹرویو میں ان سے بورڈ کے ذریعہ رسمی سوالات کئے گئے جس میں ان سے ان کی دلچسپی کے بارے میں پوچھا گیا، ساتھ ہی ان کے اصل ریاست بہار کی اقتصادی اور سماجی اَدوار پر موقف بھی رکھنے کا موقع دیا گیا۔

سید عدیل محسن سے یہ پوچھے جانے پر کہ انٹرویو میں کوئی ایسا سوال بتائیں جس کے بعد وہ دشواری سے پیش آئی ہو، یا سوال سخت لگا ہو، انہوں نے جواب دیا کہ وائلڈ لائف ڈاکیومینٹری کا کافی شوق رہا۔ افریقہ نیشنل واچ پر مبنی بورڈ کا سوال دلچسپ تھا۔ چونکہ اسی مرحلہ میں انہوں نے وائلڈ لائف ڈاکیومینٹر دیکھی تھی، اس لئے سوال کا جواب دینے میں کامیاب رہے۔ آنے والے طلباء کے بصورت پیغامات؟ انہوں نے انٹرویو میں یہ بھی واضح کیا کہ کوچنگ کی ریفرل کردار آئی اے ایس امتحان کیلئے تقریباً 20 فیصد رہتا ہے۔ باقی سخت کوششیں، مضامین کا مطالعہ طلباء کو خود کرنے کی ترغیب دی۔

یہ پوچھے جانے پر کہ ان کے آرسی اے کوچنگ کے ساتھی ان کے مخالف فریق بھی رہے ہوں گے، کیونکہ مقابلہ جاتی امتحانات کمپیٹیشن کے ذریعے ہی جیتے جاتے ہیں، انہوں نے واضح کیا کہ وہاں کے ساتھیوں نے کمپیٹیٹرس کی نہیں، بلکہ کولیبوریٹرس کا کردار ادا کیا۔ موبائل گزٹ اور ڈیجیٹل تکنیک سے ہونے والی تعلیم میں بے چینی اور بیجا اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ توجہ بھٹکانے سے بچیں ایپ کے توسط سے وقت حدود مقرر کرنے سے پڑھنے میں آسانی رہے گی۔

ہار نہیں مانی

انہوں نے آئی اے ایس امتحان میں تین کوششیں کیں تینوں بار تحریری امتحان میں سلیکشن ہوا لیکن انٹرویو میں کامیابی نہیں مل سکی، ہر بار نئی توانائی سے تحریری امتحان اور انٹرویو میں شامل ہوئے لیکن انٹرویو میں کامیاب نہیں ہو پائے۔ پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔ چوتھی کوشش میں آخرکار انہوں نے 157 رینک حاصل کر کامیابی حاصل کی اور انہیں آئی اے ایس بننے کا ہدف حاصل ہوا۔ وہ اپنی کوشش، سخت محنت اور ان سب سے اوپر دعاؤں کو اپنی کامیابی کی بنیاد مانتے ہیں۔ حقیقت میں اس کا سہرا والدہ کے سر بندھتا ہے۔ جو دشوار گذار حالات میں بھی ان کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتی رہیں۔

...تاکہ کردار پر نہ لگے کوئی داغ

انہوں نے بتایا کہ ان کی والدہ کی دعاؤں کا اثر یہ رہتا تھا کہ امتحان میں سلیکشن، لیکن کردار پر کوئی داغ نہ لگے۔ ساتھ ہی سا جھا کیا کہ جب وہ درجہ گیارہ میں تھے تو والد کو کھو دیا تھا۔ ان کے والد رضا مہدی ایک بڑے شخصیت کے مالک تھے۔ اس ناقابل تلافی نقصان کے باوجود بھی والدہ نے ان کی بہت ہمت افزائی کی اور انہیں ہمیشہ آگے بڑھنے کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ ان کے چچا مظفر رضا نے ان کی تعلیم میں بے مثال کردار ادا کیا اور خاندان کے دیگر اراکین نے انہیں آگے بڑھنے کی توانائی بخشی۔

☆☆☆☆☆

ناول 'لفظوں کا لہو' کا تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

اپنے افسانوں، ناول، تنقید اور صحافت کے حوالے سے سلمان عبدالصمد اردو دنیا میں اپنی ایک خاص پہچان بنانے کے بہت قریب ہیں۔ 2016ء میں ان کا ناول ''لفظوں کا لہو'' منظر عام آیا اور بہت ساری خصوصیات اور حسن و معیار کے باعث اس ناول کو نہ صرف پسند کیا گیا بلکہ ادبی حلقوں میں موضوع بحث بھی رہا۔ اکیسویں صدی کی پہلی اور دوسری دہائی کے درمیان جو چند ناول سامنے آئے اور ان پر جو مضامین لکھے گئے ان میں سلمان عبدالصمد کے اس ناول کا تذکرہ بھی خوب رہا۔ اس ناول کی شہرت اور مقبولیت کا ہی یہ ثمرہ ہے کہ 2019ء میں اسے ساہتیہ اکادمی کے یوا ساہتیہ پورسکار کا اعزاز بخشا گیا۔

عہد حاضر کے جبر، ظلم، استحصال، حق تلفی، عدم رواداری اور ناانصافیوں کے گھٹن بھرے ماحول میں جس طرح لوگ، سماجی انتشار، خوف و دہشت اور سراسیمگی کے عالم میں جینے پر مجبور ہیں۔ ان کی بھرپور عکاسی اس ناول میں کی گئی ہے۔ ہمارا سماج، معاشرہ اور اس سماج و معاشرے کی خواتین جو عہد حاضر میں اپنے بنیادی حقوق سے بھی محروم کی جارہی ہیں۔ مختلف طرح کے استحصال، ان کے ہر بڑھتے قدم کو روک رہا ہے۔ خواتین کو آزادی اور ان کے حقوق دینے کی باتیں تو کی جارہی ہیں لیکن درحقیقت ان کے سیاسی و سماجی استحصال کا سلسلہ تھم نہیں رہا ہے۔ ایسے بہت سارے مسائل کے خلاف احتجاج کرنے اور آواز اٹھانے والی صحافت کی بے اعتنائی اور صارفیت کے ہجوم میں اپنی تمام تر صحافتی ذمّے داریوں کو فراموش کردینے والی صحافت کی کریہہ شکل کو بھی بے نقاب کرنے کی سلمان عبدالصمد نے اپنے اس ناول میں کامیاب کوشش کی ہے۔

سلمان عبدالصمد نے عہد حاضر کی کربناکیوں کو جس طرح اپنے ناول کا موضوع بنایا ہے۔ وہ اس امر کا غماز ہے کہ موجودہ عہد کے دھندلکے میں زندگی کی جو رعنائی، شادمانی، سرشاری، انبساط معدوم ہوتی جارہی ہیں ان کے تئیں سلمان عبدالصمد فکرمند ہیں اور صحافت جو کہ سماج کے ناسور پر نشتر لگانے اور سماج کے دکھ درد سے پریشان حال لوگوں کے زخموں سے بھرے دلوں پر مرہم لگانے کا بھی کام کرتی ہے۔ وہ صحافت اپنے مثبت راستے سے بھٹک کر ایسی راہ پر چل پڑی ہے، جو ملک و قوم کو تباہی و بربادی کے دہانے تک پہنچا سکتی ہے۔ اس ناول کی ابتدا میں محسن جس طرح ایک اہم کردار بن کر سامنے آتا ہے۔ اس سے اندیشہ ہوتا ہے کہ ناول کا یہ مرکزی کردار ہے۔ لیکن ناول جیسے جیسے آگے بڑھتا ہے اور زنیرا، نائلہ اور نیلا ناول کے حدود میں داخل ہوتی ہیں ویسے ویسے ناول کا منظر نامہ بدلتا چلا جاتا ہے۔ یہ لڑکیاں اپنے استحصال کے خلاف اور نسائی آزادی کی پرزور صدائے احتجاج بلند کرتی ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ خواتین اپنی خودداری اور نسوانی حقوق کی پامالی کی تمام تر زنجیروں کو توڑ دیں گی۔

'ہم تو بیڑیاں توڑنے ہی نکلے ہیں'۔ (صفحہ:219)

اپنے ناول کی جزئیات کو سلمان عبدالصمد نے اس خوبصورتی اور فنکارانہ ڈھنگ سے بیان کیا ہے کہ قاری ان کے تخلیقی اسلوب میں ڈوبتا چلا جاتا ہے اور یہی اس ناول اور ناول نگار کے فکر و فن کا حسن و کمال ہے۔ یہ ایک اقتباس دیکھئے، جو بہت کچھ عیاں کرتا ہے:

'' قیمتی سرمایے پر مول بھاؤ کرنے والے ایڈیٹر کے ساتھ ذرا بازاری پن کا سارویہ کیا گیا تھا۔ بس اتنا ہی نا: لیکن ان ہی بازاری لفظوں میں نیلا نے ایڈیٹر کو ایسا پھانس لیا کہ:

یہ مجبوری تھی اس کی۔

حالات کا تقاضا تھا۔

قوانین کی بساط پر انوکھا کھیل تھا۔۔۔ اپنے مطلب کے لئے نہیں، معاشرہ کی بھلائی کے لئے!

کچھ کر گزرنے کے لئے!

نئی پہل کے لئے!

کیڑے مکوڑوں کا صاف کرنے کے لئے!

جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لئے!

(لفظوں کا لہو، صفحہ:190)

سلمان عبدالصمد نے صحافت کی پگڈنڈیوں پر بھی سفر کیا ہے اور اس سفر میں اپنے پاؤں کو لہولہان کیا ہے اور ان رِستے لہو کے ہر قطرہ میں ایک نئی داستان چھپی ہے۔ اپنے صحافتی سفر میں انہوں نے صحافت کی معدوم ہوتی قدروں اور سیاست کی چیرہ دستی کو بہت قریب سے دیکھا اور شدت کے ساتھ محسوس کرتے ہوئے اپنی محسوسات کا اظہار اپنے ناول میں فکری و فنی آمیزش کے ساتھ کیا ہے۔ سلمان عبدالصمد نے ناول کے ساتھ ساتھ افسانوی ادب میں بھی اپنے وجود کا احساس کرایا ہے۔ ان کے کئی افسانے مثلاً دامور داس، چوتھا ستون، بریانی، گاگل، نیا خدا اور نیا بجوکا وغیرہ اپنے متنوع موضوعات، کردار نگاری اور جزئیات نگاری کے باعث اہمیت کے حامل ہیں۔ ان افسانوں میں سلمان عبدالصمد نے اپنے مشاہدات کا بڑی چابکدستی اور فنکارانہ انداز میں منفرد اسلوب کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ دیہی سماج کو اپنے افسانے کا موضوع بنا کر انھوں نے ایک خاص تاثر دینے کی بھی کوشش کی ہے۔ صارفیت کے اس دور میں ہماری تہذیب اور قدریں کس طرح پامال ہورہی ہیں۔ ایسے موضوعات پر بھی سلمان عبدالصمد کے کئی عمدہ افسانے ہیں۔ اپنے افسانہ ''نیا بجوکا'' میں سریندر پرکاش کے مشہور افسانہ 'بجوکا' کی روایت کو آگے بڑھانے کی بھی انھوں نے کامیاب کوشش کی ہے۔ سریندر پرکاش کے دور میں بجو کے فصل تیار ہونے کے بعد اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے، لیکن سلمان عبدالصمد کے دور کے بجو کے ایسے ہیں جو شہر میں بھی موجود ہیں اور کسانوں کا استحصال کرنے میں آگے نظر آتے ہیں۔ سلمان عبدالصمد کے کردار یوں تو ویسے ہی ہیں جنھیں پریم چند اور سریندر پرکاش نے پیش کیا ہے، لیکن سلمان عبدالصمد نے ان کرداروں کی حالیہ نسل کے معاملات زندگی سے رشتہ استوار رکھا ہے۔ جس کی وجہ کر ان کے کردار ماضی میں مدغم ہوتے ہوئے بھی حال کے نمائندہ بن کر سامنے آتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سلمان عبدالصمد کی افسانہ نگاری کی یہی رفتار رہی تو مستقبل میں ان سے مزید اچھے اور معیاری افسانوں کی توقع کی جاسکتی ہے۔

سلمان عبدالصمد اپنے تنقیدی مضامین کے حوالے سے بھی اپنی ایک خاص شناخت قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ مکتوبات اکبر، مجالس النساء، تضادات نیا قانون، عصمت کے فکشن میں مماثل عناصر، علاقائی تناظر میں صحافت، خسرو کا ہندوی کلام: محتویات واشکالات، ولی کی دلی آمد اور ان کی لسانی عظمت اور اقبال کا تصور فرد اور سماج، فاروقی کی تنقید اور شعر شورانگیز پر سوالات، کے علاوہ کئی دوسرے مضامین میں بھی انھوں نے اپنی تنقیدی بصیرت کا بیّن ثبوت پیش کیا ہے۔ ان کے غیر مطبوعہ مضامین مسودے پر پروفیسر عتیق اللہ نے لکھا ہے:

''سلمان عبدالصمد میں جو بصیرت ہے اس کے اہل کم ہی ہوتے ہیں۔ وہ اپنی نسل میں نمایاں دکھائی دیتے ہیں۔ فکشن میں شاعری ہی کی طرح گہری ساخت میں معنی کے کئی ابعاد پردہ خفاد میں ہوتے ہیں انھیں نمایاں کرنے کی کوشش اگر سلمان کے تجزیوں میں ملیت ہے تو اسے ضرور سراہنے کی ضرورت ہے۔ ان کا ذہن ناقدانہ ہے۔ ان کے متن ہی نہیں زبان بھی قدرے انحراف کی مظہر ہے۔ وہ بڑا اچھا نفسیاتی درک رکھتے ہیں۔ ان سے بہت سی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔''

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو سلمان عبدالصمد نئی نسل اور نئی فکر کی بھرپور نمائندگی کرنے میں بے حد کامیاب ہیں۔ اب جب کہ وہ ملک کی ایک اہم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو سے وابستہ ہوگئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ سلمان عبدالصمد اپنے بعد کی نسل کو اردو زبان و ادب کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر کلاسیکی ادب کے ساتھ ساتھ جدید ادب تک کے سفر کو اپنے افکار و خیالات کی روشنی میں آگے بڑھانے کا فریضہ بخوبی انجام دیں گے۔ سلمان عبدالصمد نئی نسل کے فنکاروں میں اس لئے بھی اپنی انفرادیت رکھتے ہیں کہ انھوں نے اردو افسانے، ناول اور تنقید کے ساتھ ساتھ اردو صحافت میں بھی اپنی گرانقدر خدمات سے ان اصناف ادب و صحافت میں ایک منفرد شناخت قائم کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اپنی ان صلاحیتوں، تجربات اور خدمات سے وہ درس و تدریس کے

میدان میں بھی ایک مقام حاصل کریں گے، اس کی مجھے توقع ہے۔ سلمان عبدالصمد کے اس مختصر تعارف کے بعد ہم ایک بار پھر ان کے ناول ''لفظوں کے لہو'' کی طرف لوٹتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان کے ناول کے کئی اہم پہلو ہیں۔ صحافت اس کی نمایاں خصوصیت ہے جس کے متعلق مندرجہ بالا سطور میں گفتگو کی گئی ہے۔ یوں تو پریم چند اور حیات اللہ انصاری نے اپنے ناولوں میں صحافت اور صحافیوں کو کردار کے طور پر پیش کیا ہے مگر ظاہری بات ہے کہ صحافت کا منظم نظام اس زمانے میں موجود نہیں تھا۔ اس لیے صحافت کے متعلقات اس طرح ان کے ناولوں میں نہیں آسکتے تھے۔ آج صحافت کی اہمیت اور افادیت دوچند ہے۔ میڈیا نے سماج کو سونا پڑھنا لکھنا سکھا رہا ہے۔ معاشرتی تشکیل میں اس کا اہم کردار ہے۔ اس لیے اُس زمانے کی بہ نسبت موجودہ عہد کے ناولوں میں صحافت کو پیش کرنا ممکن ہوسکتا ہے۔ سلمان عبدالصمد نے یقیناً صحافت کے جن مباحث کو اپنے ناول میں جگہ دی وہ اہم ہے۔ اس ناول میں فقط صحافت کی ابتری کا ذکر کا نہیں بلکہ ان صحافیوں کی زندگی کو بھی سامنے لانے کی کوشش کی گئی جو یقیناً صحافی ہوتے ہیں مگر ان کا استحصال ہوتا رہتا ہے۔ اس ناول کے دیگر پہلوؤں کی وضاحت سے قبل ناول کے فلسفیانہ اساس پر توجہ ضروری ہے۔ کیوں کہ فلسفیانہ اساس نے بھی اس ناول کو بامعنی بنایا ہے:

'' انسانی ذہن ایک ایسا قبرستان ہے جہاں معقول سوالات کو چٹکیوں میں دفنا دیا جاتا ہے۔ ان دفن ہونے والے سوالوں کی تعداد شاید دنیا بھر میں مرنے والے انسانوں سے کہیں زیادہ ہے۔ کیوں کہ ایک انسان کے اندر ایک سوال دفن نہیں ہوتا! انسانی آنتوں کو چاک کرکے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ مفاد کی خاطر لاکھوں سوالات زندہ درگور کردیے گئے۔'' (ایضاً، ص:12)

اس اقتباس میں صحافت کی بنیاد کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔ کیوں کہ میڈیا یا صحافت میں سوال کو اساس کا درجہ حاصل ہے۔ ناول نگار نے سوال کے مسئلے کو فلسفیانہ تناظر میں پیش کیا ہے۔ مذکورہ جملوں میں جہاں صحافت پر طنز ہے، وہیں معاشرے کو سوال کی اہمیت سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ اقتباس نہ صرف صحافت کے پس منظر میں اہمیت رکھتا ہے بلکہ غیر آزاد ذہنیت پر بھی ایک طنز ہے۔ ہم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتے ہیں کہ ہے کہ سوال دفن کردینے یا سینے میں سوالوں کو اپنی موت مرنے دینے سے دنیا کے بہت سے کام نہیں ہوپاتے ہیں۔ سوال زندہ دلی کی علامت ہے۔ بہترین معاشرے کے لیے لازمی ہے۔ ناول کی شروعات میں جس طرح سوالات کی عظمت واضح کی گئی ہے اس سے ناول دل چسپ بھی ہوجاتا ہے اور از اول تا انتہا مربوط بھی نظر آتا ہے۔ صحافت کے پس منظر میں ایک دوسرا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

''عوام اخبار خریدتے ہیں اور سیاست داں اخبار والوں کو۔ پھر اخبار والے قلم والوں کو خرید لیتے ہیں۔ یہاں پہنچ کر خریدنے کا مرحلہ تمام ہوجاتا ہے اور شروع ہوتا ہے بیچنے کا سلسلہ۔ اس سلسلے میں قلم کی نب کے عوض قوم بک جاتی ہے۔ گویا آج صحافت خریدنے سے زیادہ بیچنے یا بک جانے میں یقین رکھتی ہے۔ (ایضاً، ص:54)

ناول نگار نے معاصر میڈیا کی جو تصویر پیش کی ہے وہ حقیقی تصویر ہے۔ عالمی اور ملکی میڈیا کی جو صورت حال ہے، انھیں بڑی خاش اسلوبی سے یہاں بیان کیا گیا ہے۔ حالیہ دنوں میں رویش کمار، اڈانی، حکومت اور میڈیا گھرانے سے میڈیا کا جو چہرہ سامنے آیا ہے اس سے نہ صرف میڈیا کی ساکھ خراب ہوئی ہے بلکہ ابلاغ و ذرائع پر جو لوگوں کا اعتماد اور اعتبار تھا، وہ ختم ہوتا جارہا ہے۔ ناول نگار نے ان ناگفتہ بہ حالات کو بھی شدت سے محسوس کیا ہے۔ ایسی صحافت کو سامنے رکھتے ہوئے صحافت اور سیاست کے درمیان جو متنازعہ رشتے دیکھنے کو مل رہے ہیں انھیں بھی بڑی خوبصورتی سے واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس ضمن میں یہ اقتباس دیکھیں، جو چونکاتا ہے:

''کوکھ اور نطفے کی سلامتی سے بچہ ثابت النسل ہوتا ہے مگر سیاست وصحافت کے درمیان آج اتنے ناجائز تعلقات ہیں کہ ان کی جنس مشکوک ہوکر رہ گئی ہے۔ اس لیے پتا ہی نہیں چلتا کہ کس کا نطفہ ہے اور کس کی کوکھ، بچہ تو بچہ اب خبر وخیال بھی ثابت النسل نہیں۔ (ایضاً، ص:65)

صحافت میں کہا جاتا ہے کہ میڈیا میں آنے والی خبروں میں سب سے زیادہ صداقت کھیل کی خبروں میں ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس میں فقط اطلاعات مقصود ہوتی ہیں۔ ادارتی صفحہ ہوں کہ خبر کے تعلق سے دیگر خبروں سے بھرے صفحات، ان میں جانب داری کی کہانی چھپی ہوتی ہے۔ مدیر اپنی منشا کے مطابق خبر میں عناوین لگاتے ہیں۔ گویا خبر میں جانب داری کئی سطح پر برتی جاتی ہے۔ کبھی عناوین سے تو کبھی لے آوٹ سے، کبھی لفظوں میں ہیر پھیر سے، مگر کھیل کی خبروں میں ایسی کوئی کیفیت نہیں ہوتی ہے۔ اس صورت حال کے مدنظر مندرجہ بالا اقتباس کو دیکھیں تو حقیقت اور فسانے کا ادغام بھی نظر آئے گا۔ ساتھ ہی یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ ان دنوں واقعی خبروں کی صداقت بے وقعت ہوکر رہ گئی ہے۔

اس پورے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ سلمان عبدالصمد کا یہ ناول ''لفظوں کا لہو'' پہلا ناول ہے۔ جس میں ایک نوجوان فنکار نے میڈیا اور معاشرتی رشتوں کو کسی پہاڑی کے ٹیلے پر کھڑے ہوکر نہیں دیکھا ہے بلکہ بہت قریب سے دیکھا اور شدت سے محسوس کیا ہے اور اپنی ان محسوسات کو فنکارانہ طور پر پیش کرتے ہوئے فکر و معنیٰ کی ایک دنیا بسائی ہے۔ انداز بیاں میں کہیں کہیں خام زبان دیکھنے کو ملتی ہے۔ جس میں صحافت اور تخلیقی زبان و بیان میں فرق کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ ایسی خامی صرف اس ناول میں ہی نہیں ہے، بلکہ عہد حاضر میں لکھے گئے کئی ناولوں کا یہ المیہ ہے۔ جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سلمان عبدالصمد نے اپنے اس ناول ''لفظوں کا لہو'' میں سیاست اور صحافت کے درمیان کے رشتے کو بڑے ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں سماج کے اندر سوتنوں کے معاملات کو ایک نئے تناظر میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ جس میں رشتوں کے بہت سارے ایسے پس منظر ابھرتے ہیں جو ہمارے لئے اجنبی نہیں ہیں۔ اس ناول کی قرأت سے کبھی کبھی ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ اس میں کبھار سس کا عمل جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سلمان عبدالصمد کی تخلیقی اور فکری وفنی آمیزش سے تیار ہونے والا یہ ناول اردو میں لکھے گئے اس عہد کے چند معتبر ناولوں کی مختصر فہرست میں جگہ پانے میں کامیابی حاصل کرے گا۔

☆☆☆☆☆

مشاہدات زنداں از حسرت موہانی۔ ایک مطالعہ

پروفیسر صالحہ رشید

ہندوستان کو ایک طویل جد وجہد کے بعد برطانوی حکومت کے اقتدار سے چھٹکارا نصیب ہوا جس کے لئے ہمارے بزرگوں نے بے شمار قربانیاں دیں۔ آزادی کے متوالے جان ہتھیلی پر رکھ کر جنگ کے میدان میں کود پڑے۔ خارجی حکمرانوں نے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کی تدبیریں اختیار کیں مگر ان کے ظلم و ستم سے مقابلہ کرنے اور غلامی کے طوق کو گلے سے اتار پھینکنے کے لئے انگنت مجاہدین آزادی پورے جوش وخروش کے ساتھ سامنے آئے اور ملک کو کسی بھی قیمت پر جابر حکمرانوں سے آزاد کرانے کی قسم کھائی۔ ان جیالوں میں ایک نمایاں نام سید الاحرار سید فضل الحسن حسرت موہانی کا ہے جنھوں نے انگریزوں سے سیدھے ٹکر لی اور بارہا قید و بند کی صعوبتیں جھیلیں۔ انھیں پہلی مرتبہ ۱۹۰۸ء میں جیل ہوئی جس کی روداد انھوں نے 'مشاہدات زنداں' میں محفوظ کردی۔ اہل وطن کو اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے تاکہ انھیں معلوم ہوسکے کہ حصول آزادی کوئی معمولی نوعیت کا واقعہ نہیں ہے۔ حسرت نے قید و بند میں جو جسمانی، ذہنی، فکری اور دینی صعوبتیں برداشت کیں وہ سب حال کے تناظر میں زیر غور ہونی چاہئیں۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ آزادی کے انھیں متوالوں کی قربانی کا صلہ ہے کہ آج ہم آزاد ملک کی آزاد فضا میں سانس لے رہے ہیں۔ حسرت کے الفاظ میں:

''دوران قید میں والد مرحوم کے انتقال کی وجہ سے بھائی صاحب کو مجبوراً کسی نہ کسی صورت سے زر جرمانہ ادا کرنا پڑا۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو جو قلیل جائیداد اور اثاثہ مجھ کو پہنچتی تھی وہ بھی مجسٹریٹ علی گڑھ کے حکم سے نیلام کردی جاتی اور سرکاری نیلام جس بے دردی اور بے پروائی کے ساتھ کیا جاتا ہے اس کا نمونہ اسی مقدمہ میں لوگوں کے پیش نظر ہوچکا تھا کہ زر جرمانہ کے عوض میں اردوئے معلی کا کل کتب خانہ جس کی مجموعی قیمت تین چار ہزار روپیوں سے کسی طرح کم نہ تھی، صرف ساٹھ روپئے میں برباد کردیا گیا۔ اہل حرفہ کے متعلق یہ قانون ہے کہ حکم نیلام سے ان کے پیشے کے اوزار مستثنیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اخبار نویسوں، ادیبوں اور شاعروں کے ساتھ اس درجہ سختی کیوں روا رکھی جاتی ہے کہ ان کی نایاب اور قیمتی کتابیں ناقدردانوں کے ہاتھ کوڑیوں کے مول فروخت کردی جاتی ہیں۔ جرمانہ اسی قدر ہونا چاہئے جس قدر ملزم سے ادا ہو سکے۔'' (مشاہدات زنداں از حسرت موہانی صفحہ ۴۳)

مذکورہ بالا اقتباس حسرت موہانی کی کتاب 'مشاہدات زنداں' سے نقل کیا گیا ہے۔ 'مشاہدات زنداں' حسرت کی پہلی قید و بند کی زندگی کی روداد پر مبنی ۶۴ رصفحات پر مشتمل مختصر کتاب ہے جو مولانا حسرت موہانی میموریل سوسائٹی، کراچی پاکستان سے ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔ اس پر سید اشتیاق اظہر کا دیباچہ، اس کے بعد مشاہدات زنداں۔ نتائج، پہلا واقعہ، دوسرا واقعہ تیسرا اور اس طرح تیرہ واقعات پھر فرنگی جیل خانوں میں کالے گورے کی تمیز، پوشاک، جائے قیام اور دیگر ضروریات اور فرائض مذہبی اور عام برتاؤ عنوان کے تحت مولانا کی تحریریں ہیں۔ بقول سید اشتیاق اظہر مشاہدات زنداں مولانا حسرت موہانی کی خودنوشت ایام اسیری کی ایک عبرت آموز اور سبق آموز داستان ہے جو حرف بحرف صحیح ہے اور اس کا ایک ایک لفظ اہل وطن کو راہ حق میں ہر قسم کی صعوبتیں اور مصیبتیں برداشت کرنے کا حوصلہ بخش سکتا ہے۔ شیر پنجاب لالہ لاجپت رائے نے مشاہدات زنداں کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ اس میں درج واقعات ار دسمبر ۱۹۰۹ء سے جنوری ۱۹۱۱ء تک اردوئے معلی میں قسط وار شائع ہوئے اور اس کے بعد متعدد صورتوں میں منظر عام پر آتے رہے۔

مشاہدات زندان کی شروعات اس اقتباس سے ہوتی ہے:

''تمام بھیڑ بھاڑ کے موقعوں پر عموماً اور تیسرے درجے کے ریلوے سفر میں خصوصاً عوام اہل ہند کی جہالت اور بیکسی کا نظارہ دیکھ کر اکثر لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا کہ ان لوگوں کو سیاسی معاملات سے دلچسپی حاصل ہونے کے لئے ایک عرصۂ دراز درکار ہے اور اس وقت تک آزادئ ہند کا خیال خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا لیکن ہمارے نزدیک اس غلط فہمی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ خواص کے غرور اور عوام کے انکسار کی بدولت ان دونوں کے درمیان تبادلہ خیالات کی نوبت ہی نہیں آنے پاتی ورنہ صاف ظاہر ہوجاتا کہ جمہوری اہل ہند میں سیاسی اصول کو سمجھنے اور قبول کرنے کی استعداد کافی مقدار میں موجود ہے۔'' (مشاہدات زندان صفحہ ۱۱۔۱۲)

یہ وہی حسرت موہانی ہیں جو

چپکے چپکے رات دن آنسو بہانا یاد ہے
ہم کو اب تک عاشقی کا وہ زمانہ یاد ہے

جیسے شعر کہہ کر عوام کو اپنی شاعری کا مداح بنا لیتے ہیں تو دوسری طرف مشاہدات زنداں کے ذریعہ قاری کو ظلم و جبر کی تاریک وادی کی سیر کرا دیتے ہیں۔ آپ ہی نے ۱۹۲۱ء میں ملک کو انقلاب زندہ باد کا نعرہ دیا جس کی گونج ہندوستانی عوام کے درمیان آج بھی سنی جاتی ہے۔ ۱۹۰۳ء میں آپ نے اردوئے معلی کے نام سے ایک معیاری رسالہ علی گڑھ سے نکالا جس کے ذریعہ مسلمانوں میں قومیت پر مبنی سیاسی شعور پیدا کرنے کی کوشش کی۔ مولانا سید فضل الحسن حسرتؔ موہانی نے ایک جاگیردار خاندان میں آنکھیں کھولیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو انتہائی ذہانت وفراست کے ساتھ پیدا کیا۔ مڈل کے امتحان میں آپ پورے صوبے میں اول آئے اور وظیفے کے حقدار ہوئے۔ اس کے بعد انٹرنس امتحان فرسٹ ڈویژن سے پاس کر آگے کی تعلیم کے لئے علی گڑھ بھیجے گئے۔ یہاں ایک طرف تو ان کی غیر معمولی ذہانت وصلاحیت نے ادبی حلقہ کو اپنی جانب متوجہ کرلیا وہیں دوسری جانب کالج حکام جن میں اکثر انگریزوں کے ہمنوا تھے، ان کے انقلابی تیور سے پریشان ہوکر انھیں سزائیں دینے کے بہانے تلاشتے رہتے۔

(جاری)

لوک سبھا انتخابات 2024

'پی ایم مودی منگل سوتر اور مسلمانوں کا استعمال کر رہے ہیں'

کیا صرف مسلمانوں کے زیادہ بچے ہیں؟ میرے 5 ہیں، بی جے پی کے ذریعے منگل سوتر اور مسلمانوں کے مسلسل ذکر پر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کا پی ایم مودی کو سخت جواب

چمپا (ایجنسی) لوک سبھا انتخابات 2024 میں بی جے پی کے ذریعے منگل سوتر اور مسلمانوں کے مسلسل ذکر پر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے سخت جواب دیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہمیں اکثریت ملنے والی ہے اور اسی لیے وہ (مودی) اب منگل سوتر اور مسلمانوں کی بات کرنے لگے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے پیسے چرا کر ان کو دیں گے جن کے زیادہ بچے ہیں۔ غریب لوگوں کے ہمیشہ زیادہ بچے ہوتے ہیں۔ کیا صرف مسلمانوں کے ہی زیادہ بچے ہوتے ہیں؟ میرے پانچ بچے ہیں۔ چھتیس گڑھ کے جانجگیر-چمپا ضلع میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ کانگریس پارٹی موجودہ لوک سبھا انتخابات میں اکثریت حاصل کرنے والی ہے اور اسی خوف کی وجہ سے وزیر اعظم نریندر مودی منگل سوتر اور مسلمانوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اور اپنی تقریروں میں ہندو مسلم کر رہے ہیں۔ کانگریس کے صدر نے گزشتہ ہفتے راجستھان میں پی ایم مودی کے ریمارکس کا حوالہ دیا جس میں پی ایم نے کہا تھا کہ کانگریس کا کہنا ہے کہ ملک کے املاک پر پہلا حق مسلمانوں کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آپ لوگوں کی دولت کو ان لوگوں میں تقسیم کریں گے جن کے زیادہ بچے ہیں۔

ملکارجن کھڑگے نے اپنی ماں اور چچا کی موت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے خاندان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ میرا گھر جلا دیا گیا اور سب لوگ مر گئے۔ (میرے والد) نے کہا کہ میں صرف اپنے بچوں کو دیکھنے کے لیے زندہ ہوں۔ تو غریب جن کے پاس پیسے نہیں ہوتے ہیں ان کے بھی زیادہ بچے ہوتے ہیں۔ آپ (مودی) صرف مسلمانوں کو ہی نشانہ کیوں بناتے ہیں؟ مسلمان اپنے ملک میں ہیں۔ وہ ہندوستانی ہیں۔ بھائیو، ان (بی جے پی) کے بہکاوے میں مت آؤ اور مل کر ملک بناؤ، اس ملک کو مت توڑو۔ کھڑگے نے کہا کہ کانگریس 55 سال تک ملک میں برسر اقتدار رہی اور اس نے کسی کا منگل سوتر نہیں چرایا۔ عوام سے خطاب کرتے ہوئے ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ کیا ہم نے جبراً کوئی ٹیکس لاگو کیا اور لوگوں کو جیل میں ڈالنے کے لیے ای ڈی اور سی بی آئی کا غلط استعمال کیا؟ سونیا جی نے ہمت دکھائی اور نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ لے آئیں۔ کیا انھوں نے (بی جے پی) ایسا کوئی قدم اٹھایا؟ ہم فوڈ سیکیورٹی کا قانون لائے۔ ہم نے یہ نہیں کہا کہ یہ ہماری گارنٹی ہے لیکن ہم نے یہ یقینی بنانے کے لیے ایسا کیا کہ ملک میں کوئی بھی بھوکا نہ رہے اور اس کا کروڑوں لوگوں کو فائدہ ہوا۔

وزیر اعظم مودی نے سیاسی فائدے کیلئے 'منگل سوتر' پر تبصرہ کیا: سدارمیا

بیلگاوی (کرناٹک)، یکم مئی (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارمیا نے وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ دعوے کہ اگر کانگریس اقتدار میں آئی تو خواتین کا منگل سوتر چھین لیا جائے گا، کو مسترد کرتے ہوئے کہا اسے ووٹ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا تھا۔ یہ سیاسی طور پر من گھڑت کہانی ہے۔ بدھ کو یہاں نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے مسٹر سدارمیا نے مسٹر مودی کے دعووں کی تردید کی اور کہا کہ دہائیوں پر محیط کانگریس کے دور حکومت میں خواتین کے خلاف ایسی کارروائی کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ انھوں نے مسٹر مودی کی ایمانداری پر سوال اٹھاتے ہوئے اپنے دور اقتدار میں ادھورے وعدوں اور ادھورے عزائم کا حوالہ دیا۔ وزیر اعظم جیسے ذمہ دار عہدے پر فائز رہتے ہوئے مسٹر مودی کے اس طرح کے بیانات پر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کہا، "کانگریس پارٹی نے پانچ دہائیوں تک ملک پر حکومت کی۔ اس نے کبھی خواتین سے منگل سوتر چھیننے کا سہارا نہیں لیا۔ وزیر اعظم مودی ایسے جھوٹ کا سہارا کیوں لے رہے ہیں؟ کرناٹک حکومت پر مسٹر مودی کی تنقید کے بارے میں پوچھے جانے پر، وزیر اعلیٰ نے وزیر اعظم پر دھوکہ دہی کا الزام لگایا اور ان مثالوں کی طرف اشارہ کیا جہاں مرکزی حکومت ریاست میں مختلف معاملات میں کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے۔ مسٹر مودی کے دعووں میں تضادات کو اجاگر کرتے ہوئے مسٹر سدارمیا نے کہا، مرکزی حکومت نے منی پور میں تشدد کے سلسلے میں کیا اقدامات کیے ہیں؟ اقلیتوں کے لیے ریزرویشن کا وعدہ 30 سال سے کیا جا رہا ہے۔ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کے لوک سبھا امیدوار پرجول ریونا کے جنسی ہراسانی کے معاملے پر تشویش کا جواب دیتے ہوئے، انھوں نے یقین دلایا کہ ریاستی حکومت نے اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے۔

ہم دو سال میں نکسل ازم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے

کانگریس کو صرف ووٹ بینک کی سیاست کرنی ہے اسے صرف اقلیتوں کی فکر ہے: امت شاہ

کوربا، یکم مئی (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بدھ کو کہا کہ اگر مسٹر نریندر مودی تیسری بار وزیر اعظم بنتے ہیں تو ہم دو سال میں نکسل ازم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں گے۔ مسٹر شاہ نے کوربا ضلع کے کٹگھورا میں کوربا لوک سبھا کی بھارتیہ جنتا پارٹی امیدوار سروج پانڈے کے حق میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ کانگریس پر نکسل ازم کو فروغ دینے کا الزام لگاتے ہوئے انھوں نے کہا کہ بھوپیش بگھیل کی کانگریس حکومت میں نکسل ازم کو فروغ دیا گیا۔ لیکن جب سے ریاست میں وشنو دیو سائی کی قیادت میں ہماری بی جے پی کی حکومت بنی ہے، صرف چار مہینوں میں 95 نکسلی مارے گئے جب کہ 350 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ مسٹر شاہ نے کہا، میں کہنا چاہتا ہوں کہ مسٹر نریندر مودی نے پانچ سال میں بہار، جھارکھنڈ اور مدھیہ پردیش سے نکسل ازم کا خاتمہ کیا۔ چھتیس گڑھ رہ گیا تھا کیونکہ وہاں بھوپیش بگھیل کی کانگریس حکومت تھی، لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ مسٹر مودی کو تیسری بار وزیر اعظم بنائیں اور ہم دو سال میں نکسل ازم کو جڑ سے ختم کر دیں گے۔

مسٹر شاہ نے جلسہ عام میں کانگریس پر سخت نشانہ لگایا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس کو صرف ووٹ بینک کی سیاست کرنی ہے۔ اسے صرف اقلیتوں کی فکر ہے۔ انھیں رام للا کی پران پرتشٹھا کا دعوت نامہ بھیجا گیا، لیکن انھوں نے اسے بھی ٹھکرا دیا۔ انھوں نے کہا کہ کانگریس کا ایک ہی منتر ہے، جھوٹ بولو، بار بار بولو۔ اب کانگریس کا کہنا ہے کہ اگر مودی جی وزیر اعظم بنتے ہیں تو وہ ریزرویشن ختم کر دیں گے۔ دس سال مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت رہی جس میں ہم نے آرٹیکل 370، دہشت گردی اور نکسل ازم کو ختم کیا۔ جب تک ایک بھی بی جے پی ایم پی ہے، ریزرویشن ختم نہیں ہونے دے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ مسٹر نریندر مودی نے 2014 میں کہا تھا کہ ہماری حکومت دلتوں اور غریب قبائلیوں کی ہوگی۔ پچھلے دس سالوں میں بہت کام ہوا ہے، ہر غریب کو گھر، نل، گیس سلنڈر، 5 لاکھ روپے تک کا انشورنس اور ہر شخص کو ہر ماہ 5 کلو راشن دیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ مسٹر مودی کو وزیر اعظم بنانے کا مطلب غریبوں کی فلاح و بہبود اور قبائل کے احترام کی فکر کرنا ہے۔ کانگریس پارلیمنٹ میں نہیں رہتی اور یہاں بھی نہیں رہتی۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں رہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ کوربا کی ترقی کی ذمہ داری مسٹر مودی پر چھوڑ دیجیے۔ انھوں نے کہا کہ جھوٹ بولنا کانگریس پارٹی کا مقدر بن چکا ہے۔ جعلی ویڈیوز بنا کر پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔ اکثریت ہونے کے بعد بھی ہم نے ریزرویشن نہیں ہٹایا۔ ہم نے اسے رام مندر بنانے، نوٹ بندی اور تین طلاق کو ہٹانے کے لیے استعمال کیا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ہم شیڈول کاسٹ (ایس سی)، شیڈول ٹرائب (ایس ٹی) سمیت دیگر ریزرویشن نہیں ہٹائیں گے، بلکہ کانگریس کو بھی نہیں ہٹانے دیں گے۔ کانگریس کے دور میں قبائلیوں کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔ برسا منڈا کا یوم پیدائش منا کر قبائلی برادری کا احترام کیا۔

بہار میں کھانا پکانے کے دوران لگی آگ، ایک خاتون سمیت 3 بچوں کی موت

کشن گنج۔ بہار کے کشن گنج ضلع کے پوا کھلی میں کھانا پکانے کے دوران ایل پی جی سلنڈر میں آگ لگنے سے ایک خاتون اور اس کے تین بچوں کی موت ہو گئی، جبکہ دو افراد بری طرح جھلس گئے ہیں، جن کا علاج جاری ہے۔ پولس کے مطابق منگل کی رات پوا کھلی نگر پنچایت کے تحت ناٹکا گاؤں میں محمد انصار کے گھر میں کھانا پکانے کے دوران ایل پی جی سلنڈر میں لیکیج کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی۔ اس واقعہ میں گھر کے تمام چھ افراد بری طرح جھلس گئے۔ سبھی کو فوری طور پر علاج کے لیے مقامی پرائمری ہیلتھ سینٹر لے جایا گیا، جہاں سے انھیں صدر اسپتال بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد ان سبھی کو بہتر علاج کے لیے پورنیہ ریفر کر دیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک خاتون، اس کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا علاج کے دوران فوت ہو گئے۔ مرنے والوں کی شناخت محمد انصار کی بیوی صاحبہ (30)، ان کی بیٹیاں انیشا (8) اور آروشی (4) اور بیٹے انیس (5) کے طور پر کی گئی ہے۔

جب مغل دور میں ہندو خطرے میں نہیں تھے تو اب کیسے ہو گئے؟

ٹی ایم سی لیڈر کیرتی آزاد کا بی جے پی پر سخت حملہ

کولکاتہ (ایجنسی) ترنمول کانگریس کے امیدوار اور سابق ہندوستانی کرکٹر کیرتی آزاد نے بی جے پی کی ہندو قوم پرستی کے دعوے اور ہندوؤں کے خطرے میں ہونے کے اس کے بیانیے پر سخت تنقید کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اگر بی جے پی 10 سال تک اقتدار میں رہنے کے باوجود ہندوؤں کے خطرے میں ہونے کا رونا رو رہی ہے تو اس سے شک پیدا ہوتا ہے کہ یہ سب وہ اقتدار میں واپسی کے لیے کر رہی ہے اور یہ ہندوؤں کے خطرے کی بات نہیں بلکہ بی جے پی کے خطرے کی بات ہے۔ بی جے پی کے سابق ایم پی اور مغربی بنگال کی بردھمان-درگاپور لوک سبھا سیٹ سے ٹی ایم سی کے امیدوار نے کہا کہ یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کا مسئلہ انتخابات کو فرقہ وارانہ بنانے کی ایک چال ہے کیونکہ بی جے پی کے پاس ایسا کوئی رپورٹ کارڈ نہیں ہے جو وہ عوام کے سامنے پیش کر سکے۔ نیوز پورٹل 'اے بی پی' پر شائع خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق کیرتی آزاد نے یو سی سی کے نفاذ سے متعلق کہا کہ ماضی میں بی جے پی کے ہندوؤں کے عدم تحفظ کے دعوے کو تاریخ جھٹلاتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ مغل دور حکومت میں ہندوؤں کو کوئی خطرہ نہیں تھا۔ انگریزوں کے دور حکومت میں وہ کسی مشکل میں نہیں تھے۔ آزادی کے بعد مختلف حکومتوں کے دوران بھی ہندوؤں کو کبھی کسی خطرے کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ پھر جب ایک ہندو قوم پرست پارٹی پچھلے 10 سالوں سے اقتدار میں ہے تو ہندو اچانک کیسے خطرے میں پڑ گئے؟

کیرتی آزاد نے کہا کہ اگر کوئی ہندو پارٹی ہندوؤں کو نہیں بچا سکتی تو اسے اقتدار سے باہر پھینک دیا جانا چاہیے۔ سچ تو یہ ہے کہ بی جے پی کے 10 سالہ رپورٹ کارڈ میں دکھانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ اسی لیے اس نے 'ہندو خطرے میں ہیں' کی بیان بازی کا سہارا لیا ہے اور دوسری برادری کے بارے میں خوف کا ماحول پیدا کیا ہے۔ 1983 ورلڈ کپ جیتنے والی کرکٹ ٹیم کے سابق کھلاڑی کیرتی آزاد نے کہا کہ اس تاریخی میچ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی ہماری ٹیم کی ریڑھ کی ہڈی بن گئی تھی۔ جب ہم نے کپ جیتا تو ہماری ٹیم میں ہندو کھلاڑی تھے، سید کرمانی کی شکل میں ایک مسلمان بھی تھا، بلوندر سندھو کی شکل میں ایک سکھ تھا اور روزر بنی کی شکل میں ایک عیسائی تھا۔ ہم سب نے مل کر جدوجہد کیا اور ہندوستان کے لیے پہلا ورلڈ کپ جیتا۔ یہ تمام مذاہب مل کر ملک کی آزادی کے لیے انگریزوں کے خلاف لڑ رہے تھے۔ کیرتی آزاد نے کہا کہ بی جے پی شروع سے کہتی رہی ہے کہ وہ یو سی سی لائے گی۔ یہ وعدہ اس نے 1998 اور 1999 میں بھی کیا تھا۔ 2014 میں بھی یو سی سی اس کے انتخابی ایجنڈے میں شامل تھا۔ گزشتہ دہائی میں جب بی جے پی کو حکومت میں مکمل اکثریت حاصل تھی تو یو سی سی کے نفاذ کو کس نے روکا؟ سچائی یہ ہے کہ یو سی سی ایک سیاسی بیان بازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ آزاد نے کہا کہ یو سی سی کو جرمنی جیسے ملک میں لاگو کیا جا سکتا ہے، جو ایک ہی مذہب کے لیے بنا تھا لیکن ہندوستان جیسے ملک میں نہیں۔ یہاں آپ کے پاس متنوع برادریوں، پس منظروں اور مذاہب کے لوگ ہیں۔

آئین کو مضبوط کرنے والے سبھی راستے بند کیے جا رہے ہیں

آسام میں پرینکا گاندھی نے بی جے پی پر عائد کیے کئی الزامات

گوہاٹی (ایجنسی) کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی پارٹی امیدواروں کو لوک سبھا انتخاب میں کامیابی دلانے کے لیے زور و شور سے انتخابی تشہیر کر رہی ہیں۔ آج وہ آسام کے دھبری میں تھیں جہاں مرکز کی مودی حکومت کے ساتھ ساتھ انھوں نے ریاست کی ہیمنت بسوا سرما حکومت کی عوام مخالف پالیسیوں سے عوام کو روشناس کرایا اور الزام لگایا کہ بی جے پی آئین کو مضبوط کرنے والے سبھی راستے بند کر رہی ہے۔ دھبری میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے بی جے پی پر کئی الزام عائد کیے اور عوام سے کہا کہ انھیں اقتدار سے بے دخل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ انھوں نے کہا کہ "یہ حکومت پوری طرح سے اپنے مفادات پر توجہ دیتی ہے۔ ان کا دھیان اس بات پر ہے کہ کمائی کیسے ہو۔ انھیں عوام کی پریشانیوں کی فکر نہیں ہے۔ آج بے روزگاری اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے، 70 کروڑ لوگ بے روزگار ہیں، لیکن حکومت کی توجہ اس طرف نہیں۔" آسام حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "آسام میں مافیاؤں کا راج چل رہا ہے۔ جب آپ کے وزیر اعلیٰ کانگریس پارٹی میں تھے تو ان کے خلاف سنگین الزام لگائے گئے تھے۔ بی جے پی میں جاتے ہی ان پر لگے سبھی الزامات دھل گئے۔ بی جے پی نے ایک واشنگ مشین تیار کی ہے جہاں بدعنوان لوگوں کو ڈال کر صاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ چیز سب سے پہلے انھوں نے آپ کے وزیر اعلیٰ (ہیمنت بسوا سرما) کے ساتھ کیا۔" پرینکا نے عوام سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ "یہ ایسی زمین ہے جہاں سے پورے ملک کو یہ پیغام جاتا ہے کہ پورا ملک ایک کنبہ ہے، اور اس ملک کے لیے ہم سب متحد ہو کر لڑیں گے۔" اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ کہتی ہیں "آپ آسام کے وزیر اعلیٰ کا موازنہ کانگریس کے وزرائے اعلیٰ سے کر کے دیکھیے۔ جب آپ تلنگانہ اور کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سے پوچھیں گے کہ کیا ہو رہا ہے، تو وہ بتائیں گے کہ ہم کانگریس کی گارنٹیوں کو پورا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف آسام میں مافیاؤں کا راج چل رہا ہے۔" راہل گاندھی کی بھارت جوڑو یاترا اور بھارت جوڑو نیائے یاترا کا تذکرہ کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "راہل گاندھی جی نے دو یاترائیں نکالیں۔ یاترا کا مقصد لوگوں کو پیغام دینا تھا کہ یہ ملک ہم سب کا ہے، ہم ایک ہیں۔ چاہے کسی کو اچھا لگے یا نہ لگے، راہل جی صرف سچ بولتے ہیں اور سچائی کے راستے پر ہی چلتے ہیں۔ سچائی کی روایت، ہمارے ملک کی روایت ہے۔ مہاتما گاندھی جی بھی سچائی کی راہ پر چلے تھے۔ ہماری تحریک آزادی کی بنیاد بھی سچائی اور عوام کی خدمت تھی۔" بی جے پی حکومت میں ہندوستانی آئین کو درپیش خطرہ کے بارے میں پرینکا گاندھی نے کہا کہ "آج ملک میں جیسی سیاست چل رہی ہے، اسے آپ کو گہرائی سے سمجھنا پڑے گا۔ ایک زمانہ میں میڈیا عوام کی نمائندگی کرتی تھی، اقتدار سے سوال کیا جا سکتا تھا۔ لیکن آج سبھی ادارے ایک پارٹی کے ساتھ کھڑی ہیں۔ چاہے وہ میڈیا ہو یا الیکشن کمیشن۔ آج جمہوریت اور آئین کو مضبوط کرنے والے سبھی راستے بند کیے جا رہے ہیں۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "آج بی جے پی لیڈران آئین کو بدلنے کی بات کر رہے ہیں۔ آئین نے آپ کو ووٹ دینے کا حق دیا، آئین نے آپ کو مساوات کا حق دیا، آئین آپ کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ آئین بی جے پی کا نہیں جو وہ بدل دیں گے۔ یہ آئین اس ملک کا ہے، آپ کا ہے۔ اسے کوئی نہیں بدل سکتا۔"

مہاراشٹر میں صرف ونچت بہوجن آگھاڑی نے ہی دیا 6 مسلم امیدواروں کو ٹکٹ

ممبئی، 30 اپریل (یو این آئی) مسلمانوں کے ووٹوں کی طلبگار کسی بھی بڑی سیاسی پارٹی نے لوک سبھا 2024 کے انتخابات میں ایک بھی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا ہے، صرف ونچت بہوجن آگھاڑی مہاراشٹرا کی واحد سیکولر سیاسی پارٹی ہے جس نے سب سے زیادہ 6 مسلم امیدواروں کو لوک سبھا انتخابات میں نمائندگی دی ہے۔ دلت رہنما پرکاش امبیڈکر کی قیادت والی ونچت آگھاڑی نے مہاراشٹرا کے سابق آئی پی ایس افسر عبدالرحمان کو دھولیہ سے انتخابی میدان میں اتارا ہے جبکہ اورنگ آباد شہر سے افسر خان اور کلیان نشست سے جمیل احمد کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ نیز ملک کی اقتصادی راجدھانی ممبئی سے بھی تین مسلم امیدواروں کو نمائندگی دی گئی ہے۔ جس میں ممبئی شہر کا قلب کہلائے جانے والے ساؤتھ ممبئی سیٹ سے افضل داؤدانی اور ساؤتھ سینٹرل سے ونچت بہوجن آگھاڑی کے ممبئی صدر ابوالحسن خان اور نارتھ ایسٹ سے دولت قادر خان کو امیدوار بنایا گیا ہے۔ سیکولرزم کی دعویدار کانگریس، راشٹروادی شرد پوار اور شیوسینا ادھو ٹھاکرے سمیت کسی بھی بڑی سیکولر سیاسی پارٹی نے مہاراشٹرا میں مسلم امیدواروں کو نمائندگی نہیں دی۔

منی پور: خاتون مظاہرین نے فوج کے قافلے کو روکا، 11 'شرپسندوں' کو جبراً رہا کرایا

امپھال: منی پور کے بشنو پور ضلع میں خواتین کی قیادت میں ہونے والے احتجاج کے دوران ایک بڑے گروپ نے ہندوستانی فوج کے قافلے کو روکا اور اسلحہ اور گولہ بارود سمیت حراست میں لیے گئے 11 شرپسندوں کو زبردستی رہا کرا لیا۔ پولس نے یہ اطلاع دی۔ منی پور پولس نے اپنے بیان میں کہا کہ گشت کے دوران فوج کی مہار رجمنٹ کے دستے نے پولس کی وردی میں ملبوس مسلح شرپسندوں کو روک کر حراست میں لے لیا تھا۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی نے نامعلوم اہلکاروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ فوج کمبی کے علاقے میں گشت کر رہی تھی جب انھوں نے دو ایس یو وی کو روکا۔ ایک عہدیدار نے بتایا کہ فوجی جوانوں کو دیکھ کر دونوں گاڑیوں میں سوار لوگ اپنے ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ منی پور پولس نے کہا کہ مہار رجمنٹ کے سپاہیوں نے تین اے کے رائفلیں (7 میگزین اور 210 کارتوس)، پانچ انساس (13 میگزین اور 260 کارتوس)، دو ایس ایل آر (9 میگزین اور 180 کارتوس)، دو ہینڈ گرنیڈ اور بلٹ پروف جیکٹس اور دیگر اشیاء شرپسندوں سے ضبط لیں۔ تاہم تھوڑی دیر بعد میرا پیبس - میتی خواتین کا ایک شہری گروپ موقع پر جمع ہوا اور مطالبہ کیا کہ اسلحہ ان کے حوالے کیا جائے۔ منی پور پولس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر جاری کردہ ایک بیان میں کہا، "خواتین کے ایک گروپ نے سیکورٹی فورسز کی نقل و حرکت کو روکنے کے لیے جمع ہو کر سڑک بلاک کر دی۔

زبان کے بہتر استعمال اور خوبصورت تحریر سے شخصیت میں استحکام پیدا ہوتا ہے: ڈاکٹر علی عباس

شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی کی جانب سے طلبہ کو ترغیب دلانے کے لیے 'اردو-فارسی کیمپ لگایا گیا

چنڈی گڑھ۔ اردو اور فارسی زبان کے درست استعمال سے نہ صرف ہماری شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے بلکہ ان زبانوں کے تلفظ سے دوسری زبانیں بھی نکھر جاتی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار کرتے ہوئے صدر، شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر علی عباس نے کہا کہ دنیا کی تقریباً سبھی زبانوں کی آوازیں اردو میں مل جائیں گی اور ان کی ادائیگی جس خوبصورتی سے اس زبان کا جاننے والا کر سکتا ہے، شاید کوئی دوسرا شخص نہ کر سکے جو اس زبان سے ناواقف ہے۔ ہندی، انگریزی، روسی، عربی، فارسی، جرمن، فرنچ اور ترکی جیسی دنیا کی بہت سی زبانوں کے الفاظ اردو بولنے والا بآسانی بول سکتا ہے۔ موجودہ دور میں اردو اور فارسی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے صدر شعبہ نے کہا کہ ان زبانوں میں روزگار کے بہت سے مواقع پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر ترجمہ نگاری آج کل ایک اہم اور بڑھتا ہوا روزگار بنتا جا رہا ہے۔ انھوں نے NEP کی سفارشات میں ہندوستانی زبانوں کی ترقی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ درس و تدریس کے کورس میں مختلف موضوعات کی کتابوں کے ترجمے ماڈرن ہندوستانی زبانوں میں کیے جا رہے ہیں جن میں سے ایک اردو بھی ہے۔ واضح ہو کہ یہ کیمپ اردو اور فارسی زبان کی ترویج و ترقی کی غرض سے لگایا گیا تھا جس کا بنیادی مقصد یونیورسٹی کے دیگر شعبوں کے طلبہ کو ان زبانوں کی اہمیت و افادیت سے روشناس کرانا تھا۔

شعبہ اردو سے ڈاکٹر زرین فاطمہ نے اردو شعر و ادب کی روشن تاریخ اور ہندوستان کی آزادی میں اردو زبان کی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے اسٹوڈنٹ سینٹر پر موجود طلبا کو اردو فارسی زبان سیکھنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ شعبہ فارسی کے استاد ڈاکٹر ذوالفقار علی نے فارسی زبان اور پنجاب کے رشتے پر گفتگو کرتے ہوئے طلبا کو تشویق دلائی کہ اردو اور فارسی زبان کسی زمانے میں پنجاب کی سرزمین پر عام بول چال کی زبان تھی اور آج بھی فارسی کے سیکڑوں الفاظ پنجابی زبان کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ شعبے کے سنیئر طالب علم مسٹر سدیپ سنگھ نے اردو اور فارسی زبان سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو اور فارسی نے ہمیں پنجاب اور پنجابیت سے مزید قریب کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انھوں نے فارسی اور اردو اشعار سنا کر یہ بھی بتایا کہ اچھی شاعری کس طرح زندگی کے بہت سے مسائل کا حل تلاش کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ ہم اردو فارسی کیوں سیکھیں کے عنوان سے لگائے گئے اس کیمپ میں شعبہ اردو کے ریسرچ اسکالر خلیق اعوان اور رضوانہ کوثر کے علاوہ گلفام، خادم حسین، پروین کمار، پردیپ کمار متل اور طاہر نے اردو اور فارسی غزلیں سنا کر سامعین کی بھرپور توجہ حاصل کی۔ اس کیمپ میں شعبے کے سبھی طلبا و طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام آن لائن اردو، فارسی کلاسز کا افتتاح

نئی دہلی (ایجنسی) غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی میں یکم مئی سے آن لائن اردو، فارسی کلاسز کا آغاز ہو گیا ہے۔ ان کلاسز کا مقصد اردو، فارسی کے مبادیات سے لوگوں کو واقف کرانا ہے۔ کلاسز کا افتتاح شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق صدر پروفیسر خالد محمود نے ایوان غالب میں یکم مئی کو شام ۴ بجے کیا۔ انھوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ زبان ہماری بنیادی ضرورت ہے، مثلاً میں پیشے سے ایک استاد رہا ہوں اگر مجھے اس زبان پر قابو نہیں ہوگا جس میں مجھے اپنی بات کہنی ہے یا دوسرے کو سمجھانی ہے تو میں اپنے پیشے کا بھی حق ادا نہیں کر سکتا۔ انسان جتنی زیادہ زبانوں کو جانتا ہے اس کی شخصیت میں اتنا ہی نکھار پیدا ہوتا ہے۔ میں غالب انسٹی ٹیوٹ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے بیسک تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے آن لائن کورسز کا انتظام کیا۔ اس اجلاس کی صدارت غالب انسٹی ٹیوٹ کے سکریٹری پروفیسر صدیق الرحمٰن قدوائی نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انھوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ غالب انسٹی ٹیوٹ کی سرگرمیاں صرف علمی مذاکروں اور سیمیناروں تک محدود نہیں، بلکہ اردو، فارسی کی بنیادی تعلیم کا بھی یہاں انتظام کیا جاتا ہے۔ گزشتہ کلاسز کا تجربہ بہت اچھا رہا اور طلبا کی طرف سے ہی یہ مطالبہ ہوا کہ اس طرح کے کورسز کو جاری رہنا چاہیے لہٰذا ایک بار پھر کلاسز کا آغاز ہو رہا ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ پچھلی بار کی طرح یہ کورس بھی کامیابی کے ساتھ مکمل ہوگا۔ شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی کی صدر پروفیسر نجمہ رحمانی نے اس اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انھوں نے جلسے کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ اردو کا ایک فعال ادارہ ہے اور یہاں کی سرگرمیوں سے ہم سب واقف ہیں لیکن آج جس کورس کا آغاز ہو رہا ہے مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ یہاں کے منتظمین نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ بنیادی تعلیم کے بغیر اعلیٰ تعلیم کا خواب مکمل نہیں ہو سکتا۔ اردو کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو سننے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ گنگا جمنی تہذیب کو سمجھنے کے لیے اور اس کو باقی رکھنے کے لیے اردو سے واقفیت بہت ضروری ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے کہا کہ غالب انسٹی ٹیوٹ میں اردو، فارسی کی کلاسز کا سلسلہ نیا نہیں ہے، پچھلی بار جن لوگوں نے اس کورس میں حصہ لیا ان کی پیش رفت کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی اور حوصلہ بھی ملا۔ اردو، فارسی کے استاد جناب طاہر الحسن نے بڑی محنت سے طلبا کو تعلیم دی اور مشق کرائی۔ مجھے پورا یقین ہے کہ اس بار کا سیشن بھی پہلے کی طرح کامیاب رہے گا۔ اردو فارسی کے استاد جناب طاہر الحسن نے کہا کہ اردو ایک شیریں زبان ہے اس کے سیکھنے سے شخصیت میں کشش پیدا ہوتی ہے اور فارسی کے ساتھ سیکھنا زبان کی کئی باریکیوں کا آسان بنا دیتا ہے۔ پچھلی بار کے طلبا کی کارکردگی بہت حوصلہ بخش رہی مجھے یقین ہے کہ اس مرتبہ بھی میرا تجربہ مختلف نہیں ہوگا۔

ڈمپل یادو نے بی جے پی کو بتایا جھوٹ کی فیکٹری

پی ایم مودی اور راہل کے بارے میں اپنی رائے کی پیش، اویسی کی بھی تعریف کی

مین پوری: یکم مئی (پی این ایس) بی جے پی جھوٹ کی فیکٹری ہے، یہ لوگوں کو دھوکہ دیتی ہے۔ ووٹروں کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرتی ہے۔ لیکن 10 سال اور سات سال کے دور اقتدار کے بعد اب ووٹر سمجھ رہے ہیں۔ اگر مہنگائی ہے تو سب کے لیے ہے، نوکریاں کسی طبقے کے لیے نہیں ہے۔ کسانوں کے پاس ایم ایس پی نہیں ہے۔ ڈبل انجن والی حکومت نے ملک اور ریاست کو تقسیم کر دیا ہے۔ لیکن اب لوگ باشعور ہو چکے ہیں۔ یہ باتیں رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو نے کہی ہیں۔ جب ڈمپل یادو سے پوچھا گیا کہ ووٹر آپ کو ووٹ کیوں دیں۔ ووٹر انڈیا الائنس کو کیوں ووٹ دیں، آپ کیا بدلیں گے؟ اس سوال کے جواب میں ڈمپل یادو نے کہا کہ جب ہم آئیں گے تو پتہ چلے گا۔ اس کا موازنہ دس سال پہلے کے دور حکومت سے کریں، پہلے چاول، آٹا، تیل اور چینی راشن میں ملتی تھی۔ اب صرف باجرہ ملتا ہے اور وہ بھی گرمیوں کے موسم میں۔ میرے خیال میں ووٹر باشعور ہیں۔ اب ان لوگوں نے راشن میں بھی چوری کی ہے۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی مافیاز کی پارٹی ہے۔ اس بارے میں جب ڈمپل یادو سے سوال پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس طرح کی نفرت جو پھیلائی جا رہی ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ موجودہ وزیر اعلیٰ نے خواتین کے خلاف کتنی حیرت انگیز تقریریں کیں؟ اگر ہم یوپی کے سی ایم سے پوچھیں کہ نوکریاں کہاں ہیں، بھرتیاں کیوں نہیں ہو رہی ہیں، پیپر کیوں لیک ہو رہے ہیں؟ آپ ہی ہیں جو پیپر لیک کر رہے ہیں، آپ کسی کو پکڑ نہیں پا رہے ہے، کیسے؟ بہت سی پوسٹیں خالی ہیں۔ خواتین کے خلاف گھناؤنے جرائم ہو رہے ہیں، یہ سب حکومت کی ناکامیاں

ہیں۔ ڈمپل یادو سے یہ پوچھنے پر کہ ان کا سب سے بڑا مخالف کون ہے، انہوں نے کہا۔ بی جے پی سب سے بڑی مخالف ہے۔ جب ان کے بہترین دوست کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہر کوئی دوست ہوتا ہے۔ بی جے پی کا نام لینے پر انہوں نے کہا نہیں، بی جے پی میں بھی اچھے لوگ ہوں گے۔ وہاں بھی بہت سے اچھے لوگ ہو سکتے ہیں۔ بی جے پی میں اپنے اچھے دوست کا نام بتانے پر انہوں نے کہا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ان کا کوئی اچھا دوست ہے یا نہیں۔

ایک خاص انٹرویو کے دوران کچھ سیاسی شخصیات کے بارے میں ڈمپل یادو سے ایک لفظ میں جواب مانگا گیا تو ڈمپل نے یوپی کے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کی شخصیت کو ایک لفظ میں بیان کرنے کے بجائے انہوں ے کہا کہ ان کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتی کیونکہ میں ان کے بارے میں سوچتی بھی نہیں۔ ڈمپل نے اپنے شوہر اکھلیش یادو کی تعریف ایک جنگجو کے طور پر کی ہے۔ اکھلیش یادو قنوج سے الیکشن لڑ رہے ہیں۔ وہیں ایک لفظ میں وہ راہل گاندھی کو عاجزی سے بھرا ہوا انسان قرار دیا۔ اپنی بیٹی ادیتی یادو کی شخصیت کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈمپل یادو نے کہا کہ وہ بہت ذہین ہے۔ ڈمپل نے چچا اور سسر شیو پال سنگھ یادو کو محنتی بتایا ہے۔ ڈمپل نے اے آئی ایم آئی ایم کے سربراہ اسد الدین اویسی کو ایک اچھا اسپیکر بتایا ہے۔ ڈمپل نے پی ایم مودی کو اچھا مقرر بتایا جبکہ پرینکا گاندھی واڈرا کو ایک اچھی سیاست دان قرار دیا۔ اور وزیر داخلہ امت شاہ کو ایک اچھے پولرائزنگ شخص کے طور پر بیان کیا۔

رائے بریلی میں پرینکا نہیں تو ووٹ نہیں کے پوسٹر لگائے گئے

رائے بریلی: یکم مئی (پی این ایس) پرینکا گاندھی کے رائے بریلی سے الیکشن نہ لڑنے کی خبروں کے درمیان گاؤں والوں نے کارروائی کی ہے۔ یہاں پر لوگ، پرینکا گاندھی کے ایک طرح سے کہا جائے تو دیوانے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ رائے بریلی سے پرینکا گاندھی الیکشن لڑیں۔ رائے بریلی میں تو پرینکا، نو ووٹ ※ کے پوسٹر لگائے گئے ہیں۔ گاؤں والوں نے پرینکا گاندھی سے الیکشن لڑنے کا مطالبہ کیا ہے۔ گاؤں والے چاہتے ہیں کہ اس بار کانگریس امیدوار صرف یہاں سے پرینکا گاندھی ہی ہوں اس کے لئے باقاعدہ پوسٹر لگائے ہیں کی پرینکا نہیں تو ووٹ نہیں۔ اتر پردیش کی ہائی پروفائل امیٹھی اور رائے بریلی لوک سبھا سیٹوں کے لیے پارٹی کے انتخاب پر جاری سسپنس کے درمیان ذرائعوں سے معلوم ہوا ہے کہ کانگریس لیڈر پرینکا گاندھی واڈرا کے لوک سبھا انتخابات میں حصہ لینے کا امکان نہیں ہے۔ ذرائع نے یہ بھی کہا کہ پرینکا گاندھی انتخابات کی مہم میں صرف حصہ لیں گی نہ کہ وہ خود انتخابات لڑیں گی۔ اور جہاں تک راہل گاندھی کے الیکشن لڑنے کی بات ہے تو کانگریس پارٹی امیٹھی یا رائے بریلی سے ان کے انتخاب لڑنے کے بارے میں حتمی فیصلہ 24 گھنٹے میں کرے گی۔ امیٹھی اور رائے بریلی دونوں میں 20 مئی کو انتخابات ہوں گے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں، مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی نے کانگریس کے گڑھ امیٹھی میں راہول گاندھی کو شکست دی تھی، جس کی انہوں نے 2004 سے 2014 تک نمائندگی کی تھی۔ راہل گاندھی اس سال کیرالہ کی وائناڈ لوک سبھا سیٹ سے دوسری مدت کے لیے ایم پی کا الیکشن لڑے ہیں جس پر 26 اپریل کو انتخابات ہوئے تھے۔ دریں اثنا، کانگریس کی سابق صدر سونیا گاندھی نے راجیہ سبھا میں اپنے شفٹ ہونے کی وجہ سے اس ماہ کے شروع میں رائے بریلی سیٹ کو خالی کر دیا جس کی وہ نمائندگی 2004 سے کر رہی تھیں۔

میرٹھ میں عازمین حج کے لئے تربیتی کیمپ کا انعقاد

میرٹھ: یکم مئی (پی این ایس) رواں سال میرٹھ سے حج کمیٹی کے ذریعہ سفر حج پر جانے والے عازمین کی تعداد قریب 871 ہے۔ ان تمام عازمین کے ویکسینیشن اور تربیت کے لئے میرٹھ میں مختلف مقامات پر ویکسینیشن اور تربیتی کیمپوں کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی ضمن میں آج میرٹھ کے فیض عام انٹر کالج میں حج تربیت اور ویکسینیشن کیمپ کا اہتمام کیا گیا، اس میں آج پہلے دن کیمپ میں قریب عازمین کو پولیو کی خوراک پلائی گئی اور منجائٹس کے ٹیکے لگائے گئے وہیں تربیتی کیمپ میں ارکان حج کے علاوہ سفر حج کے دوران کسی بھی مشکلات میں ان کی مدد کے لیے ایک ہیلپ لائن نمبر بھی دیا جا رہا ہے۔ تاکہ دوران حج میں آنے والی پریشانی سے بچا جا سکے۔ اس کے علاوہ عازمین کو ان کے سامان کے انشورنس اور حادثات سے بچنے کے لئے اہم جانکاری بھی فراہم کرائی جا رہی ہے تاکہ سفر حج کے دوران عازمین کو کسی قسم کی دشواریوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ویکسینیشن کا پروگرام میرٹھ کے فیض عام انٹر کالج کے علاوہ مدرسہ حسینہ لساڑی روڈ کے ساتھ مدرسہ نور الاسلام شاہ پیر گیٹ میں رکھا گیا تاکہ سبھی عازمین حج کو ویکسینیشن کے ساتھ ٹیکے بھی لگائے جا سکیں۔

پروفیسر محمد ریحان، این آئی ایس ای کے ڈائریکٹر جنرل مقرر

علی گڑھ: یکم مئی (پی این ایس) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے الیکٹریکل انجینئرنگ شعبہ کے استاد پروفیسر محمد ریحان کو وزارت جدید و قابل تجدید توانائی، حکومت ہند کے ممتاز ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سولر انرجی (این آئی ایس ای) کا ڈائریکٹر جنرل مقرر کیا گیا ہے۔ وزارت جدید و قابل تجدید توانائی، حکومت ہند کے ممتاز ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سولر انرجی (این آئی ایس ای) کا ڈائریکٹر جنرل علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) کے الیکٹریکل انجینئرنگ شعبہ کے استاد پروفیسر محمد ریحان کو مقرر کیا گیا ہے انھوں نے گروگرام میں واقع اس ادارے میں اپنے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ ڈائرکٹر جنرل کے عہدے پر پروفیسر ریحان کا انتخاب سینئر افسران اور ماہرین پر مشتمل ایک پینل نے گزشتہ دسمبر میں کیا تھا، جس کی توثیق حکومت ہند کی کابینہ کی تقرری کمیٹی نے کی۔ وہ این آئی ایس ای میں تین سال کی ابتدائی مدت کے لیے ڈیپوٹیشن پر خدمات انجام دیں گے جس میں مزید دو سال کی توسیع ممکن ہے۔ اے ایم یو میں الیکٹریکل انجینئرنگ شعبہ کے استاد پروفیسر ریحان نے اے ایم یو میں خاص طور سے اسمارٹ گرڈ اور سولر انرجی کے شعبوں میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ یہ تجربہ این آئی ایس ای کے اغراض و مقاصد اور اہداف سے ہم آہنگ ہے۔ اے ایم یو میں ڈاکٹر ریحان کی قیادت میں کیمپس ڈسٹری بیوشن گرڈ میں 5.6 ایم ڈبلیو پی سولر پی وی پلانٹس کے انضمام کا عمل پورا کیا گیا، جو ملک کے کسی بھی تعلیمی ادارے میں انجام پذیر بڑی شمسی تنصیبات میں سے ایک ہے۔ انہوں نے 20 کروڑ روپے مالیت کے ایک اہم منصوبے 3.3 ایم ڈبلیو پی سولر فارم کے پروجیکٹ کی بھی ماہرانہ قیادت کی۔ اے ایم یو کے مرکز برائے گرڈ انٹیگریٹڈ گرین و قابل تجدید توانائی کے بانی ڈائریکٹر کے طور پر انھوں نے قابل تجدید توانائی کے محاذ پر مختلف چیلنجوں پر بخوبی قابو پایا۔ انھیں کی رہنمائی میں اے ایم یو کے اس مرکز نے این آئی ایس ای کے اشتراک سے گرین انرجی اور پائیدار ترقی پر ایک جوائنٹ ایم ٹیک پروگرام شروع کیا، جو کہ سبز توانائی کی طرف منتقلی اور قومی تعلیمی پالیسی کے حوالے سے قومی ترجیحات میں شامل ہے۔ ڈاکٹر ریحان نے اسمارٹ گرڈ، سولر انرجی اور سنکروفیسرز پیمائش کے شعبوں میں ریسرچ اسکالرز کی خاطر خواہ رہنمائی کی ہے جن میں سے کئی کو پرائم منسٹر ریسرچ فیلوشپ حاصل ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ توانائی کی بچت اور بجلی ڈھانچہ کی جدید کاری میں سرکاری اور نجی ادارے ان کی مہارت و مشاورت سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔

گندم خرید مرکز پر گیہوں کی خریداری کا آغاز

دیوبند: یکم مئی (ایچ ایف خان) دیوبند علاقہ میں گیہوں کی کٹائی کا کام تقریباً 70 فیصد مکمل ہو گیا ہے باقی 30 فیصد گیہوں کٹائی اور تھریسنگ کا جاری ہے، باوجود اس کے دیوبند کی اناج منڈی پر آر ایف اے سی، ایف سی آئی اور منڈی پریشد کے ذریعہ قائم کئے گئے گندم خرید مراکز پر 4400 کوئنٹل گندم خریدی جا چکی ہے، واضح ہو کہ اس مرتبہ یکم اپریل سے گیہوں خرید مراکز کھل گئے تھے۔ ایس ڈی ایم دیوبند انکر ورما نے بتایا کہ متعلقہ افسران کو ربیع خرید سال 2024-25 میں ترجیحات کی بنیاد پر دیوبند علاقہ کے لئے موصول ہدف کے برعکس صد فیصد گیہوں خریدنے سمیت خرید مراکز احاطے کی صفائی ستھرائی کے علاوہ تمام بندوبست کو درست رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ منڈی میں گیہوں لیکر آنے والے کسانوں کو کوئی دقت نہ ہو اس کے لئے بھی احکامات جاری کر دئے گئے ہیں۔

دار العلوم منظر حق ٹانڈہ میں عازمین حج کے لئے تربیتی اور ٹیکہ کاری کیمپ 4 مئی کو: حاجی اشفاق

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) ریاستی حج کمیٹی کی ہدایت پر ٹانڈہ شہر میں واقع دار العلوم منظر حق میں ضلع کے تمام عازمین حج کے لئے مورخہ 4 مئی بروز سنیچر کو تربیتی اور ٹیکہ کاری کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ یہ جانکاری دیتے ہوئے دار العلوم منظر حق کے منیجر حاجی اشفاق احمد نے بتایا کہ کیمپ میں صبح 10 بجے سے ماہر ٹرینروں کے ذریعے ارکانِ حج کی ادائیگی اور دعا کے آداب بھی سکھائے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کیمپ میں محکمہ صحت کے ذریعے عازمین کو انفلوئنزا انجکشن اور پولیو کی خوراک پلائی جائے گی۔ حاجی اشفاق نے فریضۂ حج کے لئے نامزد بھی افراد سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ اپنے کور نمبر اور ایک عدد پاسپورٹ سائز فوٹو کے ساتھ مقررہ وقت پر کیمپ میں ضرور شرکت کریں۔ انہوں نے بتایا کہ مزید معلومات کے لئے دفتر دار العلوم منظر حق ٹانڈہ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

دار العلوم مظفریہ میں مفتی اقبال احمد کی زیر قیادت مناسکِ حج کیلئے جاری تعلیمی وتربیتی کیمپ اختتام پزیر

سہارنپور (احمد رضا) عالم دین مفتی محمد ناصر ایوب ندوی نے بتایا ہے کہ سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی بڑے تزک و احتشام کے ساتھ تجربات کی روشنی میں معلم الحجاج حضرت الحاج مولانا بلال احمد مظاہری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق استاذ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کے صاحبزادہ وجانشین مولانا مفتی اقبال احمد مظاہری ناظم اعلیٰ جامعہ دار العلوم مظفریہ خانقاہ بلالیہ سہارنپور کی زیر قیادت جامعہ کی وسیع و عریض مسجد میں عازمین حج کی سہولت کے لئے دس روزہ تعلیمی وتربیتی کیمپ منعقد کیا گیا جو آج اختتام پزیر ہوا یہ قابل تعریف کارکردگی ہے امید ہے کہ اس کیمپ سے اہل اسلام کو کافی سہولیت ہوگی سبھی معنوں میں مفتی اقبال احمد نے اس تعلیمی وتربیتی کیمپ میں دروس کی خدمت انجام دے کر سبھی عازمین حج کے لئے سہولت پیدا کر دی ہے اس تعلیمی وتربیتی کیمپ میں مفتی اقبال احمد نے قرآن وسنت کی روشنی میں فضائل حج وعمرہ بیان کرتے ہوئے آداب حج وحاضری مدینہ منورہ کا ایسا نقشہ کھینچا کہ حاضرین کو لگا کہ ہم ان مقامات مقدسہ کو گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس موقعہ پر تلبیہ سمیت بہت سی دعائیں اور صلوۃ وسلام کے صیغے یاد کرائے گئے اور حج کے پانچ دنوں کے ارکان قیام مکہ ومدینہ قیام منیٰ میدان عرفات مزدلفہ جمرات قربانی حلق طواف سعی وغیرہ کے متعلق تفصیل سے عازمین حج کو بتلایا اور سکھلایا مفتی اقبال احمد نے اپنی گفتگو کے دوران بار بار متوجہ کیا کہ جب ہم سیکھے ہوئے طریقہ کے مطابق حج وعمرہ کریں گے تو کوئی مسئلہ پیش نہیں آئے گا اور جب ہم سیکھ کر نہیں کریں گے تو مسائل پیش آ جائیں گے اس لئے اپنے مسلک کو چھوڑو نہیں اور دوسرے کے مسلک کو چھیڑو نہیں اور اگر کوئی مسئلہ پیش آ جائے تو اپنے علماء اور حج کے ماہرین سے ضرور رابطہ کریں کیونکہ حج کا معاملہ بہت نازک ہے سال میں صرف ایک بار ہوتا ہے مثال کے طور پر اگر ہم نے طواف زیارت نہیں کیا اور ہم ایسے ہی اپنے وطن واپس آ گئے تو آئندہ حج کے ایام میں جب تک اس کی قضا نہیں ہوگی تب تک بیوی حلال نہیں ہوگی اس طرح اور بہت سے مسائل ہیں جن کا معلوم ہونا بہت ضروری ہے! شرکاء میں کثیر تعداد میں عازمین حج مرد وخواتین نے شرکت کر کے تربیت حاصل کی اور عازمین کے علاوہ مختلف مقامات کے معلمین حج اور دیگر لوگوں کی شرکت بھی رہی مولانا مفتی نہال احمد مظاہری، استاذ مدرسۃ الشیخ محمد زکریا سہارنپور، حافظ نصیر احمد اسعدی مؤسس مجلس دعوت فکر وعمل سہارنپور۔ قاری محمد انور سہارنپوری امام وخطیب مسجد رحیمیہ ڈیفنس کالونی سہارنپور۔ مفتی محمد ناصر ایوب ندوی رفیق شعبۂ خادم الحجاج فیض العلوم خانقاہ بوڑیہ، مولانا فہیم احمد مظاہری استاذ مرکز علوم الشریعہ سہارنپور، مولوی قاری محمد اسامہ متعلم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، مفتی محمد اسماعیل مظاہری، قاری محمد معروف فرقانی، قاری ذوالفقار، اساتذۂ دار العلوم مظفریہ اور کے نام قابل ذکر ہیں، جبکہ مولوی محمد حذیفہ، قاری شمال احمد، نسیم بھائی اور ان کے رفقاء نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم رول ادا کیا!

اعظم گڑھ: روڈویز کی بس سلنڈروں سے لدے ٹرک سے ٹکرائی، آٹھ افراد زخمی

اعظم گڑھ: یکم مئی (پی این ایس) ضلع کے بردہ تھانہ علاقے کے سرائے موہن گاؤں کے قریب بدھ کو سلنڈر سے بھرے ٹرک اور روڈویز کی بس کے درمیان آمنے سامنے تصادم ہوا۔ اس حادثے میں آٹھ افراد زخمی ہو گئے۔ دونوں گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔ موقع پر پہنچی ایمبولینس نے زخمیوں کو علاج کے لیے پی ایچ سی ٹھکما پہنچایا۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ کوئی بھی شدید زخمی نہیں ہوا ہے۔ پریاگ راج ضلع کے زیرو روڈ ڈپو سے بس بدھ کو اعظم گڑھ کے راستے گورکھپور جا رہی تھی۔ بس ابھی بردہ تھانہ علاقہ کے سرائے موہن بازار پہنچی تھی۔ پارٹی کے امیدوار کی نامزدگی کا جلوس اس لین پر نکل رہا تھا جس سے بس نے جانا تھا۔

کانگریس اور اتحادی جماعتوں کے قائدین نے روڈ شو کا کیا آغاز

مہاراج گنج۔ انڈیا الائنس لوک سبھا کے امیدوار اور کانگریس ایم ایل اے وریندر چودھری نے بدھ کو سینکڑوں چار پہیہ گاڑیوں کے ساتھ روڈ شو کر کے اپنی مضبوط موجودگی کا احساس دلایا۔ وریندر چودھری کا روڈ شو فاریندا مہاراج گنج روڈ پر واقع مہادیوا چورا ہے سے صبح تقریباً 9 بجے شروع ہوا۔ قافلے میں شامل ایک بس توجہ کا مرکز بنی جس پر کانگریس، اتحادی پارٹی کے لیڈروں اور امیدوار وریندر چودھری کی برانڈنگ چھپی تھی۔ تقریباً پانچ سو چار پہیہ گاڑیوں کا روڈ شو کانگریس اور ایس پی کے جھنڈوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ اس دوران کانگریس، ایس پی اور عام آدمی پارٹی کے تمام بڑے لیڈر اور ریاستی سطح کے عہدیدار موجود تھے۔ لوک سبھا امیدوار وریندر چودھری نے اس روڈ شو کو جن آشیرواد یاترا کا نام دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس روڈ شو کا مقصد خدا نما ووٹروں سے آشیرواد اور حمایت کی درخواست کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکمرانی کی ہر حرکت ہر روز بے نقاب ہو رہی ہے۔ ویکسین بنانے والی کمپنی نے جو کورونا کے دور میں دھوم مچائی تھی اس نے اعتراف کیا ہے کہ اس کی بنائی گئی ویکسین ہارٹ اٹیک جیسی مہلک بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔ مودی جی نے اس ویکسین کو بنانے والی کمپنی سے کروڑوں روپے کے انتخابی بانڈ لیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کی مودی حکومت دنیا کی پہلی حکومت ہے جس نے پیسے اور طاقت کے لیے اپنے ہی شہریوں کی جانوں سے کھیلا ہے۔ وریندر چودھری نے کہا کہ بار بار خواتین کی طاقت اور خواتین کو بااختیار بنانے کی بات کرنے والے مودی کی حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اقتدار اور حکومت کی خاطر کرناٹک میں ایک ایسی پارٹی سے غلطیاں کی ہیں جس کے رکن پارلیمنٹ ایک یا دو نہیں بلکہ جنسی استحصال کے مجرم ہیں۔ ہزاروں لڑکیاں، انہوں نے کہا کہ ابھی کچھ دن پہلے انہوں نے اس بدمعاش کے ساتھ اسٹیج شیئر کیا اور اسے ووٹ دینے کی اپیل کی۔ کہا جاتا ہے کہ جب سابق وزیر اعظم کے پوتے اجول ریوانا کے بارے میں سچائی سامنے آئی جس پر بدتمیزی کا الزام تھا تو اسے بڑی آسانی کے ساتھ جرمنی فرار ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ مہادیو سے شروع ہونے والا روڈ شو مجوری، پاڑوال، بابھنولی، سسوا، نکلاؤل، تھوتھی باری سے ہوتا ہوا فرینڈہ شہر کے امبیڈکر تیراہے پر اختتام پذیر ہوا۔ اس دوران کانگریس کے ضلع صدر شرد سنگھ، ایس پی کے ضلع صدر رودیا ساگر یادو، نیر دیش منگل، عام آدمی پارٹی کے پشوپتی ناتھ گپتا، سنتوش سریواستو، پرنتے گوتم، راہول شرما، ڈاکٹر رام نارائن چورسیا، پی سی سی ممبر وجے سنگھ، سابق چیئرمین جنیے پرکاش لال، اور دیگر موجود تھے۔ اس موقع پر سابق ضلع پنچایت رکن رام پیارے پرساد، ایڈوکیٹ سدھیش موہن، نور عالم، سکندر عالم، ونود سنگھ، سابق ایم ایل اے شری پیٹ آزاد، سابق ایم ایل اے سدا ما پرساد، بندریش کنوجیا، رتنے سنگھ وجے سنگھ اور کانگریس اور اتحادی جماعتوں کے ہزاروں کارکنان موجود تھے۔

ڈاکٹر وصی بیگ بلال کو حسن کارکردگی ایوارڈ

ڈاکٹر وصی بیگ بلال کو حسن کارکردگی ایوارڈ

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) علی گڑھ کے ڈاکٹر محمد وصی بیگ "بلال" علیگ کو گلوبل رائٹرز ایسوسی ایشن اٹلی کی طرف سے حسن کارکردگی ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ اے سی این کالج آف انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ اسٹڈیز کے ڈائریکٹر اور دی الیگز فاؤنڈیشن کے بانی اور مینیجنگ ٹرسٹی ڈاکٹر وصی بیگ بلال کو گلوبل رائٹرز ایسوسی ایشن، اٹلی کی طرف سے "حسن کارکردگی" ایوارڈ دیا گیا۔ ڈاکٹر وصی بیگ 8 / کتابوں کے مصنف ہیں اور معروف بین الاقوامی جرائد میں ان کے 960 / مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ وہ ایک نوجوان شاعر، کالم نگار، ماہر تعلیم، منتظم اور کئی قومی اور بین الاقوامی ایوارڈز حاصل کر چکے ہیں۔ ان کا نام ''انٹرنیشنل بک آف ریکارڈز'' اور ''لندن بک آف ریکارڈز'' میں شامل ہے۔ ڈاکٹر بیگ نے گلوبل رائٹرز ایسوسی ایشن کے جیوری ممبران کا شکریہ ادا کیا اور زیب النساء زیبی کا اس ایوارڈ کے لیے سفارش کرنے پر خصوصی شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر بیگ نے یہ ایوارڈ اپنے استاد شاعر حمید خضر اور اپنے مخلص دوست ڈاکٹر مجیب شہزر، راشد حسین راہی، اصغر یاسر، آفتاب کامل کو ہمیشہ متحرک کرنے پر وقف کیا۔ ڈاکٹر بیگ نے کہا کہ ان کی یہ تمام کامیابیاں والد محمد نثار بیگ مرحوم اور والدہ جعفری بیگم کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ ڈاکٹر بیگ نے اپنی اہلیہ عاصمہ پروین اور اے سی این کالج آف انجینئرنگ اینڈ مینجمنٹ اسٹڈیز کی انتظامیہ اور اپنے معاون عملہ کا شکریہ ادا کیا۔

مودی حکومت میں جمہوریت اور آئین کو کوئی خطرہ نہیں ہے: رتیش پانڈے

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) اپوزیشن کے لوگ جھوٹی افواہیں اور وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلا رہا ہے۔ یہ باتیں بی جے پی امیدوار رتیش پانڈے نے حلقہ اسمبلی ٹانڈہ میں عوامی رابطے کے دوران کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مودی حکومت میں جمہوریت اور آئین کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مودی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیمیں جو دلتوں، مزدوروں اور غریبوں کو بلا تفریق فراہم کی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کے لوگوں کو یہ سب پسند نہیں ہے۔ اس لئے وہ جھوٹی افواہیں پھیلا رہے ہیں۔ ان کے جھوٹی افواہوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ رتیش پانڈے نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعے چلائی گئی فلاحی اسکیموں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں میں پردھان منتری آواس یوجنا، غریبوں کی صحت کے لئے آیوشمان کارڈ، کسان سمان ندھی، ماؤں اور بہنوں کے لئے پردھان منتری اجولا یوجنا، ہر گھر کے لئے جل یوجنا جیسی تمام یوجنائیں ملک کے باشندوں کو بلا تفریق دستیاب ہو رہی ہے۔ رتیش پانڈے نے براہیم پور کسما، صدر پور، کشمیریہ میں منعقد چوپال کو خطاب کیا۔ اس دوران گاؤں کے باشندوں نے گل پوشی کر کے رتیش پانڈے کا پرتپاک استقبال کیا۔ انہوں نے چوپال کو خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کی "مودی کی گارنٹی" کو تفصیل سے بتایا اور بی جے پی کے لئے ووٹ مانگے۔ اس موقع پر رام صورت موریہ، رمیش چندر گپتا، سابق رکن اسمبلی سنجو دیوی، راجیش سنگھ، آشیش مشرا، تیجسوی جیسوال، رام دھانی، راکیش یادو سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

سڑک حادثہ: باراتیوں کی کار جنگل میں درخت سے ٹکرا کر پلٹی

دولہے کی دادی سمیت 3 افراد جاں بحق

پیلی بھیت: یکم مئی (پی این ایس) یہاں کے پورن پور علاقے میں ہری پور جنگل میں باراتیوں کی انووا کار بے قابو ہو کر درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ حادثے میں دولہا نروتم کی نانی رینوکا (70)، دو نانی کنچن سرکار (60)، اتراکھنڈ کے ستارگنج میں شکتی فارم کے رہنے والے ویشوکا منڈل (45) کی موت ہو گئی، جب کہ سات افراد زخمی ہو گئے۔ حادثے میں کار ڈرائیور بھی زخمی ہوا جسے پولیس نے حراست میں لے لیا۔ یہ واقعہ منگل کی رات تقریباً 15.8 بجے دھنرا گھاٹ روڈ پر ہری پور جنگل میں پیش آیا۔ کار میں بارات اتراکھنڈ کے شکتی فارم کے رہنے والے دیپانکر کے بیٹے نروتم کی شادی میں شرکت کے لیے گاؤں راہل نگر لیبر کالونی جا رہی تھی۔ اس کی شادی راہل نگر کی رہنے والی انیتا کی بیٹی ہیما (20) سے طے ہوئی۔ بارات انووا سمیت چار گاڑیوں میں آئی۔ ہری پور جنگل میں انووا کار خرابی کے باعث بے قابو ہو کر سڑک پر گھسیٹ کر درخت سے ٹکرا کر الٹ گئی۔ اس حادثہ میں زخمی ہونے والوں میں رینوکا (70) بیوی جتیش منڈل ساکن شکتی فارم، کنچن منڈل (60) بیوی تارک منڈل ساکن بیکنٹھ پور، ویشوکا منڈل بیوی تاپک منڈل، گنیش منڈل (27) ساکن ہیں۔ شکتی فارم کے، نہال کھرجی، ساکن ٹیگور نگر، ستار گنج (19)، گووند (43) ساکن بیکنٹھ نگر، منیش منڈل (14) ولد منوج، شکتی فارم کے رہنے والے امیش سرکار (22)۔ بیکنٹھ نگر کے دیپانکر منڈل (17) ولد تارک منڈل ساکن شکتی فارم، انووا ڈرائیور نارائن پرمانک (30) زخمی ہو گئے۔ کوتوال سنجیو کمار نے پولیس ٹیم کی مدد سے زخمیوں کو سی ایچ سی پہنچایا۔ ڈاکٹر نے رینوکا، کنچن سرکار، ویشوکا منڈل کو مردہ قرار دیا۔ پولیس نے تینوں لاشوں کا پوسٹ مارٹم کر کے ورثاء کے حوالے کر دیا۔ ایس ڈی ایم راجیش کمار شکلا، سی او سٹی پرتیک دہیا نے سی ایچ سی پہنچ کر زخمیوں سے واقعہ کی جانکاری لی۔ گنیش منڈل سمیت دو کو سی ایچ سی سے ضلع اسپتال ریفر کیا گیا۔ کوتوال سنجیو کمار شکلا نے کہا کہ شکایت ملنے کے بعد رپورٹ درج کر کے کارروائی کی جائے گی۔ منگل کی رات بارات کا انتظار کرنے والی انیتا کے گھر شادی کا خوشی کا ماحول تھا۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی سوگ کی فضا پھیل گئی۔ گاؤں کے بہت سے لوگ موقع پر پہنچ گئے۔ آدھی رات کو دولہا اور شادی کے چار پانچ مہمان گاؤں پہنچ گئے۔ شادی کی رسموں کو مکمل کرنے کے بعد، بارات دن ٹوٹنے سے پہلے روانہ کر دی گئی۔

اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا انعقاد

دیوبند: یکم مئی (ایچ ایف خان) اسلامیہ گروپ آف کالج دیوبند میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں اگنو کی ریسورس پرسن محترمہ سویتا متل نے مہمان خصوصی کے طور شرکت کی۔ منعقدہ پروگرام میں سویتا متل نے بتایا کہ تمام اے آئی سی ٹی ای منظور شدہ ادارے انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی مینجمنٹ، ڈیزائن، ہوٹل مینجمنٹ اور کیٹرنگ ٹیکنالوجی اپلائیڈ آرٹ اینڈ کرافٹ، پلاننگ اور کمپیوٹر ایپلیکیشن کے بنیادی اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام کے لئے درخواست دینے کے اہل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی نظام کی ترقی کے لیے فیکلٹی ڈیولپمنٹ پروگرام سب سے اہم ہے۔ ایف ڈی پی کے ذریعے شرکاء معاشرے کی بہتری کے ساتھ ساتھ قوم کی تعمیر اور اپنے کیریئر کی ترقی میں اپنے کردار کے بارے میں سمجھ پیدا کر سکتے ہیں۔ اس دوران اسلامیہ ڈگری کالج اور اسلامیہ کالج آف لا دیوبند کے اساتذہ سمیت جملہ اسٹاف موجود تھا۔

پولیس فورس نے گاؤں بھنیڈا میں ہسٹری شیٹروں اور گوکشوں کے مکانوں پر دبش دی

دیوبند: یکم مئی (ایچ ایف خان) جرائم پیشہ افراد کے خلاف شروع کی گئی مہم کے تحت سی او دیوبند اشوک کمار سسودیا اور دیوبند کوتوالی انچارج سنجیو کمار کی قیادت میں پولیس فورس نے گاؤں بھنیڈا کے مختلف مقامات پر فلیگ مارچ کر عوام سے امن وامان بنائے رکھنے کی اپیل کرتے ہوئے ہسٹری شیٹروں اور گوکشوں کے مکانوں پر دبش دی، کوتوالی انچارج سنجیو کمار نے بتایا کہ جرائم پیشہ افراد کے خلاف شروع کی گئی مہم کے تحت ہسٹری شیٹروں اور گوکشوں کے مکانوں پر دبش دی گئی ہے، سی او اشوک کمار سسودیا نے بتایا کہ شرپسند عناصر پر سخت نظر رکھی جا رہی ہے، اگر کوئی شخص خلاف قانون کوئی کام کرتا نظر آئے تو اسے فوراً حراست میں لے لیا جائیگا اور اسکے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

بی جے پی آئی سی یو میں، وداعی یقینی: اکھلیش یادو

ووٹنگ کے ذریعہ بی جے پی کو لگائیں ہار کا انجکشن: شیوپال

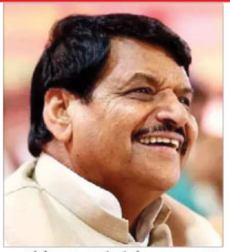

اٹاوہ: یکم مئی (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے لوک سبھا الیکشن میں انڈیا اتحاد کی بڑی جیت کا دعوی کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی آئی سی یو میں ہے اور چار جون کو اس کی وداعی یقینی ہے۔ مین پوری پارلیمانی سیٹ سے ایس پی امیدوار اور بیوی ڈمپل یادو کی حمایت میں انڈیا اتحاد کی ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یوم مزدور پر ہندوستان میں 83 فیصدی بے روزگار ہیں۔ بی جے پی آئی سی یو میں جائے گی۔ جون میں بی جے پی کا جانا طے ہے۔ اجودھیا میں وزیر اعظم نریندر مودی کے مجوزہ روڈ شو کے سلسلے میں ایک سوال پر انہوں نے کہا× روڈ شو سے کچھ نہیں ہوتا ہے۔ دس سال میں عوام کو کچھ شو کیا نہیں ہے بلکہ غریبی بے روزگار مہنگائی دے دی ہے۔ آج یکم مئی ہے اور اسی مئی میں بی جے پی جانے والی ہے۔ انہوں نے کہا× آپ نے دیکھا ہے کہ ویکسین بنانے والی کمپنی سے بی جے پی نے چندہ وصول لیا۔ 80 فیصدی عوام کو یہ ویکسین لگی ہے۔ عوام کی جان خطرے میں ڈال دی۔ سائنس اور ماہرین کہتے ہیں کہ اس وجہ سے نہ صرف ہارٹ اٹیک اور کچھ بیماریاں بھی ہوسکتی ہیں۔ اس کا جواب کون دے گا یہ تو ضابطہ اخلاق کی بڑی خلاف ورزی بی جے پی نے کی ہے۔ بی جے پی نے ہمارے اور آپ کے ہیلتھ سے کھلواڑ کیا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ آج یوم مزدور ہے اور محکمہ محنت کی رپورٹ کہتی ہے کہ ملک میں 83 فیصد نوجوان بے روزگار ہیں، کسان ناخوش ہیں اور نوجوانوں کے پاس روزگار نہیں ہے۔ دراصل بی جے پی حکومت بھروسے کے قابل نہیں ہے۔ اس حکومت نے اپنے فیصلوں سے ملک کے عوام کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ بی جے پی حکومت کی نوٹ بندی، جی ایس ٹی، الیکٹورل بانڈ متعارف کرانے کے فیصلوں سے مہنگائی، بے روزگاری اور بدعنوانی میں اضافہ ہوا ہے۔ ایس پی سربراہ نے کہا جسونت نگر کے لوگوں نے اپنا ذہن بنا لیا ہے۔ ایک ایک ووٹ ایس پی کے حق میں جانے والا ہے۔ ریاست کے وزیر اعلی یہاں آئے تھے، انہوں نے بھی پیچھے کی طرف گنتی کی۔ وہ تو پرساد کو چورن سمجھتے ہیں۔ وزیر اعلی جب بھی ایوان میں چچا کو دیکھتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں۔ یہاں جسونت نگر میں وہ ووٹ مانگنے کی رسم پوری کر کے گئے ہیں۔ جب چچا نے علاج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو ووٹ سے کیسے علاج کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب بی جے پی کو معلوم ہوا کہ گاؤں کے لوگ اپنے خاندانوں کو چلانے کے لیے فوج میں شامل ہو رہے ہیں تو انہوں نے چار سال کی نوکری کر دی۔ انڈیا اتحاد کی حکومت آئی تو چار سال کی نوکری ختم کر کے پرانا نظام نافذ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے بڑے لوگوں کے 16 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے معاف کئے۔ ہم حکومت میں آئے تو لاکھوں کسانوں کا قرض معاف کر دیں گے۔

سماج وادی پارٹی (ایس پی) جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو نے بدھ کو کہا کہ عوام ووٹ کے ذریعہ بی جے پی کو ہار کا ایسا انجکشن لگائیں کہ اس کا درد دہلی تک محسوس ہو۔ مین پوری پارلیمانی سیٹ سے پارٹی امیدوار ڈمپل یادو کی حمایت میں اٹاوہ ضلع کے جسونت نگر اسمبلی حلقے کے رائے نگر۔ بلرئی اور دھنوا گاؤں میں عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا× بھلے ہی وزیر اعلی ان کے بارے میں چورج جیسے بیان دے رہے ہوں لیکن وہ یہ کیوں بھول جاتے ہیں میرے جیسے چورن نے کئی بڑی۔ بڑی طاقتوں اور کئی لوگوں کا ہاضمہ بھی درست کر دیا ہے۔ اس لئے سبھی سپائی متحد ہو کر بی جے پی کو ایسا انجکشن ووٹنگ کے ذریعہ لگانا جس کی چیخ دہلی تک سنائی دے۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی لیڈر بہت ہی نچلی سطح پر اتر آئے ہیں۔ ملک کی عوام کو گمراہ کرتے ہوئے ایسے فیصلے لئے ہیں جس کا کوئی فائدہ عوام الناس کو نہیں ہوا۔ بی جے پی کو جھوٹ اور عام لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ضرور یاد رکھیں۔ بی جے پی کا جھوٹ بولنے میں دنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے۔ مرکز کے 10 سال اور اتر پردیش کے 7 سال میں صرف جھوٹ ہی جھوٹ بی جے پی نے بولا ہے۔ کسانوں، بے روزگاروں، دلت اور دیگر لوگوں سے کیا گیا ایک بھی وعدہ بی جے پی نے پورا نہیں کیا ہے۔ انہوں نے کہا× نیتا جی (ملائم سنگھ) کے کنبے پر طنز کرنے کا مطلب بی جے پی کو پتہ نہیں ہے۔ نیتا جی کے کنبے پر اگر بی جے پی کا حملہ کرے گی تو اتر پردیش کی عوام ہر حال میں سبق سکھانے کا کام ضرور کرے گا۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ پر حملہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ صرف اپنے کپڑوں سے سنت لگتے ہیں لیکن اپنی زبان سے وہ بالکل بھی سنت نہیں لگتے۔ انہوں نے اپنے حامیوں سے کہا کہ وزیر اعلی نے ان کے لیڈر کے لیے چورن× جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں، جس کا جواب 7 مئی کو ڈمپل یادو کے حق میں بڑے پیمانے پر ووٹ دے کر دیا جائے اور ایسا انجکشن دیا جائے جس کی چیخیں سنائی دیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی طرف سے دہلی تک۔

ڈائناسور کی طرح معدوم ہوجائے گی کانگریس

راجناتھ سنگھ آنولہ لوک سبھا کے داتاگنج میں بی جے پی امیدوار دھریندر کشیپ اور بدایوں سے بی جے پی امیدوار درو جنے سنگھ شوق کی حمایت میں جوائنٹ ریلی سے

بدایوں: یکم مئی (یو این آئی) وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے بدھ کو کہا کہ اگلے ایک دہائی میں کانگریس کا وجود ڈائناسور کی طرح معدوم ہوجائے گا۔ آنولہ لوک سبھا کے داتا گنج میں بی جے پی امیدوار دھریندر کشیپ اور بدایوں سے بی جے پی امیدوار درو جنے سنگھ شوق کی حمایت میں جوائنٹ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے سنگھ نے کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) اب سماپت وادی پارٹی بننے کی جانب مائل ہے جبکہ بدعنوانی کی حوصلہ افزائی کرنے والی کانگریس بھی دس سالوں میں معدوم ہوجائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کی حکومت میں ان کے وزیر اعظم نے قبول کیا تھا کہ ہم غریبوں کو ایک روپے بھیجتے ہیں تو ان کے کھاتے میں 12 پیسے ہی پہنچتے ہیں۔ آج وزیر اعظم مودی کی بہتر حکمرانی میں اگر ایک روپے بھیجا جاتا ہے تو وہ پورا کا پورا ایک روپے ہی کھات میں پہنچتا ہے۔ مودی نے جن دھن کھاتے کھول کر ملک کو بدعنوانی سے پاک کر دیا ہے۔ سنگھ نے کہا 10 سال بعد کانگریس کے بارے میں پوچھیں تو وہ بھی ڈائناسور کی طرح ختم ہوجائے گی۔ مودی کی قیادت کی نئی سوچ کے ساتھ ایک نئے ہندوستان کی تعمیر ہو رہی ہے۔ ہندوستان کی ترقی کے طویل سفر میں سبھی حکومتوں نے اپنی شراکت داری دی ہے، لیکن ترقی کی جو رفتار ہماری حکومت میں نظر آئی وہ کبھی حاصل نہیں ہوسکی۔ انہوں نے کہا کہ اسکیموں کا فائدہ ان لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی جن تک انہیں پہنچنا چاہئے۔ کامیابی کے ساتھ ساتھ ناکامی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ چندریان 2، جو تیار کیا گیا تھا، چاند تک نہیں پہنچا۔ ہمارے سائنسدانوں کے حوصلے ٹوٹ گئے لیکن مودی صبح چار بجے سائنسدانوں کے درمیان پہنچے اور انہیں آگے بڑھنے کا حوصلہ دیا۔ پھر ایک معجزہ ہوا اور ہمارا چندریان 3 لینڈر قطب جنوبی پر اترا۔

امیٹھی میں ہلچل تیز، راہل گاندھی نہیں لڑے تو میدان میں آسکتے ہیں سونیا کے سانسد نمائندہ

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) امیٹھی سے کانگریس امیدوار کا جلد ہی اعلان ہو سکتا ہے۔ ضلع کے کانگریس کیمپ میں ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ سونیا گاندھی کی ایم پی نمائندہ اور پارٹی کی قومی سکریٹری کشوری لال شرما امیٹھی پہنچ گئے ہیں۔ امید ہے کہ آج ہی امیدوار کے نام کا اعلان کر دیا جائے گا، میٹنگوں کا دور شروع ہوگیا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اگر راہل گاندھی امیٹھی سے الیکشن نہیں لڑتے ہیں تو کشوری لال شرما بھی اس سیٹ سے امیدوار ہوسکتے ہیں۔ تاہم کانگریس کارکن راہل گاندھی سے الیکشن لڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے ٹکٹ پر گذشتہ لوک سبھا الیکشن جیتنے والی ایم پی اسمرتی ایرانی اس بار بھی میدان میں ہیں اور راہل گاندھی پر بھی زوردار حملہ کر رہی ہیں۔ یہ قیاس آرائیاں بھی کی جا رہی ہیں کہ راہل گاندھی اپنی ماں سونیا گاندھی کی سیٹ رائے بریلی سے الیکشن لڑ سکتے ہیں۔ پانچویں مرحلے میں دونوں سیٹوں پر ووٹنگ ہونی ہے جس کے لیے نامزدگی کی آخری تاریخ 3 مئی ہے۔ اس سے قبل امیٹھی لوک سبھا سیٹ کے لئے کانگریس امیدوار کے بارے میں فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے کانگریس عہدیداروں اور کارکنوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا تھا۔ دعویدار کے نام پر جاری الجھن کے درمیان کارکنوں نے منگل کی شام کانگریس بھون میں دھرنا دیا۔ کانگریسی امیٹھی مانگو گاندھی خاندان، راہل گاندھی یا پرینکا گاندھی× کے نعرے لگا رہے تھے۔ کانگریس کے ضلع صدر پردیپ سنگھل، ریاستی جنرل سکریٹری یوگیندر مشرا اور دیگر کانگریسی احتجاج کرنے والوں میں شامل تھے۔

لکھنؤ سے انڈیا اتحاد کے امیدوار نے داخل کیا پرچہ

راجناتھ کو دیں گے تاریخی شکست: روی داس مہروترا

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) لکھنؤ لوک سبھا سیٹ سے انڈیا اتحاد کے امیدوار روی داس مہروترا نے بڑے ہجوم کے ساتھ اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ اس موقعے پر سماجوادی پارٹی کے امیدوار روی داس ملہوترا نے صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے پرچے نامزدگی کے جلوس میں جو بھی ہجوم نظر آرہا تھا، وہ بھیڑ مقامی نہیں تھی۔ ان کے چہرے پر لکھنؤ کے عوام ووٹ نہیں کرتے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دو وزراء اعلی اعلی کے ساتھ پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ راجناتھ سنگھ کے بیٹے نیرج کے بیان پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نیجو کہا کہ رو داس لڑائی میں نہیں ہیں۔ ان کی لڑائی بی ایس پی کے امیدوار سرور ملک سے ہے، یہ سراسر غلط ہے بلکہ سرور ملک بی جے پی کی بی ٹیم ہیں۔ آج ہمارے ساتھ لکھنؤ کے عوام کا ایک ہجوم ہے جو پرچہ داخل کرنے کے لیے ہمارے ساتھ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کامیاب ہونے کے بعد لکھنؤ کے ہر محلے میں سرکاری اسکول طبی سہولیات اور دیگر بنیادی مسائل پر کام کریں گے۔ تاکہ لکھنؤ خوشحال ہو لکھنؤ کے لوگوں کو پریشانیوں سے نجات ملے۔ وزیر دفاع نے اپنے مدت کار میں کوئی خاص کام نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگوں میں اشتعال ہے۔ اس بار وہ انڈیا اتحاد کے امیدوار کو کامیاب کریں گے رویداس ملہوترا کا انتخابی نعرہ ہے کہ انہوں نے دنیا بھر میں جیل جانے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ عوامی مسائل کو لے کر کے ہم ہمیشہ میدان میں رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مجھے بار بار جیل بھیجا گیا۔ گنیز بک میں میرا نام سب سے زیادہ جیل جانے والوں میں شامل ہے۔ روی داس ملہوترا لکھنو کے مرکزی حلقہ اسمبلی سے رکن اسمبلی ہیں ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ بی جے پی کے نائب وزیر اعلی برجیش پاٹھک جو پہلے وزیر قانون تھے وہ اپنی نشست چھوڑ کے بھاگ گئے تھے۔ ان کو امید تھی کہ ان کو ووٹ ملنے والا نہیں ہے۔ وہ مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ پارلیمانی انتخابات میں بھی عوام انڈیا اتحاد کو ووٹ کرے گی۔ لکھنو کے عوام انڈیا اتحاد کے امیدوار کو کامیاب بھی بنائے گی۔ روی داس ملہوترا کا جلوس سماجوادی پارٹی کے ریاستی دفتر سے شروع ہوکر حضرت گنج کے اٹل چوک لال باغ ہوتے ہوئے قیصر باغ کا گول چوراہا سے امین آباد قیصر باغ بس اسٹیشن سے ہوتے ہوئے لکھنو کلیکٹریٹ پہنچا جہاں پر کثیر تعداد میں عوام کا ہجوم تھا۔ اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے قومی ترجمان راجیندر چودھری، سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی ارمان خان، کانگریس پارٹی کے رہنما شہزاد عالم و دیگر افراد موجود رہے۔

پہلے دو مرحلوں نے اقتدار کی تبدیلی کی بنیاد رکھ دی ہے: راجیو شکلا

لکھنؤ، 01 مئی۔ آج راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ، سابق مرکزی وزیر جناب راجیو شکلا نے ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری کم انچارج اتر پردیش شری راجیش تیواری، قومی ترجمان شری ابھے دوبے، اتر پردیش کانگریس میڈیا ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین، سابق وزیر ڈاکٹر سی پی رائے موجود تھے۔ راجیہ سبھا کے رکن راجیو شکلا نے صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ انتخاب اقتدار کی تبدیلی کے بارے میں ہے۔ ووٹنگ کے آخری دو مرحلوں سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ مودی حکومت کے خلاف زبردست انڈر کرنٹ ہے۔ اب وزیر اعظم خود اپنی تقریروں میں 400 پار کا نعرہ نہیں لگاتے۔ 400 کو پار کرنے کی بات بھول جائیں، مودی جی نے اب مودی کی گارنٹی کی بات کرنا بھی چھوڑ دی ہے اور سچ یہ ہے کہ وہ ہندو مسلم کے بارے میں اپنی پرانی بات پر پھر سے آگئے ہیں۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بی جے پی کے قومی سطح کے لیڈر کانگریس کے منشور نیائے پترا× کے بارے میں بھی جھوٹ پھیلا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے سیاست میں پاکیزگی اور وقار کو بالکل تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی اٹل جی کی وراثت کو بھی بھول گئی ہے۔ شری شکلا نے کہا کہ آج کی بی جے پی کہتی ہے کہ اس ملک میں جو کچھ ہوا وہ 2014 کے بعد ہی ہوا، یہ لکھنؤ شہر بھی 2014 کے بعد بنا۔ اس ملک کی ساری ترقی 2014 کے بعد ہوئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ تمام سابق وزرائے اعظم نے ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے۔

شری راجیو شکلا نے کہا کہ اٹل بہاری باجپئی سے ہمارا اصولی اختلاف تھا، لیکن آج بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے ہی لیڈروں جیسے اٹل بہاری باجپئی، مرلی منوہر جوشی کا نام تک نہیں لیتی اور نہ ہی ان کی تصویر مہم میں کہیں دکھائی دیتی ہے۔ مسٹر شکلا نے کہا کہ بی جے پی اپنے کارکنوں کو نظر انداز کر رہی ہے اور امپورٹڈ لیڈروں کو ٹکٹ بانٹ رہی ہے۔ ہریانہ کی طرح 10 میں سے 6 ٹکٹ باہر سے آنے والے لیڈروں کو دیے گئے۔ آج بھی 100 سے 150 کے قریب ٹکٹ دیگر جماعتوں کے رہنماؤں کو دیے گئے ہیں۔ کابینہ میں لیڈروں کے بجائے افسران کو وزیر بنایا جا رہا ہے۔ تمام اہم وزارتیں سابق افسران کے پاس ہیں۔ شری شکلا نے کہا کہ انتخابات کے آخری دو مرحلوں میں ووٹوں کی کم فیصد کا مطلب یہ ہے کہ بی جے پی کارکن خود مودی جی کی بی جے پی کے خلاف کھڑے ہوگئے ہیں۔ اس کے علاوہ عام رائے دہندگان بھی مہنگائی اور بے روزگاری کو لے کر مودی حکومت سے ناراض ہیں۔

مودی جی نے پچھلے 10 سالوں میں جتنے بھی وعدے کیے تھے ان میں سے ایک بھی پورا نہیں کر سکے۔ ہر سال 2 کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن 20 لاکھ بھی فراہم نہیں ہوسکے۔ کہا گیا تھا کہ ڈیزل اور پیٹرول 30-40 روپے میں ملے گا اور آج پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں 100 روپے کے قریب پہنچ گئیں۔ سچ تو یہ ہے کہ بی جے پی کا کارکن خود اپنی حکومت کے اقدامات سے مطمئن نہیں ہے، اس لیے وہ احتجاج میں اپنا گھر نہیں چھوڑ رہا ہے۔

سابق مرکزی وزیر راجیو شکلا نے کہا کہ Covishield ویکسین کا مسئلہ بہت سنگین ہے۔ انتخابی عطیات کے لیے عوام کی جانوں سے کھیلا گیا ہے۔ Covishield ویکسین بنانے والی کمپنی نے برطانیہ کی عدالت میں اعتراف کیا ہے کہ ویکسین کی وجہ سے خون کے لوتھڑے بن رہے ہیں اور پلیٹ لیٹس بھی کم ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے ہارٹ اٹیک اور فالج کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ وزارت صحت کو اس معاملے پر سامنے آکر وضاحت دینی چاہیے۔

شری شکلا نے بتایا کہ الیکٹورل بانڈ اسکیم لانے سے پہلے آر بی آئی نے اس اسکیم کے خلاف اپنا اعتراض 2 جنوری 2017 کو وزارت خزانہ کے جوائنٹ سکریٹری کو درج کرایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ 26 مئی 2017 کو الیکشن کمیشن آف انڈیا نے وزارت قانون و انصاف کو ایک خط لکھ کر شدید اعتراض درج کیا تھا کہ فنانس ایکٹ 2017، انکم ٹیکس ایکٹ، کمپنیز ایکٹ اور عوامی نمائندگی ایکٹ (R.P.) انتخابی بانڈ سکیم کے لیے۔) ایکٹ میں کی جانے والی ترمیم شفاف نظام کے لیے بہت سنجیدہ ہے۔ انہوں نے یہاں تک کہا تھا کہ انتخابی عطیات کے لیے کئی شیل کمپنیاں بنائی جائیں گی۔

شری شکلا نے کہا کہ انتخابی بانڈ اسکیم میں کئی شیل کمپنیوں سے چندہ لیا گیا تھا۔ چندہ لیا۔ کاروبار دیا، کاروبار دے کر چندہ لیا اور اب میڈیا میں یہ بھی آرہا ہے کہ ای ڈی، سی بی آئی نے چھاپے مار کر چندہ لیا۔ یہ صرف بی جے پی کے 8 ہزار کروڑ روپے سے زیادہ کے انتخابی بانڈ کے عطیہ کا سوال نہیں ہے۔ اس گورکھ کاروبار میں چندہ لے کر 4 لاکھ کروڑ

بی ایس پی امیدوار شری کلا سنگھ نے پرچہ نامزدگی داخل کیا

جونپور: یکم مئی (یو این آئی) جونپور پارلیمانی حلقے سے نامزدگی کے تیسرے دن آج بدھ کو سابق ایم پی دھننجے سنگھ کی بیوی اور ضلع پنچایت رکن شری کلاں دھننجے سنگھ نے بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) امیدوار کے طور پر پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ سنگھ نے ضلع الیکشن افسر سہ ڈی ایم رویندر کمار مانڈر کے یہاں اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ جونپور لوک سبھا حلقے سے بی ایس پی امیدوار شری کلا سنگھ سابق ایم پی دھننجے سنگھ کی بیوی ہیں۔ دھننجے سنگھ کو مئی سال 2020 میں لائن بازار تھانہ میں اغوا و درندگی کے معاملے میں درج مقدمے میں سات سال کی سزا ہوئی ہے۔ حالانکہ گذشتہ ہفتہ کو انہیں الہ آباد ہائی کورٹ نے ضمانت دے دی ہے۔ عدالت کے ذریعہ سزا پر روک نہ لگائے جانے کی وجہ سے دھننجے سنگھ الیکشن نہیں لڑ سکتے ہیں۔

مرکز کے اقتدار میں دوبارہ قابض ہوگی بی جے پی اتحاد: بھوپیندر

اعظم گڑھ: یکم مئی (یو این آئی) اترپردیش بی جے پی صدر بھوپیندر سنگھ چودھری نے بدھ کو دعوی کیا کہ ان کی پارٹی 400 سیٹ جیت کر مرکزی اقتدار میں تیسری بار قابض ہوگی۔ اعظم گڑھ لوک سبھا سے بی جے پی امیدوار دنیش لال یادو نرہوا و لال گنج لوک سبھا حلقے سے بی جے پی امیدوار نیلم سونکر کی نامزدگی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پورے ملک مودی اور رام سے ہے۔ ایسے میں ملک کی عوام بی جے پی کے ساتھ ہے۔ اس لئے دوبارہ نریندر مودی کی قیادت میں ملک میں سرکار بنے گی۔ بی جے پی ایک کارکن اور نظریات والی پارٹی ہے۔ پارٹی لگاتار کمی اور اچھائیوں کی جائزہ لیتی ہے۔ پارٹی نے جیتی اور ہاری سبھی سیٹوں کا جائزہ لیا ہے اور وہاں پر ایسا کام کیا گیا ہے کہ پارٹی اس بار ان سبھی سیٹوں کو جیت حاصل کرے گی جہاں پر وہ ہاری تھی۔ اس میں اعظم گڑھ اور لال گنج اس بار دونوں سیٹیں جیت کر بھارتیہ جنتا پارٹی کی مودی حکومت بنانے میں مدد کریں گے۔ بھوپیندر چودھری آج کاغذات نامزدگی داخل کرنے کے بعد صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کے ایجنٹ کے 10 سال اور ریاستی حکومت کے ایجنٹ کے 7 سال کی بنیاد پر بھارتیہ جنتا پارٹی عوام کے دلوں تک پہنچی ہے۔ اس لیے اس بار عوام وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں اپنا بھرپور ساتھ دے رہے ہیں۔ صحافیوں کے سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اپوزیشن جماعتوں نے گزشتہ 5 سالوں میں عوام کے ساتھ کتنا وقت گزارا ہے یہ اپنے آپ میں ایک سوال ہے۔ سماج وادی پارٹی پر طنز کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ ایک خاندان پر مبنی پارٹی ہے، جس میں تنظیم سے لے کر اسمبلی اور پارلیمنٹ تک صرف خاندان کے لوگوں کو ہی اہمیت دی جاتی ہے۔ وقت آگیا ہے کہ عوام اس کا جواب دے گی۔ انہوں نے کہا کہ اعظم گڑھ کے امیدوار نرہوا ہمیشہ لوگوں کے درمیان رہے ہیں یہاں تک کہ جب وہ الیکشن ہارے اور جب بھی وہ جیتے۔

راہل گاندھی یا پرینکا: اب کانگریس بلاک صدر نے کی خودکشی کی کوشش

امیٹھی سے ٹکٹ فائنل نہ ہونے سے ناراض

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) کانگریس بلاک صدر نے منگل کی دیر شام امیٹھی کے گوری گنج میں واقع کانگریس بھون کمپلیکس میں خودکشی کی کوشش کی۔ اس نے خود کو درخت سے لٹکا کر خودکشی کی کوشش کی۔ تاہم کانگریس کارکنوں نے بروقت انہیں بچا لیا۔ جانکاری کے مطابق امیٹھی سے ابھی تک ٹکٹ فائنل نہ ہونے سے ناراض ہو کر بلاک صدر اونیش مشرا سینانی نے یہ قدم اٹھانے کی کوشش کی۔ وہ کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور سابق صدر راہل گاندھی سے امیٹھی سے الیکشن لڑنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس سے قبل امیٹھی لوک سبھا سیٹ کے لئے کانگریس امیدوار کے بارے میں فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے کانگریس عہدیداروں اور کارکنوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ آپ کو بتادیں کہ امیٹھی سے بی جے پی کی امیدوار اسمرتی ایرانی نے پیر کو اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔ قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ گاندھی خاندان کا کوئی فرد اس سیٹ پر الیکشن لڑے گا لیکن ابھی تک کوئی اعلان نہ ہونے کی وجہ سے کارکنوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا ہے۔ امیٹھی میں پانچویں مرحلے (20 مئی) میں ووٹنگ ہوگی۔ اس کے لیے کاغذات نامزدگی 26 اپریل سے شروع ہوئے اور نامزدگی کی آخری تاریخ 3 مئی ہے۔ اس سیٹ پر راہل گاندھی کے نام کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ وہیں کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے کہا ہے کہ راہل گاندھی امیٹھی سے ہی الیکشن لڑیں گے، لیکن ابھی تک نام کا اعلان نہ ہونے کی وجہ سے شکوک وشبہات بڑھ رہے ہیں۔ اس سب کے درمیان دہلی سے لے کر امیٹھی تک ہر سیاسی پیش رفت پر نظر رکھی جا رہی ہے۔ تاہم، ریاستی کانگریس کے انچارج اویناش پانڈے 3 مئی کو امیٹھی کا دورہ کر رہے ہیں۔ امیٹھی کے کانگریس لیڈروں کا دعویٰ ہے کہ اگر راہل گاندھی اس بار امیٹھی سے الیکشن لڑتے ہیں تو ان کی جیت یقینی ہے۔ 2019 میں انہیں بی جے پی لیڈر اسمرتی زوبن ایرانی کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

عباس انصاری کو ہائی کورٹ سے جھٹکا، درخواست ضمانت مسترد

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) چترکوٹ جیل سکینڈل کیس میں الہ آباد ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ نے سابق رکن اسمبلی مرحوم مختار انصاری کے بیٹے ایم ایل اے عباس انصاری کی ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے، یہ مقدمہ قوانین کی خلاف ورزی، جیل میں اپنی بیوی سے ملاقات اور دیگر غیر قانونی کاموں سے متعلق ہے۔ لکھنؤ بنچ کے جج جسپریت سنگھ نے یوپی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل ونود شاہی اور اے جی اے انوراگ ورما کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

بریلی: سنٹرل جیل سے باہوبلی دھننجے سنگھ رہا

بریلی: یکم مئی (یو این آئی) جونپور سے سابق ایم پی اور باہوبلی دھننجے سنگھ بریلی سنٹرل جیل سے بدھ کی صبح رہا ہو گئے۔ رہا ہوتے ہی دھننجے سنگھ جونپور کے لئے روانہ ہو گئے۔ پانچ بلاک پرمکھ سمیت دو درجن سے زیادہ گاڑیوں سے ان کے حامی ہفتہ کی رات ہی بریلی پہنچ گئے تھے۔ بریلی سنٹرل جیل کے سینئر ایس پی اویناش گوتم نے بتایا کہ سابق ایم پی دھننجے سنگھ کو 27 اپریل کی شام انتظامی طور پر جونپور ضلع جیل سے بریلی سنٹرل جیل ٹرانسفر کیا گیا تھا۔

سپا خاتون لیڈر تنویر فاطمہ آر ایل ڈی میں شامل

لکھنؤ: یکم مئی (پی این ایس) راشٹریہ لوک دل لکھنؤ کے ریاستی دفتر میں سماج وادی پارٹی کی خاتون لیڈر تنویر فاطمہ نے اپنی سینکڑوں خواتین حامیوں کے ساتھ ریاستی صدر راما شیش رائے اور قومی سکریٹری انوپم مشرا کی موجودگی میں ریاستی جنرل سکریٹری شالنی سنگھ کی قیادت میں راشٹریہ لوک دل کی خواتین ونگ ناری شکتی سنگٹھن نے آر ایل ڈی کی رکنیت حاصل کر لی۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی صدر رامشیش رائے نے کہا کہ آپ کی آمد سے ریاست میں تنظیم مزید مضبوط ہوگی اور قومی سکریٹری انوپم مشرا نے خواتین کو بڑی تعداد میں جوڑنے کا کام کرنے پر زور دیا۔ مادر طاقت کو پارٹی سے جوڑنے کے لیے جنگی بنیادوں پر کام کیا جائے، بھارت رتن اور سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ جی کے خیالات کو عوام تک پہنچانے کے لیے ہر ضلع میں پروگرام چلایا جائے۔ تنظیم کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ شالنی سنگھ نے گلدستے کے ساتھ تمام خواتین کا خیر مقدم کیا اور جدوجہد میں کندھے سے کندھا ملا کر ان کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا اور تنویر فاطمہ سے بھی درخواست کی کہ وہ لکھنؤ ضلع میں وارڈ سطح تک خواتین کو جوڑنے کے لیے فوری طور پر سرگرم ہو جائیں۔ اس موقع پر ریاستی جنرل سکریٹری امبوج پٹیل، راموتی تیواری، کرن سنگھ، ریاستی ترجمان انکور سکسینہ، ریاستی خزانچی بی ایل پریمی، ریاستی سکریٹری میانک ترویدی وغیرہ عہدیدار موجود تھے۔

اجودھیا: للو سمیت تین نے بھرا پرچہ

اجودھیا: یکم مئی (یو این آئی) بی جے پی سے للو سنگھ، سماج وادی پارٹی (ایس پی) سے اودھیش پرساد و آدرشوادی کانگریس پارٹی سے برجیندر دت ترپاٹھی نے بدھ کو فیض آباد پارلیمانی حلقے سے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ للو سنگھ نے آج دو پہر اتراکھنڈ کے وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی کے ساتھ رام کتھا پارک سے کلکٹریٹ تک تقریباً نو کلومیٹر جلوس نکال کر اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ انڈیا اتحاد کے امیدوار ایس پی لیڈر اودھیش پرساد سمیت آدرش وادی کانگریس پارٹی سے برجیندر دت ترپاٹھی نے اپنا پرچہ نامزدگی داخل کیا۔ ڈی ایم نتیش کمار نے بتایا کہ ابھی تک کل 37 افراد نے 46 سیٹ میں پرچہ نامزدگی داخل کیا ہے۔